رمضان المبارک تا ذو الحجۃ الحرام (1445ھ) کے 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:15)

صفحات:332

خواتین کے لئے



پبلشر
المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

(خواتین کے لئے) اسلامی بیانات (جلد:15)

رَمَضانُ المبارک تاذُو الحِجَّةِ الحرام (1445ہجری) کے 4ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد:15)



خواتین کے لئے

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

نام کتاب: اسلامی بیانات (جلد:15)
پیش کش: المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center
صفحات: 332
پہلی بار: رجب المرجب 1445/جنوری 2024
تعداد: 7000 (سات ہزار)

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina,Mohalla Sodagaran,Old Sabzi Mandi,Karachi

UAN: +92211111252692 , :92-313-1139278

www.dawateislami.net www.maktabatulmadina.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شبیر شریف روڈ G-11 مرکز اسلام آباد	051-5553765	لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	04237311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	0614511192	فیصل آباد: امین پور بازار	0412632625
پشاور: مکتبۃ المدینہ پشاور ائیر پورٹ	0092 311 9677780	حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	0222620122
سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر	0092 312 2611826	میر پور آزاد کشمیر: چوک شہیداں	05827437212

تصدیق نامہ

تاریخ: 17-01-2024 حوالہ نمبر: 291

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:15)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ شعبہ نے اسے عقائد، کفریہ عبارات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ شعبہ پر نہیں۔

شعبہ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

17-01-2024

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
دعوتِ اسلامی DAWAT-E-ISLAMI
مکتبۃ المدینہ MAKTABA TUL MADINAH

www.dawateislami.net

اِجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
1	اجمالی فہرست	3
2	کتاب پڑھنے کی نیتیں	4
3	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	6
4	پیشِ لفظ	8
5	فیضانِ سیدہ خاتون جنت	9
6	ذکر اللہ کی عادت کیسے بنائیں؟	28
7	شانِ علی بزبان نبی	47
8	ذَوقِ رمضان برقرار رکھیئے	64
9	اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامل	84
10	سورۂ فاتحہ فضائل و مضامین	104
11	مسلمان کی عزت کیجئے	127
12	اتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں	148
13	ریاکاری	173
14	یااللہ میں حاضر ہوں	186
15	شوقِ حج	206
16	شوقِ مدینہ	228
17	قربانی ایک بامقصد فریضہ ہے	247
18	حضرت عثمانِ غنی کی خصوصیات	268
19	اللہ پاک کی رضا سب سے بڑی نعمت ہے	288
20	بیماری کے فائدے	310
21	اسلامی بہنوں کے نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ	328
22	اسلامی بہنوں کے کورسز کا شیڈول	330

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) جتنا ممکن ہو اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنی ذاتی کتاب پر) ضروری نِکات (پوائنٹس) کو ہائی لائٹ کروں گی یا الگ سے ڈائری پر نوٹ کروں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد ومعاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ 1425ھ مطابق 2005ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف وتالیف، ترجمہ وتحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور اب تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفیٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیاوعلما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبۂ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس اینڈ ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) اور شعبہ انتظامی امور قائم ہیں۔

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:

☆باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆افادۂ خواص و عوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہل بیت و صحابہ کرام اور علماو بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مُستَنَد مواد فراہم کرنا۔☆ دینی و دُنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مُستَنَد صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شُروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطاکردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

تاریخ:15 شوال المکرم 1442ھ /27 مئی 2021ء

www.dawateislami.net

پیشِ لفظ

کسی بھی دور میں **"بیان وتقریر"** کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے دور میں بھی دینی تعلیمات پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ **"بیان"** ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (نیکی کی دعوت دینے) اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (بُرائی سے منع کرنے) کا عظیم کام سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ خود مبلغِ اعظم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کیلئے بیان وخطبہ کو رونق بخشی۔ آپ کے دلکش ودل نشیں بیانات کی تاثیر ہی تھی کہ ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ آپ کے بیانات کی اثر انگیزی کیسی ہوتی کہ صحابیٔ رسول حضرت عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ایک دن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی، پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کرکے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہوگئے۔[1] رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے بیانات کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے تحت وعظ ونصیحت پر مشتمل بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں کے لیے ہفتہ وار اجتماعات کا سلسلہ جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب کو ہوتا ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے لئے عموماً بدھ کے دن یہ سلسلہ ہوتا ہے۔ (نگران اسلامی بہن سے مشورہ کرکے دن میں تبدیلی کی جاسکتی ہے)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے مشورے کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 تا 1444 کے بارہ ماہ میں ہونے والے بیانات اردو زبان میں چودہ (14) جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد 1 تا 14)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے آخری 10 جلدوں کے بیانات بیرونِ ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی

1 ... ابو داؤد، 4/267، حدیث: 4607

www.dawateislami.net

ہوئے ہیں اور اب رمضان المبارک تا ذوالحجۃ الحرام 1445ھ کے چار ماہ کے 16 بیانات کا مجموعہ بنام (اسلامی بیانات جلد:15) پیش خدمت ہے۔

اس جلد کے تمام بیانات پرانے بیانات سے تیار کیے گئے ہیں۔ یہ بیانات رکنِ شوریٰ ونگران پاکستان مشاورت حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری سے تنظیمی تفتیش، دارُ الافتا اہلسنّت سے شرعی تفتیش اور اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔ بیانات کے ترمیم واضافہ سے لے کر فائنل کرنے کے مراحل تک، تمام کام پر المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے مولانا محمد جان مدنی عطاری زادَہ اللہ عِلْمًا نے خدمات سرانجام دیں۔

ان بیانات پر مختلف مراحل میں کام ہوئے: تمام بیانات کو ترمیم واضافے کے بعد اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھالا گیا، بیانات میں موجود تمام روایات و منقولات کی تفتیش وتخریج کی گئی، تمام آیاتِ کریمہ کی پیسٹنگ اور آیات وترجمے کا تقابل کیا گیا، تمام بیانات کی فارمیشن، پیج سیٹ اپ، پیراگرافنگ کی گئی، ان تمام مراحل سے گزارنے کے بعد بیانات کو فائنل کیا گیا اور پروف ریڈنگ کے بعد پرنٹنگ کے لئے پیش کیا گیا۔

اپریل 2024 تا جولائی 2024 میں اسلامی بہنوں کی مختلف مجالس کے تحت ہونے والے کورسز کا شیڈول، نیز اسلامی بہنوں کے نیک اعمال کا اجتماعی جائزہ بھی کتاب کے آخر میں شامل کیا گیا ہے۔

اللہ پاک ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) 17-01-2024

www.dawateislami.net

بیان:1 خطاب بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پڑھا، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا، 10 گناہ مٹاتا اور 10 درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی، کتاب السّہو، ص222، حدیث:1294)

گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عَفُو و غفور بخش دو جُرم و خطا! تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

www.dawateislami.net

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رمضان المبارک کی بابرکت، پُرنور، پُربہار گھڑیاں ہیں، رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہے، لمحہ لمحہ بابرکت ہے، **خوش نصیب ہیں وہ لوگ** جو ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ روزے رکھ کر، خوش دِلی کے ساتھ 20 رکعتیں تراویح پڑھ کر اور سحر و افطار کی برکتیں لُوٹ کر رَمضان المبارک کی بہاریں حاصِل کر رہے ہیں اور انتہائی محروم اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اِن مُبارَک گھڑیوں میں بھی نیکیوں سے محروم ہیں، روزے نہیں رکھتے، تراویح نہیں پڑھتے یا پڑھتے بھی ہیں تو پوری نہیں پڑھتے، بخشش و مغفرت اور رحمت کے اس عظیمُ الشّان مہینے میں بھی اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا والے کام کرنے سے دور ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمَّت ذلیل و رُسوا نہ ہو گی جب تک وہ ماہِ رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: اس ماہ میں ان کا حرام کام کرنا۔ پھر فرمایا: جس نے اس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ پاک اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے رہیں گے، اگر یہ شخص اگلا ماہِ رمضان پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رمضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دِی جاتی ہیں، اسی طرح گُناہوں کا بھی مُعَامَلہ ہے۔ (معجم صغیر، 9/60، حدیث: 1488)

اللہ پاک ہم سب کو ماہِ رمضان اچھے انداز میں، رضائے الٰہی والے کام کرتے ہوئے،

www.dawateislami.net

لمحے لمحے کی قدر کرتے ہوئے، نیکیوں میں، عبادتوں میں، ذِکر و فِکر میں، قبر کی یاد کرتے ہوئے، مدینے کی یادیں دِل میں بساتے ہوئے، حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ کرتے ہوئے، والدین کا ادب کرتے ہوئے، عزیز رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے، غریبوں کی مدد کرتے ہوئے گزارنے اور فیضانِ رمضان سے خوب جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 3 رمضان المبارک کو اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری بیٹی، سیدۂ کائنات، خاتونِ جَنّت، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء، طیبہ، طاہِرہ، عابدہ، زاہدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عُرْسِ پاک ہے، لہٰذا آج ہم سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرتِ پاک کے چند پہلو سننے کی سَعادت حاصِل کریں گی۔ آیئے! پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں چنانچہ

فرشتے چکی پیسنے حاضِر ہوئے

حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا صحابیہ ہیں، آپ والِدِ مصطفےٰ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیز تھیں، پھر آپ کے وِصال کے بعد بطورِ وِراثت نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آئیں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف میں حضرت اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خوب خدمت کی سَعادت حاصِل کی، اسی لئے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: اُمِّ اَیمن میری دُوسری ماں ہیں۔ (اصابہ، 8/359)

حضرت اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ سخت گرمی کے دِن تھے، رمضان المبارک کا مہینا تھا اور دوپہر کا وَقْت تھا، میں خاتونِ جَنّت سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

www.dawateislami.net

کے گھر گئی، دروازہ بند تھا اور اندر سے چکی چلنے کی آواز آرہی تھی۔

پہلے دور میں گندم پیس کر آٹا بنانے کے لئے پتھر کی چکی ہوتی تھی اور اسے ہاتھ سے چلایا جاتا تھا، چکی چلنے کی آواز آنے کا مطلب یہ تھا کہ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا گھر میں مَوْجُود ہیں اور چکی چلا رہی ہیں لیکن مُعَاملہ اس کے اُلٹ تھا، چنانچہ دروازے کی دراڑ سے حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی نگاہ اندر پڑی تو دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ چکی چل رہی ہے، اس میں دانے پیسے جارہے ہیں، ساتھ ہی حسنینِ کریمین (امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) جھولے میں آرام فرماہیں اور ان کا جھولا بھی ہِل رہا ہے مگر سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا چکی کے قریب ہی زمین پر آرام فرمارہی (یعنی سو رہی) ہیں۔ حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: یہ معاملہ دیکھ کر مجھے بہت حیرانی ہوئی چکی خود بخود کیسے چل رہی ہے؟ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا جھولا خود بخود کیسے ہِل رہا ہے؟ میں اپنے اس تعجب کا حل معلوم کرنے کے لئے غیبوں کو جاننے والے ہمارے پیارے اور آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوئی اور بتایا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سیدہ تو آرام فرماہیں مگر چکی بھی چل رہی ہے، جھولا بھی ہِل رہا ہے؟ آخر یہ مُعَاملہ کیا ہے؟ پیارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُمِّ اَیمن! سخت گرمی ہے، رمضان ہے، فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) نے روزہ رکھا ہوا ہے، اللہ پاک نے فاطمہ پر نیند غالب کر دی تاکہ کچھ دیر آرام کر لیں اور انہیں گرمی کی شِدَّت محسوس نہ ہو اور فرشتوں کو بھیج دیا جو چکی چلا رہے ہیں اور جھولا ہِلا رہے ہیں۔ (سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص35)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! سخت گرمی اور گرمی بھی عرب شریف

www.dawateislami.net

کی، ماہِ رمضان اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوا رمضان المبارک چاہے گرمی میں آئے، چاہے سَرْدِی میں آئے، اس کے روزے فرض ہیں اور رکھنے ہی رکھنے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور ہمارے مزاج میں ایک بڑا فرق یہ بھی ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نیکی، جنَّت، ثوابِ آخرت اور رِضائے الٰہی کے حریص تھے مگر جیسے جیسے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری حیات کے زمانے سے دُوری آتی جارہی ہے، ہم لوگ سہولت پسند ہوتی جارہی ہیں، گرمی کے روزے بھی اگرچہ رکھنے والیاں رکھتی ہی ہیں مگر عموماً خواہش یہی ہوتی ہے کہ کاش! رمضان المبارک سردیوں میں تشریف لاتا تو آسانی رہتی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مزاج اس کے اُلٹ تھا، وہ گرمی کے روزوں کو زیادہ پسند کرتے تھے، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے 3 چیزیں بہت پسند ہیں، ان میں سے ایک ہے: صِیَامُ الصَّیْف گرمیوں میں روزے رکھنا۔ (الرِّیَاضُ النَّضرۃ، 1/52)

گرمی کے روزوں کے فوائد

دیکھا جائے تو گرمیوں کے روزے کے فوائد زیادہ ہیں مثلاً ❁ روزہ رکھنا عِبادت ہے اور گرمیوں میں ہمیں زیادہ دیر تک روزے سے رہنے کی سعادت ملتی ہے، گرمیوں میں عموماً 15 سے 16 گھنٹے کا روزہ ہوتا ہے لیکن سردیوں میں عموماً 11 یا 12 گھنٹے کا روزہ ہوتا ہے، یعنی گرمیوں میں ہم دِن رات کا اَکثر حِصّہ روزے سے رِہ کر عِبَادت میں گزارتی ہیں اور سردیوں میں کم حِصّہ روزے والی عِبَادت میں گزرتا ہے ❁ روزے دار کے اَعْضا تسبیح کرتے ہیں، لہٰذا گرمیوں کے روزے میں ہمارے اعضا زیادہ دیر تک تسبیح کریں گے ❁ روزہ دار کے لئے دریا کی مچھلیاں دُعائے مغفرت کرتی

www.dawateislami.net

ہیں، لہٰذا گرمیوں کے روزے میں زیادہ دیر تک یہ دُعائے مغفرت ملتی رہتی ہے ❁ صبر کرنے والے کو اللہ پاک کی مَعِیَّت (یعنی مدد و نُصرت) نصیب ہوتی ہے، قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ صابِروں کے (پ2، البقرۃ:153) ساتھ ہے۔

گرمیوں کے روزے میں ہم زیادہ دیر تک عملی طور پر صبر کا مُظاہَرہ کر رہی ہوتی ہیں اور انسان جب تک صبر کرتا رہتا ہے، آیتِ کریمہ کے مُطابِق اس وَقْت تک بندے کو اللہ پاک کی مَعِیَّت (یعنی مدد و نصرت) نصیب رہتی ہے، لہٰذا گرمیوں کے روزے میں زیادہ دیر تک اللہ پاک کی مَعِیَّت (یعنی مدد و نصرت) نصیب ہو گی ❁ گرمیوں کے روزے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ گرمی میں بھوک پیاس کا احساس زیادہ ہوتا ہے، جب بھوک پیاس کا احساس زیادہ ہو گا تبھی تو غریبوں کی غربت اور بھوک کا اِحْساس ہو سکے گا، بھوک پیاس کا احساس زیادہ ہو گا تو جسم کی زکوٰۃ زیادہ نکلے گی، بھوک پیاس کا احساس زیادہ ہو گا تبھی تو سرکش نفس قابُو میں آئے گا اور نَفْس جتنا قابُو میں رہے گا، عقل اُتنی ہی بیدار ہو گی، دِل میں اتنی ہی نورانیت بڑھے گی اور جتنی دِل کی سیاہی مٹے گی، جتنی دِل میں نورانیت بڑھے گی اتنا ہی اللہ پاک کی طرف رجوع زیادہ ہو گا، عبادات کی رغبت زیادہ ملے گی، گُناہوں سے نفرت، تقویٰ، پرہیز گاری اتنی ہی زیادہ نصیب ہو گی۔ حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: مولیٰ! میں تیرا قُرب کیسے حاصِل کر سکتا ہوں؟ غیب سے آواز آئی: اُتْرُكْ نَفْسَكَ فَتَعَالِ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور چلے آؤ! (احیاء العلوم مترجم، 5/253)

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا بندہ جتنا زیادہ نَفْس کو دبائے، اتنا زیادہ قُربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور گرمیوں کے روزوں میں چونکہ زیادہ دیر تک نَفْس کو دبانا، کھانے، پینے کی خواہشات سے رکنا ہوتا ہے، لہٰذا اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ گرمیوں کے روزے رکھ کر اللہ پاک کا زیادہ قرب نصیب ہو گا۔

لہٰذا اگر گرمیوں کے روزے شوق سے رکھے جائیں، فوائد پر نگاہ بھی رکھی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مشقت برداشت کرنا آسان ہو جائے گا، اس کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول"** پڑھ لیجئے! اس میں گرمی کے روزے بآسانی رکھنے کے طریقے، روحانی وظیفے لکھے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو خوب روزے رکھنے، عِبادتوں، ریاضتوں کے ساتھ ماہِ رمضان گزارنے اور اس کی بَرَکتیں لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مختصر تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کی گئی حِکایت پر غور کریں! مَاشَآءَاللہ! شہزادیٔ مصطفےٰ، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان کیسی بلند ہے کہ فرشتے ان کی خدمت کے لئے حاضِر ہوتے ہیں۔

سیّدۂ کائنات، سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہمارے آقا و مولیٰ مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں، ایک قول کے مُطابِق آپ اِعْلانِ نبوت کے پہلے سال جب نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمرِ مُبارَک 41 سال تھی،

www.dawateislami.net

مکّہ مُکَرَّمہ میں پیدا ہوئیں اور ایک قول کے مُطابِق آپ کی وِلادتِ باسعادت اِعْلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نامِ پاک "فاطمہ" اللہ پاک نے رکھا۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک میری بیٹی کا نام اللہ پاک نے فاطمہ رکھا کیونکہ اسے اللہ پاک نے جہنّم سے دُور کر دیا ہے۔[2] اور ایک حدیث شریف میں ہے: اس کا نام فاطمہ رکھا گیا کیونکہ اللہ پاک نے اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔[3]

جو جانا خُلد میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنت مُلک ہے خاتونِ جنت کا[4]

"بتول" اور "زہراء" سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مشہور القاب ہیں، مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہٰذا "بتول" لقب ہوا۔[5] ایک اور مقام پر مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جنّت کی کلی تھیں حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُونگھا کرتے تھے، اس لئے آپ کا لقب "زہراء" ہوا یعنی جنّت کی کلی۔[6]

سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے فضائل آسمان کے تاروں کی طرح بے شُمار ہیں۔ بخاری شریف میں ہے، سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

1...شَرح الزُّرقانی، 4/331
2... سُبُلُ الْہُدیٰ، 11/52
3... کَنْزُ الْعُمّال، جزء:12، 6/50، حدیث:34222
4...دیوان سالک، ص33
5...مرآۃ المناجیح، 8/452، ملتقطاً
6...مرآۃ المناجیح، 8/453، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے بُری لگے مجھے بھی بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دے مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔(بخاری،3/471، حدیث:5230)

2 سِنِ ہجری کو حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نِکاح مولا علی شیر خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ہوا اَور اِسی سال ذوالحجۃُ الحرام میں رخصتی ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ہاں 3 بیٹوں اور 3 بیٹیوں کی وِلادت ہوئی، آپ کے بیٹوں کے نام ہیں: حَسَن، حُسَین، اور مُحْسِن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور بیٹیوں کے مُبارَک نام ہیں: زینب، اُمِّ کلثوم، رُقیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ۔[1]

سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا وِصالِ ظاہِری سرکارِ عالی وقار، مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے 6 ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو ہوا۔ آپ کا مزارِ پاک جَنَّتُ البقیع میں ہے۔[2] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے 2 اعلیٰ اَوْصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ویسے تو سیّدہ خاتونِ جنّت، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اَوْصاف و فضائل اِحاطہ و شُمار میں نہیں آ سکتے، عُلَمائے کرام نے آپ کے اَوْصاف و فضائل پر کتابوں کی کتابیں لکھی ہیں، اتنے فضائل و کمالات اور اَوْصاف ہیں۔ البتہ آیئے! ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے 2 اعلیٰ اَوْصاف سُن کر سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، اِنْ 2 اَوْصاف میں پہلا وَصْف ہے: سیّدہ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا فَقْر اور دوسرا ہے: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا جذبۂ خیر خواہی۔

1...الاکمال فی اسماء الرجال، ص87 2...شرح الزرقانی، 4/336

www.dawateislami.net

سیدۂ کائنات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقْر میں بھی کمال رکھتی تھیں اور خیر خواہی میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔

فَقر کسے کہتے ہیں؟

ہمارے ہاں عام محاورے میں لفظِ "فَقْر" سے غربت اور مفلسی مراد لی جاتی ہے، حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا معاذ اللہ! اس معنی میں فقیر نہیں تھیں، اللہ پاک بے ادبی سے محفوظ فرمائے! اس لحاظ سے تو سیّدہ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے بڑھ کر امیر کوئی ہو ہی نہیں سکتا، آپ مالکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی ہیں، جنَّت کی ملکہ ہیں اور کوئی مانے یا نہ مانے حق یہی ہے کہ آج بھی زمانہ پنجتن پاک (یعنی (1): ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (2): آپ کی شہزادی سیدہ خاتونِ جنّت (3): اِن کے شَوہر مولیٰ علی مشکل کشا اور ان کے شہزادے (4-5): امامِ حسن اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) ہی کا صدقہ کھا رہا ہے اور ان کے دَر سے دُنیا پَل رہی ہے۔

ہیں کائناتِ حُسن کے انوار پانچ تَن خالق کا بے مثال ہیں شاہکار پانچ تَن
اُن ہی کے دَم سے رونقِ کونین ہے تمام کونین کے ہیں مالک و مختار پانچ تَن

اَصْل میں "فَقْر" صُوفیائے کرام کی ایک اِصْطلاح ہے، اس کا معنی ہوتا ہے: مَاسِوَاللہ (یعنی اللہ پاک کے عِلاوہ ہر چیز) سے بے نیاز ہو جانا۔ حضرت ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی کو دُنیا کی تمام دولت مِل جائے اور وہ اسے ایک ہی دِن میں صدقہ و خیرات کر دے، پھر اس کے دِل میں یہ خیال آجائے کہ کاش! چند روپے اپنے لئے رکھ لیتا تو ایسا شخص "فَقْر" میں سچا نہیں ہے۔

حضرت ابو علی دَقَّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں ایک حقیقی فقیر آیا، اس نے

www.dawateislami.net

ٹاٹ کا لباس پہنا ہوا تھا، حضرت ابو علی دَقّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے یُوں ہی خوش طبعی کرتے ہوئے اس فقیر کو کہا: یہ ٹاٹ کتنے کا خریدا ہے؟ اب سنیئے! اَصْلِ فَقْر کیا ہوتا ہے، وہ فقیر بولا: یہ ٹاٹ میں نے دُنیا کے بدلے خریدا ہے اور مجھے کہا گیا کہ آخرت کے بدلے بیچ ڈالو تو میں نے اسے فروخت نہیں کیا۔

مطلب یہ کہ میں نے یہ ٹاٹ رِضائے الٰہی کے لئے پہنا ہے، اب اس کے بدلے دُنیا تو کیا جنّت بھی ملے تو راضی نہیں ہوں کیونکہ مجھے جنّت بنانے والا اللہ پاک چاہئے۔[1] یہ ہے اَصْلِ فَقْر، یہ فَقْر جب نصیب ہو جائے تو "خیر خواہیٔ مسلم" کا جذبہ بھی خود بخود دِل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اسی معنی کے لحاظ سے "فَقْر" میں کمال رکھنے والی خاتون تھیں۔

سلطان الفقر حضرت شیخ سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فَقْر کے انتہائی درجے پر پہنچ کر آدمی "فَنَافِی اللہ" ہو جاتا ہے، پھر حالت یہ ہوتی ہے کہ "لَایَحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ" یعنی پھر بندہ نہ اپنے رَبّ سے اپنے لئے کچھ مانگتا ہے نہ اس کے عِلاوہ کسی سے کوئی حاجت رکھتا ہے بلکہ اللہ پاک جس حال میں رکھے اسی میں خوش رہتا ہے۔ شیخ سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: جو لوگ فقر کے اس انتہائی رُتبے پر پہنچے ہیں اُن میں ایک بڑا نام خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ہے۔[2]

حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا جذبۂ خیر خواہی

امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بڑے شہزادے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدَہ محترمہ کو دیکھا، رات کو مسجدِ بیت کے محراب (یعنی

1...رسالہ قشیریہ، ص480 2...رسالہ روحی شریف، ص9-12

www.dawateislami.net

گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وَقْت ہو جاتا۔(مدارج النبوۃ،2/461)

وہ شب بیدار، وہ صرفِ رکوع و سجدۂ پیہم وہ جن کی ذات پہ نازاں حضور رحمتِ عالم

وضاحت: حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا رات بھر عِبَادت کرنے والی، لگاتار سجدہ ور کوع میں مصروف رہنے والی ہیں، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان پر ناز ہے۔

امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مزید فرماتے ہیں: **والِدہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت دُعائیں کرتیں مگر اپنے حق میں کچھ نہ مانگتیں۔** میں نے عرض کیا: امی جان! کیا سبب ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا! اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّار پہلے پڑوس پھر گھر۔(مدارج النبوۃ،2/461)

سُبْحٰنَ اللہ! اس حِکایت سے 2 مدنی پھول معلوم ہوئے:

(1): پہلا مدنی پھول یہ کہ اس حکایت کی روشنی میں حضرت خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے فقر کا عالَم دیکھئے! ❁ حضرت خاتونِ جَنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا گھر مُبارَک ظاہِری نگاہوں سے سادہ سا دِکھائی دیتا تھا، ❁ آپ کے کپڑوں پر پیوند ہوا کرتے تھے، ❁ جنّت کی ملکہ ہو کر بھی آپ چکی خود چلایا کرتیں، ❁ گھر کے کام کاج خود کیا کرتیں، ❁ کئی کئی دِن تک گھر میں فاقہ رہتا، ❁ کتنے کتنے دِن بھوک خِدمت میں حاضِر رہتی، اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ساری رات عِبَادت کرتیں، ساری نمازیں پڑھتیں مگر اپنے لئے کچھ نہیں مانگتیں، یہ دُعا نہیں کرتیں کہ مولیٰ! گھر کے فاقے دُور فرمادے، اونچے اونچے محلّات نہیں مانگتیں، نئے نئے اور فیشن والے کپڑے نہیں مانگتیں، حالانکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ان کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ اگر یہ محض دِل

www.dawateislami.net

میں تمنا کریں تو اللہ پاک ان کی آرزو سے زیادہ عطا فرماتا ہے مگر یہ مانگتی نہیں ہیں... کیوں؟ اس لئے کہ ان کا مزاج ہے کہ "اللہ پاک جس حال میں رکھے، اسی حال میں خوش رہتی ہیں۔"

یہ ہے وہ رُتبہ کہ حقیقت میں جسے فَقْر کہا جاتا ہے۔

(2): پھر اسی حکایت میں **ایک دوسرا مَدَنی پھول** بھی ہے، دیکھئے! سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے لئے کچھ نہیں مانگتیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ پاک سے مانگتی ہی نہیں ہیں، نہیں، ایسا نہیں ہے، دُعا مانگنا تو عِبَادت ہے، دُعا ضرور مانگتی ہیں مگر اپنے لئے نہیں، مسلمانوں کے لئے، اپنے باباجان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کے لئے دُعائیں مانگتی ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

بعض دفعہ غریب لوگ حَسرت سے کہا کرتے ہیں: کاش! اللہ پاک ہمیں بھی مال عطا فرماتا تو ہم بھی دوسروں کی مدد کرتے، نیکیاں کماتے۔ ایسوں کے لئے اس حکایت میں کافی دَرْس ہے۔ اللہ پاک کا یہ جو ارشاد ہے:

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔ (پ1، البقرۃ:3)

اس میں لفظ "رِزْق (روزی)" استعمال ہوا، عُلَمائے کرام نے اس لفظ کو عام رکھا ہے، یعنی رِزْق صِرْف مال کو نہیں کہتے بلکہ اللہ پاک کی دِی ہوئی ہر نعمت ہی رِزْق ہے اور اللہ پاک کی دی ہوئی ہر نعمت کو راہِ خُدا میں خرچ کرنا صدقہ ہے۔[1] مثلاً اللہ پاک نے ہاتھ عطا فرمائے، تو ہاتھوں سے راستے کی تکلیف دِہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے،

1... تفسیر نعیمی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:3، 1/137

www.dawateislami.net

❁ اللہ پاک نے پاؤں عطا فرمائے، ان کے ذریعے چل کر مسلمان بہن کی مدد کے لئے جانا صدقہ ہے، ❁ اللہ پاک نے ہونٹ عطا فرمائے، موقع کی مناسبت سے مسلمان بہن کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے، ❁ اللہ پاک نے عِلْم عطا فرمایا، دوسروں کو عِلْم سکھانا صدقہ ہے، ❁ اللہ پاک نے ہنر عطا کیا، دوسروں کو ہنر سکھانا صدقہ ہے، ❁ جو نعمت اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمائی ہے، اس نعمت کو اللہ پاک کی راہ میں مسلمانوں کی بھلائی کے لئے خرچ کرنا صدقہ ہے۔

اور ایک بہت اہم اور بطورِ خاص جو چیز سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے کردار مُبارَک سے ملی وہ یہ کہ ہم اور کچھ نہیں کر سکتیں تو کم از کم مسلمان بہن بھائیوں کے لئے دُعا تو کر سکتی ہیں، یہ بھی خیر خواہی ہے اور اس کا بھی اِنْ شَآءَ اللہ! ثواب ملے گا۔ ہم لوگ عموماً دُعا مانگنے میں سُستی کرتی ہیں، حالانکہ دُعا مانگنے پر کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا، اس کے باوُجود ہم دوسروں کے لئے تو کیا دُعا مانگیں گی، اپنے لئے بھی دُعا بہت کم مانگتی ہیں، اگر ہم اپنے لئے بھی دُعا مانگیں اور ساتھ ہی ساتھ دوسروں کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں تو اس کا جو ثواب ملے گا ہمارے اندازے اور گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے، اللہ پاک اسے ہر مسلمان مرد اور عورت کے عِوَض ایک نیکی عطا فرمائے گا۔ (جامع صغیر، ص513، حدیث:8419)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر اب تک اربوں، کھربوں مسلمان دُنیا میں آ چکے ہیں، صِرْف اتنی دُعا کرنی ہے: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ (یا اللہ پاک! میری اور تمام مسلمان مردوں و عورتوں کی مغفرت

www.dawateislami.net

فرما) اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ! اربوں کھربوں نیکیاں ہاتھ آجائیں گی۔

اللہ پاک ہم سب کو کَثْرت سے دُعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، ماہِ رمضان تو یوں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! دُعائیں مانگنے کا مہینا ہے، ماہِ رمضان میں افطار کے وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں، سحری کے وَقْت دُعائیں قبول ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوب کَثْرت سے دُعائیں مانگا کریں۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

آیئے! سیّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے فَقْر، سخاوت اور خیر خواہی کی ایک اَور حِکایت سنتی ہیں:

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ایک مرتبہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیمار ہوئے تو حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمۃ الزہراء اور ان کی ایک کنیز حضرت فِضَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ، ان تینوں حضرات نے مَنَّت مانی کہ اللہ پاک حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو شِفا عطا فرمائے تو ہم تینوں 3،3 روزے رکھیں گے، اللہ پاک نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو شِفا عطا فرمائی، اب حضرت علی المرتضیٰ، حضرت فاطمۃ الزہراء اور ان کی کنیز حضرت فضہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے مَنَّت پوری کرنے کے لئے روزہ رکھا، حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تھوڑے سے جَو لائے تاکہ ان سے روٹی بنا کر افطاری کی جاسکے، حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے پہلے دِن روٹی بنائی، کھانا رکھا گیا، سورج ڈوبنے کا انتظار ہونے لگا، اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی اور ایک مسکین نے صدا لگائی: اے ساداتِ کرام! میں مسکین ہوں، بھوکا ہوں۔ اِن حضرات نے مَوْجُود روٹیاں اُٹھا کر مسکین کو دے دیں اور روزہ پانی ہی سے افطار کر لیا، اگلے دِن دوسرا روزہ رکھا گیا، شام ہوئی، روٹی تیار کی گئی، دستر خوان لگا، سورج ڈوبنے کا انتظار ہو رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی، آواز آئی:

www.dawateislami.net

میں یتیم ہوں اور بھوکا ہوں۔ ان سخاوت کے پیکر حضرات نے آج بھی ساری روٹیاں یتیم کو دے دیں اور خود پانی ہی سے افطار کر لیا، تیسرا روزہ رکھا گیا، شام ہوئی، دستر خوان لگا، سورج ڈوبنے کا انتظار ہو رہا تھا کہ پھر دستک ہوئی، آواز آئی: میں قیدی ہوں، بھوکا ہوں۔ تیسرے دِن بھی ان مُبارَک ہستیوں نے ساری روٹیاں اس سائل کو دے دِیں اور خود پانی ہی سے روزہ افطار کر لیا۔ (خزائن العرفان، پ29، الدھر، تحت الآیۃ:8-9، ص1073)

سُبْحٰنَ اللہ! آلِ رسول نے 3 روزے رکھے اور تینوں روزے پانی سے افطار فرمائے، اللہ پاک کو ان کی یہ ادا پسند آئی اور اللہ پاک نے پارہ 29، سُوْرَۂ دَھْر کی آیت: 8 اور 9 نازِل فرمائی، اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسِیر (قیدی) کو، ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔ (پ29، الدھر:8-9)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضان کیسے گزارنا چاہیے؟ یہ سُوال شاید ہر سال ہی رمضان کا چاند دیکھ کر ہمارے ذہن میں اُبھرتا ہوگا، سیدۂ کائنات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر مُبارَک کی اس سبق آموز حکایت نے اس سوال کا کیسا پیارا جواب دے دیا کہ رمضان ماہِ صبر ہے تو صبر کر کے ہی گزارا جائے گا، رمضان المبارک ماہِ مؤاسات (یعنی ہمدردی اور بھلائی کا مہینا) ہے تو ہمدردی اور بھلائی کرتے ہوئے ہی گزارا جائے گا۔ اگر ہم غریبوں، بے کسوں یتیموں، مسکینوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت سحر و افطار کی کچھ ڈِشیں کم کر دیں، سحر و افطار کا دستر خوان اتباعِ سُنَّت کی نیت سے سادہ کر لیں اور

www.dawateislami.net

وہ غریب جو بے چارے مہنگائی کی وجہ سے کھجور بھی خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے، رمضان المبارک اچھے انداز میں نہیں گزار پاتے، ان کی مدد کریں، ان کی خیر خواہی کریں تو کتنی نیکیاں اور وہ بھی ماہِ رمضان میں کمانے کی سعادت حاصِل کر لیں گی۔ اللہ پاک سیّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے صدقے ہمیں فقر اختیار کرنے، اللہ پاک کی طرف لَو لگانے، مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے، گُناہوں سے بچتے ہوئے پورا رمضان نیکیوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ایصالِ ثواب کے لئے خوب بڑھ چڑھ کر صدقہ و خیرات کیجئے، دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کے لئے بھی جتنا ہو سکے حِصّہ ملایئے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے گھروں میں بھی فاتحہ شریف، ختم پاک اور حسبِ توفیق لنگر کا بھی لازمی اہتمام کیجئے۔ ❁ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سیرتِ پاک پڑھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے جارِی ہونے والی کتاب **"شانِ خاتونِ جنّت"** پڑھئے، دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے ❁ اور الحمد للہ! رمضان المبارک میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ روزانہ 2 مدنی مذاکرے فرماتے (یعنی عاشقانِ رسول کے سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے) ہیں، ایک مدنی مذاکرہ عصر کے بعد اور ایک نمازِ تراویح کے بعد۔ 3 رمضان المبارک کو بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہو گا، مدنی چینل کے ذریعے اس میں بھی لازمی شرکت فرمایئے۔ اللہ پاک ہمیں عِلْم و عمل کی توفیق عطا فرمائے اور شہزادیٔ مصطفےٰ، سیدہ خاتون جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا فیضان نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

روزے کی نیت کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! روزے کی نیت سے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆رمضان المبارک میں اور کسی مخصوص منت کے لیے اور نَفْل روزوں کیلئے نِیَّت کا وَقت غُروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحوۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس دَوران آپ جب بھی نِیَّت کرلیں یہ روزے ہو جائیں گے۔[1] ☆نِیَّت دل کے اِرادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں مگر زبان سے کہہ لینا مُستَحَب ہے (مثلاً وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَان) ☆اگر رات میں رمضان کے روزے کی نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضان۔ ترجمہ: میں نے نِیَّت کی کہ اللہ پاک کے لئے اِس رَمَضان کا فَرض روزہ کل رکھوں گی۔ ☆اگر دن میں نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضان۔ ترجمہ: میں نے نِیَّت کی کہ آج اللہ پاک کے لئے اِس رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گی۔[2] ☆نِیَّت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔[3] ☆اگر یُوں نِیَّت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نِیَّت صحیح نہیں ہے اس سے روزہ نہیں ہوتا۔[4] ☆ماہِ رَمَضان میں دن میں نہ روزہ کی نِیَّت کی اور نہ ہی یہ کہ روزہ نہیں ہے اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔[5] ☆غُروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر رات

1...ردالمحتار، 3/332
2...ردالمحتار، 3/332
3...ردالمحتار، 2/332
4...عالمگیری، 1/195
5...عالمگیری، 1/195

www.dawateislami.net

کے کسی وقت میں بھی نِیَّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نِیَّت نہ ٹُوٹی وُہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نِیَّت کرنا ضَروری نہیں ہے۔[1] ☆اگر نئی نِیَّت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکی پیاسی رہی تب بھی روزہ نہ ہوا۔[2] ☆روزے کے دَوران روزہ توڑنے کی صِرف نِیَّت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔[3] ☆سَحَر میں کھانا بھی نِیَّت ہی ہے خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سَحَری کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھنا ہے تو یہ سَحَری کھانا نِیَّت نہیں ہے۔[4] ☆رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نِیَّت ضَروری ہے۔ ☆پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نِیَّت کر بھی لی تو یہ نِیَّت صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے باقی دِنوں کیلئے نہیں ہے۔[5] ☆دَورانِ نَماز بھی اگر روزے کی نِیَّت کی تو یہ نِیَّت صحیح ہے۔[6]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
2...درمختار مع ردّالمحتار، 3/345
3...الجوہرۃ النیرۃ، 1/175
4...الجوہرۃ النیرۃ، 1/176
5...الجوہرۃ النیرۃ، 1/167
6...درمختار، ردالمحتار، 3/345

www.dawateislami.net

بیان:2 خطاب کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے یہ کہا: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ تو 70 فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

1... معجم اوسط، 1/82، حدیث:235 2... معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942

www.dawateislami.net

باعظمت روزہ دار کون؟

حضرت سہل بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ محفلِ نُور سجی تھی، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی حاضِر تھے، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جہاد کرنے والوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا کثرت سے ذِکْر کرتا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے۔ صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دوسرا سوال کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزہ داروں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ (مثلاً 100 افراد ہیں اور 100 کے 100 نے ہی روزہ رکھا ہوا ہے، ان میں سے زیادہ عظمت والا کون ہے؟) پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا ذِکْر کثرت سے کرنے والا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے۔

(اللہُ اَکْبَر! بُھوک سب برداشت کر رہے ہیں، پیاس سب برداشت کر رہے ہیں، حالتِ روزہ میں سب ہی ہیں، اس کے باوُجُود جو روزہ دار اللہ کا ذکر کثرت سے کر رہا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے)

حضرت سہل بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ یُونہی سوال کرتے گئے، مثلاً یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نمازیوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ زکوٰۃ دینے والوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ یُوں ایک ایک عبادت کے متعلق سوال کرتے گئے اور پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ارشاد فرماتے رہے: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً، اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا ذِکْر کثرت سے کرتا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے، جو اللہ پاک کا ذِکْر کثرت سے کرتا ہے،

www.dawateislami.net

وہ زیادہ عظمت والا ہے۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ حاضِر تھے، انہوں نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو مخاطَب کر کے کہا: اے عمر! یوں تو ذِکرُ اللہ کرنے والے ساری بھلائیاں ہی لے گئے...! پیارے آقا، امامُ الانبیا، معراج کے دولہا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَجَل ہاں! (یعنی اے ابو بکر! بات ایسے ہی ہے، جو ذِکرُ اللہ کی کثرت کرتا ہے، وہ ساری بھلائیاں ہی سمیٹ لیتا ہے)۔ (معجم کبیر، 8/481، حدیث:16812)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رمضان المبارک ہے، نیکیوں کا موسمِ بہار ہے، اس مہینے میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب 70 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے اور ہم نے حدیثِ پاک بھی سُنی کہ روزہ داروں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ وہ جو اللہ پاک کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے، غور فرمایئے! اگر ہم روزہ بھی رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذِکرُ اللہ کی کثرت بھی کرتی رہیں تو کتنی نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

کثرتِ ذِکر نہ کرنے کے بعض اسباب

مگر آہ! غفلت...! دِل میں سوز نہیں ✲ نیکیوں کی حِرص نہ ہونے کے برابر ہے ✲ فِکرِ آخرت کی کمی ہے ✲ فُضُولیات میں مصروف رہنے کی عادَت ہے ✲ دُنیا کی محبت گویا دِل میں گھر کر چکی ہے ✲ ہر وقت بس دُنیوی سوچوں ہی میں مَصْرُوف رہتی ہیں ✲ فضول باتیں سُننے اور بولتے چلے جانے کی تو ایسی لَت پڑی ہے کہ بَس اللہ پاک کی پناہ! ✲ غیبت ✲ چغلی ✲ جھوٹ نہ جانے کیسے کیسے گُناہ یہ زبان ہم سے کرواتی ہے، پھر رہی سہی کَسَر سوشل میڈیا نے نکال دی، کبھی تنہائی میں بیٹھنے کا موقع مِل ہی جائے تو

www.dawateislami.net

جھٹ سے موبائل ہاتھ میں اور فیس بُک، یوٹیوب وغیرہ وغیرہ میں مگن ہو جاتی ہیں۔ کاش! ہم نیکیوں کی حریص بن جائیں۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینا ہے، خُوب خُوب روزے بھی رکھیں اور باعظمت روزہ دار بننے کے لئے ذِکرُ اللہ کی کثرت بھی کریں۔

میری زَبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

کثرتِ ذِکر کا قرآنی حکم

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۙ﴿۴۱﴾ (پ22، احزاب:41)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

رسولِ اَکرَم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کا ذِکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ (مسند احمد، 5/189، حدیث:11971)

ایک انمول نصیحت

ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہو گئے، کوئی ایسا عمل ارشاد فرما دیجیے! جسے میں مضبوط تھام لُوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ پاک کے ذِکر سے تَر رہے۔ (ابن ماجہ، 4/244، حدیث:3793)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح (یعنی وضاحت) میں فرماتے ہیں: غالباً سائل (یعنی سوال پوچھنے والے صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ) کا سوال نوافِل کے متعلق تھا (کہ یارَسُولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نفل عبادات بہت ساری

www.dawateislami.net

ہیں، ان میں سے کوئی ایک عبادت بتا دیجئے جسے میں مضبوط تھام لوں)، اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ جواب دیا، مقصد یہ ہے کہ ہر وقت زبان پر ذِکرُ اللہ جاری رہے۔ اللہ پاک ایسی زِندگی نصیب کرے۔[1] اٰمِیْن

حضرت مُعاذ رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے آخری نصیحت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت پیارے صحابی ہیں حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں میری آپ سے جو آخری ملاقات ہوئی، اس وقت میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عَمَل سب سے بہتر اور اللہ پاک کا زیادہ قُرب دِلانے والا ہے؟ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ یعنی اے معاذ! تمہیں موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان ذِکرُ اللہ سے تر ہو۔ (شعب الایمان، 1/393، حدیث:516)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ ہر وقت زبان پر کوئی ذکرُ اللہ جاری رہے، نہ معلوم موت کب آجائے، جب بھی ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تمہاری جان نکالنے آئیں تو تمہیں غافِل نہ پائیں، اللہ پاک ایسی زندگی نصیب کرے۔[2]

ذِکرُ اللہ کی مختلف صُورتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذِکرُ اللہ کی بہت صُورتیں ہیں مثلاً ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک کے پیارے پیارے پاکیزہ نام زبان سے ادا کرنا ❁ اللہ اللہ کہتے رہنا ❁ یَا رَحْمٰنُ، یَارَحْمٰنُ کی تسبیح کرنا ❁ یا غفّارُ، یا غفّارُ، یَا سَمِیْعُ، یَا سَمِیْعُ کہتے رہنا، یہ

1...مرآۃ المناجیح، 3/321 2...مرآۃ المناجیح، 3/321

www.dawateislami.net

سب اللہ پاک کا ذکر ہے ❁ یونہی اللہ پاک کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک نے دُنیا بنائی ❁ اس دُنیا کے عجائبات کو دیکھنا ❁ اس کے ذریعے اللہ پاک کی شان وعظمت اور قُدرت کے متعلق غور کرنا، یہ آنکھوں کا ذکر ہے ❁ ذِکرُ اللہ سننا کانوں کا ذکر ہے ❁ دل سے اللہ پاک کی یاد میں مصروف رہنا دِل کا ذکر ہے ❁ نعتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھنا، سُننا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک کے محبوب بندوں کی باتیں کرنا ❁ ان کا ذِکرِ خیر سُننا ❁ ان کی سیرت پڑھنا یہ بھی ذکر ہے ❁ بلکہ علما تو فرماتے ہیں: عبرت کے لیے اللہ پاک کے دشمنوں کے اَحوال پڑھنا سننا بھی ذکر میں شامل ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **ذِکْرُ اللہ** بالواسطہ بھی ہوتا ہے اور بلاواسطہ بھی، اللہ پاک کی ذات وصِفات کا تذکرہ یا انہیں سوچنا بلاواسطہ ذِکْرُ اللہ ہے، اس کے مَحْبُوبوں کا مَحبَّت سے چرچا کرنا، اس کے دُشمنوں کا برائی سے ذِکْر کرنا، سب بِالواسطہ اللہ کا ذِکْر ہیں، دیکھو! سارا قرآن **ذِکْرُ اللہ** ہے مگر اس میں کہیں تو خدا کی ذات وصفات مذکور ہیں، کہیں حُضُورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَوْصاف و مَحامِد، کہیں کفّار کے تذکرے۔[1] اور قرآنِ کریم کی تِلاوت بہترین ذِکْر ہے، معلوم ہوا یہ سب باتیں ذِکْر میں شامل ہیں۔

ذِکْر کسے کہتے ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ سب ذکر کی مختلف صورتیں ہیں لیکن حقیقت میں ذکر **رَفْعِ غفلت** کا نام ہے یعنی دل سے غفلت کا پردہ ہٹ جانے کی جو کیفیت ہے، اس کیفیت کو ذِکْر کہتے ہیں۔ امام واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ذِکْر کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اَلْخُرُوْجُ مِنْ مَّیْدَانِ الْغَفْلَةِ یعنی غفلت کے میدان سے نکل جانے کا نام ذِکْر ہے۔[2]

1...مرآۃ المناجیح، 3/304 ملتقطاً 2...رسالہ قشیریہ، ص257

www.dawateislami.net

مثال کے طور پر ایک شخص کسی گناہ میں مصروف ہے (مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھ رہا ہے)، اچانک اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ عنقریب میں نے مَرنا بھی ہے، اپنے مالِکِ کریم، رَبُّ العٰلَمِیْن کی بارگاہ میں حاضِر بھی ہونا ہے، اس خیال سے وہ گُناہ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ ہے غفلت کے میدان سے نکل جانا، اسی حالت و کیفیت کو ذِکْر کہا جاتا ہے۔

بِلّی نے سچ کہا!

شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نیک بندے اور ولیِ کامِل تھے، دُور دُور تک آپ کی وِلایت کے چرچے تھے، لوگ برکت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتے اور فیض پایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ 2 دَرْوَیش آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے نکلے، ان میں سے ایک درویش جانوروں کی زبان سمجھتا تھا، جب یہ دونوں شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر میں پہنچے تو دیکھا: 2 بلیاں آپس میں باتیں کر رہی ہیں۔ دَرْوَیش نے بلیوں کی بات سُنی اور غمگین ہو کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ دوسرے درویش نے معاملہ پوچھا تو کہا: ایک بِلّی دوسری سے کہہ رہی تھی: شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وفات پاگئے ہیں۔ دونوں کو دُکھ ہوا، خیر! اتنی دُور سے آئے تھے، سوچا اب جنازے میں شرکت ہی کر لیں گے، چنانچہ یہ دونوں شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ان کے استقبال کے لئے تشریف لا رہے ہیں، دونوں بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بلیوں نے ان کی وفات کی خبر دی تھی، یہ تو زِندہ سلامت ہیں۔ شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کی حیرانی دیکھی تو پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ حیران کیوں ہو رہے ہیں؟ دَرْوَیش نے بلیوں کی گفتگو کے متعلق بتایا۔ شیخ ابو الحسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بلیوں

www.dawateislami.net

نے سچ کہا ہے۔ میں لمحہ بھر کے لئے ذِکرُ اللہ سے غافِل ہو گیا تھا، بس اُسی وقت زمین وآسمان میں یہ اِعلان کر دیا گیا کہ اَبُو الحسن وفات پا گئے، جنّوں اور انسانوں کے سِوا تمام مخلوق نے یہ آواز سُنی۔ پھر فرمایا: مجھ پر غفلت کی کیفیت لمحہ بھر کے لئے تھی، الحمدللہ! مجھے دوبارہ ذِکر کی نعمت نصیب ہو گئی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے ذِکر اور یہ ہے غفلت...!! ذِکر کرنے والا حقیقت میں زِندہ ہے جبکہ غافِل ایسے ہے جیسے مُردَہ۔

غافِل پر شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔ (پ25، زخرف:36)

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان کی سُونڈ آدمی کے دِل پر ہے، جب بندہ اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو وہ سُونڈ ہٹا لیتا ہے اور جب آدمی ذِکرُ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا (یعنی وسوسے ڈالنے لگتا) ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، 3/376، حدیث:4301)

سَروں پر کالے کوّے بیٹھے تھے!

منقول ہے، ایک مسلمان جِنّ حضرت امام ابو القاسِم قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دوست تھا، ایک دِن یہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ بھی موجود تھے، مسلمان جِنّ نے

1... مقاصد السالکین، ص187و188 بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

کہا: آپ کو کچھ نظر آرہا ہے؟ امام قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہاں! یہ لوگ بیٹھے ہیں، مجھے نظر آرہے ہیں۔ جِنّ نے کہا: اس کے عِلاوہ کچھ نظر نہیں آرہا؟ فرمایا: نہیں۔ اب مسلمان جِنّ نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا، پھر ہٹا لیا اور کہا: اب دیکھئے! امام ابو القاسِم قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لوگوں کی طرف نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے سَروں پر کالے کوّے بیٹھے ہیں، ان کوّوں کے بال لمبے لمبے ہیں اور یہ بال کسی کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے ہیں، کسی کی آنکھوں تک ہیں، کسی کی پیشانی تک ہیں۔ امام قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ عجیب منظر دیکھ کر حیرت سے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کے دوست جِنّ نے یہی آیت پڑھی:

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔ (پ25، زخرف:36)

اور کہا: یہ وُہی شیطان ہیں جو ان پر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں جو غافِل ہوتا ہے، اس کے سَر پر شیطان کوّے کی شکل میں بیٹھ جاتا ہے، جب وہ ذِکْر کرنے لگتا ہے تو شیطان دُور ہٹ جاتا ہے۔ (سبع سنابل، ص253)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

اللہ پاک ہمیں غفلت سے نجات نصیب فرمائے۔ کاش! ہم ہر لمحہ ذِکْر و فِکْر میں مَصْرُوف رہنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذِکْرُ اللہ کے فَضَائل

حضرت مُعاذ بن جَبل رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کے ساتھ سَفَر پر تھے، اس دوران بعض گھوڑوں پر سُوار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آگے گزر گئے، بعض پیچھے رہ گئے، اس پر اللہ پاک کے رسول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے مُعاذ! آگے گزرنے والے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بعض آگے چلے گئے ہیں، بعض پیچھے آرہے ہیں۔ اس پر اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے مُعاذ! (حقیقت میں) آگے گزر جانے والے تو وہ ہیں جو ذِکْرُ اللہ کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ (جَامِعُ العُلُوْم والحِکَم، ص451)

جنّت میں باغات لگوانے کا طریقہ

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنّت میں خالی زمین ہے۔ جب بندہ ذِکْرُ اللہ کرتا ہے تو فرشتے اس جنّتی زمین میں اس کے لئے باغات لگانا شروع کر دیتے ہیں، بندہ جب تک ذِکْر کرتا رہتا ہے، فرشتے باغات لگاتے رہتے ہیں، جب بندہ رُک جاتا ہے تو فرشتے بھی رُک جاتے ہیں۔ (رسالہ قشیریہ، ص259)

اللہ اپنے ذاکر کا ذِکْر فرماتا ہے

پارہ2، سورۂ بقرہ، آیت:152 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچہ کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

تفسیر نعیمی میں ہے: اس آیتِ کریمہ کا خُلاصہ یہ ہے کہ ✲ اے لوگو! میرا ذِکْر کرو! اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عالَم میں تمہارا چرچا ہوگا ✲ تم مجھے اطاعَت سے یاد کرو! میں تمہیں رحمت سے یاد کروں گا ✲ تم مجھے دُعا سے یاد کرو! میں تمہیں عطا سے یاد کروں گا ✲ تم مجھے حمد و ثنا سے یاد کرو! میں تمہیں نعمت سے یاد کروں گا ✲ تم مجھے دُنیا میں

www.dawateislami.net

یاد کرو! میں تمہیں آخرت میں یاد فرماؤں گا ✿ تم مجھے راحت و آرام میں یاد کرو! میں تمہیں مصیبت و بلا میں یاد فرماؤں گا ✿ تم مجھے مجاہدہ (یعنی نیکیوں میں کوشش) سے یاد کرو! میں تمہیں ہدایت سے یاد کروں گا ✿ اے لوگو! تم کہو: یَا رَبِّی (اے میرے رَبّ)، میں کہوں گا: عَبْدِی (اے میرے بندے) ✿ تم کہو: میں گنہگار ہوں، میں کہوں گا: میں غَفَّار (یعنی بہت بخشنے والا) ہوں۔[1] حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: بندہ میرا ذِکر کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ دِل میں مجھے یاد کرے، میں اسے اکیلا ہی یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجمع میں مجھے یاد کرے میں اس سے بہتر مجمع میں (یعنی فرشتوں کے سامنے) یاد کرتا ہوں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! ذِکْرُ اللہ کیسی عظیم عِبَادت ہے کہ جو اللہ پاک کا ذِکْر کرتا ہے، اللہ پاک اپنی شایانِ شان اُس کا ذِکْر فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں کثرت سے ذِکْرُ اللہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

قُربِ اِلٰہی دِلانے والا عمل

امام قُشَیْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: میرے اُستاد صاحب نے فرمایا: لَا یَصِلُ اَحَدٌ اِلَی اللہِ اِلَّا بِدَوَامِ الذِّکْرِ یعنی انسان اللہ پاک تک صِرْف اور صِرْف ذِکْرُ اللہ پر ہمیشگی اختیار کرنے سے ہی پہنچ سکتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص256)

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **سیرتِ مصطفےٰ** میں ہے: نبیِ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ ☆ اُٹھتے بیٹھتے ☆ چلتے پھرتے ☆ کھاتے پیتے ☆ سوتے جاگتے ☆ وُضو کرتے ☆ نئے کپڑے پہنتے ☆ سوار ہوتے ☆ سواری سے اُترتے ☆ سفر میں جاتے

1 ... تفسیر نعیمی، پ2، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ: 152، 2/72
2 ... بخاری، 4/541، حدیث: 7405

www.dawateislami.net

☆سفر سے واپس ہوتے ☆مسجد میں آتے جاتے ☆آندھی، بارش، بجلی کڑکتے غرض ہر وقت ذِکرُ اللہ جاری رکھتے اور مختلف دُعائیں وِرْدِ زبان رہا کرتی تھیں ☆خوشی اور غمی کے اوقات میں ☆صبح سے شام تک کون سا ایسا موقع تھا کہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی دُعا نہ پڑھتے ☆دِن ہی میں نہیں بلکہ رات کے سنّاٹوں میں بھی دُعا اور ذِکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ☆یہاں تک کہ بوقتِ وفات بھی آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک پر دُعا جاری تھی۔(سیرتِ مصطفےٰ، ص598 بتغیر قلیل)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** زبان کو ذِکرُ اللہ سے تَر رکھنا، فضولیات سے بچتے ہوئے اللہ پاک کے ذِکر میں مَصْرُوف رہنا بھی سُنّت ہے۔ اللہ پاک ہمیں باقی سُنتوں کے ساتھ ساتھ اس پیاری پیاری سُنّت کو اپنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکرُ اللہ کی کثرت کرنے والے

الحمد للہ! ہمارے بزرگانِ دین (یعنی اللہ پاک کے نیک بندے) بھی کثرت سے اللہ پاک کا ذِکر کیا کرتے تھے، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مبارک انداز تھا کہ ذِکرُ اللہ سُن کر یُوں جھومتے جیسے تیز ہوا سے درخت ہِلتا ہے اور یادِ الٰہی میں ان کے آنسو بہہ جایا کرتے تھے۔[1] صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس ایک دھاگا تھا، اس میں آپ نے ایک ہزار گرہیں لگا رکھی تھیں، آپ اس وقت تک سوتے نہیں تھے، جب

1... جَامِعُ العُلُوْم والحِکَم، ص455

www.dawateislami.net

تک اس (تسبیح نما) دھاگے پر ذِکرُ اللہ نہ کر لیتے۔ حضرت خالِد بن مَعْدان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تِلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ دِن بھر میں 40 ہزار تسبیحات پڑھا کرتے تھے، جب آپ کا انتقال ہوا، آپ کو غسل دینے کے لئے تختے پر لٹایا گیا تو اُس وقت بھی آپ کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں (گویا آپ اس وقت بھی انگلیوں کے پَوروں پر ذِکرُ اللہ کر رہے تھے)۔ حضرت عمیر بن ہانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پُوچھا گیا: آپ کی زبان کبھی (ذِکرُ اللہ سے) رُکتی ہی نہیں ہے، آپ روزانہ کتنی تسبیحات پڑھتے ہیں؟ فرمایا: 1 لاکھ۔[1]

حضرت ابو عبد الرحمٰن سُلَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک وَلِیُّ اللہ تھے، وہ کثرت سے **اللہ، اللہ** پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ اُن کے سَر پر کوئی چیز لگی، سَر سے خُون بہنے لگا، سُبْحٰنَ اللہ! ان کا خُون زمین پر گرا تو اس سے **اللہ** لکھا گیا۔ (رسالہ قشیریہ، ص260)

اللہ پاک ہمیں بھی کثرت سے ذِکرُ اللہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

ذِکرُ اللہ کی عادت کیسے بنائیں؟

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یا اللہ! میں ایسی عبادت کرنا چاہتا ہوں، جس میں بہت مشقت اُٹھانی پڑے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! بلند آواز سے میرا ذِکر کیا کرو۔

اب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تو اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ نے جب اللہ پاک کا ذِکر کیا تو مشقت تو کیا ہونی تھی، آپ کو بہت لُطف آیا، آپ نے دوسرے دِن ذِکر کیا تو پہلے دِن سے بھی زیادہ لذّت ملی، یونہی جُوں جُوں آپ ذِکر کرتے رہے، لذّت میں

1... جَامِعُ العُلُوْم والحِکَم، ص453و454

www.dawateislami.net

اِضافہ ہی ہوتا رہا، آپ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ! میں تو ایسی عِبَادت چاہتا تھا جس میں بہت مشقت اُٹھانی پڑے، تیرے ذِکر میں تو بہت لُطف ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: موسیٰ! یہ تَو آپ پر میری مہربانی ہے کہ آپ کو میرے ذِکر میں لذّت آتی ہے، ورنہ فِرعَون کو دیکھئے! اس نے اپنا تاج و تخت، قُوّت و سلطنت سب برباد کر لیا، دریا میں غرق ہو جانا تو منظور کر لیا مگر ایک مرتبہ بھی میرا نام اپنی زبان پر لانا گوارا نہ کیا۔ (سبع سنابل، ص260)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ذِکرُ اللہ کے فضائل بہت ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ذِکرُ اللہ مَشَقّت بھری عبادت بھی ہے، اگر ہم ذِکرُ اللہ کی عادَت اپنانا چاہتی ہیں تو اس کے لئے ہمیں بہت کچھ چھوڑنا بھی پڑے گا ✲ فُضُول گوئی سے زبان کو روکنا ہو گا ✲ بُری صحبت بھی چھوڑنی پڑے گی ✲ سوشل میڈیا کا استعمال صرف و صرف ضرورت کے لئے کرنا پڑے گا، ایسی سب فُضُولیات کی قربانی دیں گی، تب ہی تو ذِکرُ اللہ کی طرف تَوَجُّہ رہے گی، پھر ہی کہیں جا کر ہمیشہ ذِکر و فِکر میں مشغول رہ پائیں گی۔

ذِکرُ اللہ کی کثرت کے لئے نسخہ

عَلّامہ ابنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِن کا اکثر حِصّہ ذِکرُ اللہ کرتے ہوئے گزارنے کا بہت پیارا نسخہ دیا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتی ہیں:

✲ دِن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، یقیناً نماز بھی ذِکرُ اللہ ہی ہے، لہٰذا پانچوں نمازیں، اَوّل آخر کی سُنّتوں اور نوافِل کے ساتھ ادا کریں، ✲ ان پانچوں نمازوں میں 2 نمازیں وہ ہیں، جن کے درمیان کا وقفہ کافِی زیادہ ہے، عِشَا سے فجر کے درمیان کافی وقت ہے، اسی طرح فجر سے ظہر تک کافِی وقت بچتا ہے، لہٰذا عِشَا اور فجر کے درمیان

www.dawateislami.net

کچھ نوافِل کی عادَت بنائیں، زہے نصیب! رات کو سونے سے پہلے بھی کچھ نہ کچھ نوافِل ادا کر لئے جائیں اور کاش! تہجد کی عادَت بن جائے، یونہی فجر اور ظہر کے درمیان اشراق وچاشت کے نوافِل ہیں، یہ نوافِل بھی پابندی سے ادا کئے جائیں۔ ہر نماز کے بعد کچھ نہ کچھ ذِکْرُ اللہ کی عادَت بنالی جائے، مثلاً ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ (یعنی 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر) پڑھ لیں، سورۂ اِخْلاص پڑھیں، آیۃُ الْکُرسی پڑھ لیں، زہے نصیب! ہر نماز کے بعد کم از کم سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالی جائے۔ یونہی دِن کا کم وبیش ایک چوتھائی حِصّہ ذِکْرُ اللہ میں گزرے گا ✲ دِن اور رات میں 2 وقت بہت اہم ہیں، فجر کے بعد کا وقت اور عصر کے بعد کا وقت، اللہ پاک نے اس وقت ذِکْر کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَاۚ (پ16، طٰہٰ:130)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

لہٰذا ان 2 وقتوں میں خصوصیت کے ساتھ کچھ ذِکْر و اَذْکار مقرر کر لئے جائیں، مثلاً تِلاوتِ قرآن کی عادت بنالی جائے، چاہیں تو اپنے پیر صاحِب کا عطا کردہ شجرہ شریف اور کچھ اوراد و وَظائِف پڑھ لیجئے ✲ اسی طرح مغرب اور عشا کے درمیان کا وقت بھی بہت قیمتی ہے، اس وقت ذِکْر کرنا، نماز پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا مغرب کے بعد اوّابین کے نوافِل ادا کیجئے ✲ اسی طرح رات کو وُضو کر کے سوئیں، بستر پر آنے سے پہلے یا بستر پر لیٹ کر ہی کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کر لیں، تسبیحِ فاطمہ پڑھ لیں، سورۂ اِخْلاص پڑھ لیں، سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الْکُرسی پڑھ لیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو بندہ وُضو کر کے بستر

www.dawateislami.net

پر لیٹے، اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہے، کرتا رہے، یہاں تک کہ نیند آجائے، رات میں جب بھی کوئی دُعا مانگے، اللہ پاک اس کی دُعا قبول فرمائے گا ✲ پھر جب نیند سے جاگے تو دُعا پڑھے ✲ اسی طرح دِن اور رات میں کئے جانے والے مختلف کاموں مثلاً گھر میں آنے جانے، کھانا کھانے، کپڑے پہننے وغیرہ کی دُعائیں یاد کرلیں، انہیں پڑھتی بھی رہیں۔

علّامہ اِبنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بندہ یہ عادَت بنالے، اس کا شُمار ذِکرُ اللہ سے زبان تَر رکھنے والوں میں ہو گا۔ (جامع العلوم والحکم، ص457 تا460 ملتقطاً)

نیک اعمال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکیوں کی حِرص پانے، گُناہوں سے بچنے اور ذِکرُ اللہ کی عادَت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 8 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

ذیلی حلقے کے 8 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **نیک اعمال** بھی ہے۔ الحمد للہ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نہ صرف اپنے مُریدین کو بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو، اسلامی بہنوں کو، جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والوں اور والیوں کو، اسپیشل پرسنز (یعنی گونگے، بہرے اور نابینا افراد) کو، حج و عمرہ کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں کو، یہاں تک کہ جیل کے قیدیوں کو بھی اپنی اِصلاح کے لئے بہترین نسخہ دیا ہے اور وہ ہے: **نیک اَعْمال کا رسالہ۔** آپ بھی یہ مختصر رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے خرید یئے، اسے پڑھیئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے اور روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے

www.dawateislami.net

گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب نیک اَعْمال کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رمضانُ المبارک میں اُمُّ المؤمنین، حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں چنانچہ

❋ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کنیت اُمُّ الْقاسم اور اُمِّ ہِند ہے۔ عامُ الفیل سے پندرہ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ طاہرہ، سیِّدہ، صِدّیقہ اور کُبریٰ القابات ہیں۔ لقب کبریٰ نام کے ساتھ کثرت سے بولا جاتا ہے۔ ❋ عرب کے سب سے محترم قبیلے قریش سے تعلق ہے، نسب صرف تین واسطوں سے حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ والد کا نام خُوَیْلِد اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ ❋ عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ❋ اپنی ساری دولت حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر قربان کر دی اور پوری عمر حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرتے ہوئے گزاری۔ ❋ نکاح کی مبارک تقریب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سفرِ شام سے واپسی کے دو ماہ پچیس دن بعد ہوئی۔ ❋ نکاح کے وقت آپ کی عمر چالیس سال اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمرِ مبارک پچیس سال تھی۔[1] ❋ آپ کی حیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی اور سے نکاح نہ فرمایا۔ ❋ پچیس سال

1 . . . طبقات ابن سعد، 8/ 13، رقم:4096

www.dawateislami.net

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریکِ حیات رہیں۔ ❊ اعلانِ نبوت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارَک کو 65 سال کی عمر میں وِصال فرمایا۔ ❊ جَنَّتُ الْمُعَلّٰی (مکے شریف) میں آرام فرما ہیں۔ ❊ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی والدہ اور حضرت امامِ حسن اور امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں۔

نوٹ: حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ اُمَّہاتُ الْمُؤمنین“ صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ ”فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ“ کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے سے متعلق چند مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے روزے سے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا (یعنی نہ ٹوٹا)، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل ❁ روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دُھواں حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ❁ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غلے (یعنی اناج) کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے ❁ اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں جائے گا ❁ اگر بتی سلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں لوبان یا اگر بتی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائے گا ❁ غسل کیا اور پانی کی خُنکی (یعنی

www.dawateislami.net

ٹھنڈک)اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا ❁ کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اِسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا ❁ دوا کوٹی اور حلق میں اِس کا مزا محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا ❁ کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا، البتّہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو تو کان میں (قَصْداً) پانی ڈالنے سے حلق کے نیچے چلا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا ❁ تھوک یا بلغم منہ میں آیا پھر اُسے نِگل گیا تو روزہ نہ گیا ❁ مکھی حَلْق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نگلی تو چلا گیا۔ (فیضان رمضان، ص135-136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان کے فضائل اور روزے سے متعلق تفصیلی اَحکام و مسائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور کتاب **فیضانِ رمضان** پڑھ لیجئے! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

بیان:3 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کسی مقام پر تشریف فرما تھے، آپ سے کچھ دُور چند کافِر بیٹھے ہوئے تھے، ایک فقیر اِن کافروں کے پاس آیا اور کچھ مانگا، اِن کافروں کو شرارت سُوجھی، انہوں نے حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرف اشارہ کرکے فقیر کو کہا: اُن کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں ضرور کچھ دیں گے۔ فقیر کو تو مالی امداد چاہئے تھی، چنانچہ وہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یہ سب دیکھ رہے تھے، چنانچہ **آپ نے 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا** اور اس فقیر کی ہتھیلی پر پُھونک مار کر فرمایا: مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے تمہیں بھیجا ہے، اُن کے سامنے جا کر کھول دینا۔ (کافِر یہ منظر دیکھ کر ہنس رہے تھے کہ خالی پُھونک مار دینے سے کیا ہوتا ہے...!) وہ فقیر مُٹھی بند کیے ہوئے ان کافروں کے پاس پہنچا اور ان کے سامنے آکر مُٹھی کھول دی اب کیا تھا، وہی کافِر جو بطورِ مذاق ہنس رہے تھے، یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خالی مُٹھی جس پر حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے درودِ پاک پڑھ کر پھونک ماری تھی، اس میں ایک دِینار (سونے کا سکہ) موجود ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب، ص50)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو راضی کرنے کا طریقہ

حضرت علّامہ محبُ الدِّیْن طَبری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روایَت ذِکْر کرتے ہیں، جس کا مضمون یُوں ہے کہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا، ایک روز آپ بازار تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک خاتون کھڑی رو رہی ہے، مولائے کائنات، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا: میں لونڈی ہوں، میں نے فلاں دُکان والے سے چند درہم کی کھجوریں خریدی تھیں مگر میرے مالِک کو وہ کھجوریں پسند نہیں آئیں اور اس نے واپَس لوٹا دیں، اب دُکان والا کھجوریں واپس نہیں لے رہا، اسی لئے میں پریشان ہوں۔ حضرت علی المرتضی

www.dawateislami.net

شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کھجوریں بیچنے والے سے اس خاتُون کی سِفارش کی اور فرمایا: کھجوریں واپس کر لو اور اس بیچاری کے دِرہم لوٹا دو، یہ تو کنیز ہے، اپنی مرضی نہیں کرسکتی۔ حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بڑے عاجزی والے تھے، جیسے آج کل ہوتا ہے کہ بادشاہ کہیں جاتے ہیں تو پورے پروٹوکول کے ساتھ جاتے ہیں، سیکیورٹی گارڈز ساتھ ہوتے ہیں، حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ ایسی سیکورٹی نہیں تھی، آپ عام لوگوں کی طرح ہی بازار میں تشریف لائے تھے، چنانچہ کھجوریں بیچنے والے نے آپ کو پہچانا نہیں، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب خاتُون کی سفارش کی تو دُکان والے نے مَعَاذ اللہ! حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دَھکا دے دیا۔ لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دُکان والے سے کہا: کیا تم جانتے ہو جنہیں تم نے دَھکا دیا ہے، یہ کون ہیں؟ بولا: نہیں، میں نہیں جانتا۔ لوگوں نے بتایا: یہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں۔ اب تو وہ شخص گھبرا گیا اور اس نے جلدی جلدی اس خاتون سے کھجوریں واپس لیں، اس کے درہم اسے واپَس لوٹائے اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عاجزی سے عرض کیا: عالِی جاہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں۔ مولائے کائنات، حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: اگر میری رضا چاہتے ہو تو لوگوں کے حقوق پُورے پُورے ادا کیا کرو...!! (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، جزء:2، ص621، حدیث:1062)

یاعلیؑ المرتضیٰ، مولیٰ علی مشکل کُشا آپ ہیں شیرِ خُدا مولیٰ علی مشکل کُشا
صاحِبِ لطف و عطا مولیٰ علی مشکل کُشا ہیں شہیدِ باوَفا مولیٰ علی مشکل کُشا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس سبق آموز واقعے میں ہمارے لئے سیکھنے کے بہت

www.dawateislami.net

سے مدنی پھول ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھئے کہ حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کیسی عاجزی والے تھے، آپ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن ہیں، مسلمانوں کے خلیفہ ہیں، اس کے باوجود عام لوگوں کی طرح بغیر کسی پروٹوکول کے بازار میں تشریف لے جاتے تھے، پھر اس بات پر بھی غور کیجئے کہ اس شخص نے لاعلمی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو مَعَاذَ اللّٰہ! دَھکا دیا، یہ بے ادبی والا رویّہ تھا اس پر بھی آپ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی۔

مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عاجزی وانکساری

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اللہ پاک ہمیں بھی تَواضُع وعاجزی کی دولت نصیب فرمائے۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے متعلق روایات میں ہے کہ آپ اپنے دورِ خِلافت میں امیرُ المؤمنین ہونے کے باوُجُود بازار تشریف لے جاتے، وہاں کسی کی کوئی چیز گِر جاتی تو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر دیتے، کوئی شخص راستہ بھول جاتا تو اس کو راستہ بتاتے، کوئی وزنی سامان اُٹھا رہا ہوتا تو سامان اُٹھانے میں اس کی مدد کیا کرتے تھے۔(ریاض النضرۃ، ص187، رقم:1652)

کاش! ہم بھی عاجزی اِختیار کریں، کاش! مولائے کائنات، مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا صدقہ ہمیں بھی عاجزی وانکساری کی دولت نصیب ہو جائے۔

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یارَبّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

لوگوں کے حقوق پُورے کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دوسرا مدنی پھول جو اس واقعے سے ہمیں سیکھنے کو ملا وہ یہ کہ حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کھجوریں بیچنے والے کو فرمایا: تم مجھے راضی کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے حقوق پورے کیا کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے حقوق پُورے کرنا بڑی فضیلت اور اہمیت والا

www.dawateislami.net

کام ہے، ہم سب کو چاہئے کہ بندوں کے حُقُوق پُورے کیا کریں۔ والدین کے بھی حُقُوق ہیں، بہن بھائی کے بھی حقوق ہیں، اسلام نے پڑوسیوں کے بھی حقوق رکھے ہیں، دوست احباب کے بھی حقوق رکھے ہیں، اَہْلِ محلہ کے بھی حقوق ہیں، ان سب کے حقوق پُورے کرنے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارُف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں، آپ 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو مکۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے، 10 سال کی عمر مبارک میں اسلام قبول کیا،[1] آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدر جبکہ والد نے آپ کا نام علی رکھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے آپ کو اَسَدُ اللہ کے لقب سے نوازا، اَسَدُ اللہ کا معنیٰ ہے: شیرِ خُدا یعنی اللہ پاک کا شیر۔[2]

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے 21 رمضان المبارک کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (کراماتِ شیرِ خدا، ص13 ملخصًا)

آیئے! مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان و عظمت میں چند احادیثِ کریمہ سُننے کی سَعَادت حاصِل کرتی ہیں:

جس کا میں مولیٰ، اس کے علی مولیٰ!

حَجَّۃُ الْوَداع کا موقع تھا (ہمارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے ظاہری زندگی مبارک میں جو آخری حج کیا، اس کو حَجَّۃُ الْوَداع کہا جاتا ہے) اس موقع پر پیارے آقا، نُورِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم حج کی ادائیگی کے بعد مدینۂ منوّرہ تشریف لا رہے تھے،

1 ... کراماتِ شیر خدا، ص12 ملخصًا
2 ... مرآۃ المناجیح، 8/412 ملخصًا

www.dawateislami.net

راستے میں ایک مقام آتا ہے جسے **غدیرِ خُم** کہا جاتا ہے۔ حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: غدیرِ خُم کے مقام پر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم نے قیام فرمایا، ایک درخت کے سائے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم کے لئے جگہ صاف کی گئی، یہاں آپ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی، نماز کے بعد اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مخاطب کر کے فرمایا: (اے میرے صحابہ!) کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: بَلٰی یعنی کیوں نہیں (یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم! یقیناً آپ ہم سے زیادہ ہماری جانوں کے مالک ہیں) اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم نے دوبارہ فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر مسلمان کا اس کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے پھر عرض کیا: بَلٰی کیوں نہیں (یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم! آپ ہم میں سے ہر ایک کے اس کی جان سے زیادہ مالک ہیں) اب مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ و سَلَّم نے پیارے صحابی، حسنینِ کریمین کے والدِ محترم حضرت مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا اور فرمایا: **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ** جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی مولیٰ ہیں۔ پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ پاک! جو علی سے محبت کرے، تُو اس سے محبت فرما اور جو علی سے دشمنی رکھے تُو اس سے دُشمنی فرما۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، جزء:2، ص596، حدیث:1016)

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ، اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مصطفےٰ، مولیٰ علی مشکل کُشا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! اس حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ وسَلَّم

www.dawateislami.net

نے صاف صاف فرمادیا کہ حضرت علیُ المرتضیٰ ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں وَلِی (یعنی مولیٰ) کا معنیٰ خلیفہ نہیں بلکہ اس کا معنیٰ ہے: دوست یا مددگار۔ یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے مبارک فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس جس کا میں محبوب اور مددگار ہوں، اس اس کے علی بھی دوست، محبوب اور مددگار ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 8/417)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہیں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یَا عَلِی مدد کہنا بالکل جائز ہے کیونکہ ہمارے آقا، نورِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے مولیٰ (یعنی محبوب و مددگار) ہیں، لہٰذا حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی قیامت تک آنے والے ہر ہر مسلمان کے محبوب و مددگار ہوئے، جب وہ ہمارے مددگار ہیں تو ان سے مدد مانگنا کیوں ناجائز ہو سکتا ہے؟ لہٰذا کوئی مشکل آئے، پریشانی آئے، دُکھ، دَرْد، غم مصیبت آئے تو یَا عَلِی مدد پکاریئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مولیٰ علی مُشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عنہ ضرور کرم فرمائیں گے اور بگڑی بھی بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

کیوں نہ مشکل کشا کہوں تم کو! تم نے بگڑی مری بنائی ہے

نادِ علی کی برکتیں

شاہ محمد غوث گوالیاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب ہے: جواہرِ خمسہ۔ اس کتاب میں وَظائف لکھے ہیں، بہت مشہور کتاب ہے، بڑے بڑے عُلَمائے کرام، اولیائے کرام یہاں تک کہ پاک و ہند کے بہت بڑے مُحَدِّث شاہ وَلِیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس میں لکھے ہوئے وَظائف کی اجازتیں دی ہیں، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اس کتاب کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کتاب میں نادِ عَلِی پڑھنے کی بھی ترغیب

www.dawateislami.net

موجود ہے۔ نادِ علی یہ ہے: نَادِ عَلِیًّا مَّظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ ترجمہ: حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ کو پُکار جو عجائب کے مظہر ہیں، انہیں تمام مصیبتوں میں اپنا مددگار پائے گا، ہر رنج وغم دُور ہو جائے گا، آپ کی وِلایت سے یَا عَلِی! یَا عَلِی! یَا عَلِی! (جواہرِ خمسہ مُترجَم، ص282)

عُلَما نے لکھا ہے: جسے کوئی مشکل آئے، پریشانی ہو، بیماری آجائے، رنج و غم ستائیں، کوئی بڑا مقصد ہو، وہ نادِ علی پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے پریشانیاں، رنج و غم دُور ہوں گے، مشکلات حل ہوں گی اور مقاصِد میں کامیابی ملے گی۔

خیال رہے! نادِ علی پڑھتے وقت بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ کی جگہ بِنُبُوَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللہ پڑھنا چاہئے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر ندا کرنا (یعنی پُکارنا) حرام ہے۔ علما نے فرمایا: اگر حدیثِ پاک میں سکھائی گئی کسی دُعا میں بھی یَا مُحَمَّد ہو تو اس کی جگہ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/157-158 ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت علی کو دیکھنا عبادت ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (مستدرک، 4/118، حدیث:4737) عُلَما فرماتے ہیں: یہ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی خصوصی فضیلت ہے۔ (مستدرک، 4/118، حدیث:4737)

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کا عمل مبارک

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ

www.dawateislami.net

آپ حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو ٹِکٹِکی باندھ کر دیکھا کرتے تھے۔ ایک دِن آپ کی شہزادی اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے عرض کیا: اَبُّو جان! میں نے دیکھا ہے کہ آپ جب حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھتے ہیں تو دیکھتے ہی چلے جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بیٹی! میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کو فرماتے سُنا ہے کہ بے شک علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ (المجالسۃ، جزء السادس والعشرون، 3/269، رقم:3596)

علی کی محبت ایمان کی علامت ہے

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اُس ذات کی قسم! جو دانے کو پھاڑتی (یعنی دانے سے درخت نکالتی) ہے، اُس ذات کی قسم! جس نے رُوح کو پیدا کیا، بے شک رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا مجھ سے وعدہ ہے کہ مجھ سے محبت نہیں رکھے گا مگر مؤمن اور مجھ سے بُغض (یعنی دِل میں دُشمنی) نہیں رکھے گا مگر مُنافق۔ (مسلم، ص50، حدیث:78)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بُغض مَعاذَ اللہ! منافقت کی نشانی ہے۔ علّامہ اِبنِ حجر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے ہاں یہ طریقہ تھا کہ کسی کے ایمان یا منافقت کو جانچنا ہوتا تو بُغضِ علی سے جانچتے تھے، جس کو دیکھتے کہ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے بُغض رکھتا ہے، جان لیتے کہ یہ منافق ہے۔ (الصواعق المحرقۃ، ص154)

اللہ پاک ہمیں بھی مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سچّی پکّی محبت نصیب فرمائے، ہمارے

www.dawateislami.net

دِلوں کو محبّتِ علی کا خزینہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صِرْف سچّی محبت ہی اَصْل محبت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں ایک بات ضرور ذہن میں رکھنے کی ہے، وہ یہ کہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ کی ہر قسم کی محبت نجات دِلانے والی نہیں ہے، محبّتِ علی کے بعض انداز وہ بھی ہیں جو نجات کے بجائے ہلاک کرنے والے ہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے اور اس حدیثِ پاک کے راوِی بھی خُود مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ ہی ہیں، فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے مجھے بُلا کر فرمایا: اے علی! تم میں (اللہ پاک کے نبی حضرت) عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی مثال ہے (وہ یُوں کہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے یہود نے بغض رکھا، یہاں تک کہ اُن کی اَمّی جان (حضرت مریَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا) پر تہمت لگائی اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے نصاریٰ نے محبت کی تو انہیں اُس درجے میں پہنچادیا جو اُن کا نہ تھا۔

یہ حدیثِ پاک بیان کرنے کے بعد شیرِ خُدا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: لوگو! سُن لو...! میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے: ① میری محبت میں اِفْراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے، مجھے اُن صفات میں بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور ② مجھ سے بُغض رکھنے والوں کا بُغض انہیں اُبھارے گا کہ مجھ پر بہتان لگائیں۔ (مستدرک، 4/91، حدیث:4680)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: محبّتِ علی (رَضِیَ اللہُ عنہ) اَصْلِ ایمان ہے۔ ہاں! محبّت میں ناجائز اِفْراط (یعنی حد سے بڑھنا) بُرا ہے مگر عداوتِ علی رَضِیَ اللہُ عنہ اَصْل ہی سے حرام بلکہ کبھی کفر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 8/424)

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی وہ محبت کہ محبت کرنے والا شریعت کی حَدیں توڑ دے، یہ محبت نجات دلانے والی نہیں، نہ ہی یہ محبت ایمان کی علامت ہے بلکہ یہ تو ہلاکت میں ڈالنے والی محبت ہے۔ ہاں! حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی وہ محبت کہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کی جائے، یہ سچّی محبت ہے، یہی محبت نجات دلانے والی بھی ہے اور یہی وہ محبتِ علی ہے جسے ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

اب ذِہن میں سُوال اُبھرتا ہے کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سچّی محبت کون سی ہے؟ اس کی پہچان کیا ہے؟ اس تعلق سے عُلَمائے کرام نے محبّتِ علی کے چند تقاضے اور علامات لکھی ہیں، ان میں سے 2 یہ ہیں:

(1) محبّتِ علی کا پہلا تقاضا

محبَّتِ علی کا پہلا تقاضا یا پہلی عَلامت یہ ہے کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبّت کے ساتھ ساتھ آپ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی محبت بھی دِل میں موجود ہو، جو بندہ محبّتِ علی کا دعویٰ بھی کرے اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کو بُرا بھلا بھی کہے، ایسا بندہ حضرت علی سے سچّی محبّت کرنے والا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے! حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ خُود فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے بعد سب سے بہتر اَبُو بَکْر و عُمر ہیں، پھر فرمایا: لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَ بُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ یعنی میری محبت اور ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کا بُغض کسی مؤمن کے دِل میں جمع نہیں ہو سکتا۔ (معجم اوسط، 3/79، حدیث:3920)

معلوم ہوا جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی محبّت کا دعویٰ تو کرے مگر

www.dawateislami.net

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہما کو بُرا بھلا کہے، اس کی محبّت سچی نہیں بلکہ یہ دعوٰئے محبت میں جھوٹا ہے۔

کبھی بھی پیاس نہ لگنے کا انوکھا راز

حضرت ابو محمد عبدُ اللّٰہ مُھْتَدِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حج کی سعادت حاصِل کی۔ حرم شریف میں ایک شخص کے بارے میں سنا کہ یہ پانی نہیں پیتا! مجھے بڑا تعجب ہوا، میں نے اُس سے مل کر اِس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: میں حِلّہ کا باشندہ ہوں، ایک رات میں نے خواب میں قِیامت کا ہولناک منظر دیکھا اور شدّتِ پیاس سے خود کو بے تاب پایا اور کسی طرح حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے حوض مبارک پر پہنچ گیا، وہاں حضرتِ ابو بکر صدّیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم، حضرتِ عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہُم موجود تھے اور لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوا کیوں کہ مجھے ان پر بڑا ناز تھا، میں ان سے بَہُت مَحَبَّت کرتا تھا اور تینوں خُلَفا سے انہیں افضل جانتا تھا، مگر یہ کیا! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مجھ سے چہرۂ مبارک ہی پھیر لیا! چونکہ پیاس بَہُت زیادہ لگی تھی میں باری باری اُن تینوں خُلَفا کے پاس بھی گیا، ہر ایک نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ اتنے میں میری نظر اللّٰہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم پر پڑی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی بارگاہِ انور میں حاضِر ہو کر میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم! مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے مجھے پانی نہیں پلایا بلکہ اپنا منہ ہی پھیر لیا۔ ارشاد ہوا: وہ تمہیں پانی کیسے پلائیں! تم تو میرے صَحابہ سے بُغْض رکھتے ہو! یہ سن کر مجھے اپنے عقیدے کے غَلَط ہونے کا یقین ہو گیا اور میں نے بہت شرمندگی کے ساتھ حُضُور خاتَمُ النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے

www.dawateislami.net

ہاتھ مبارک پر سچّی توبہ کی، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے مجھے ایک پیالہ عنایت فرمایا جو میں نے پی لیا، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! جب سے دستِ مصطفٰے سے پیالہ پیا ہے، مجھے بِالکل پیاس نہیں لگتی۔ اِس خواب کے بعد میں نے اپنے اہل و عِیال کو توبہ کی تلقین کی ان میں سے جنہوں نے توبہ کر کے مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت قَبول کیا میں نے اُن سے تعلُّقات قائم رکھے، باقیوں سے توڑ دیئے۔ (مصباح الظلام، ص74 ملخصًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس روایت سے پتا چلتا ہے کہ سچے مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان کی عظمت و شان کا دل سے اعتراف کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص بعض صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان سے مَحبّت اور بعض سے بُغض رکھتا ہے تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ اللہ پاک ہمیں تمام صَحابۂ کِرام و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضْوَان سے سچی مَحبّت و عقیدت عنایت فرمائے۔ اس پر استِقامت بخشے اور اسی اُلفت و اِرادَت کی حالت میں زیرِ گنبدِ خضرا میں شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی شہزادی سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا پڑوس عنایت فرمائے۔ اٰمِیْن

(2): محبتِ علی کا دوسرا تقاضا

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضٰی شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سچّی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اَعْمال میں اِن سرکار کی پیروی کرے، ان کی مُخالفت نہ کرے۔ (مرآۃ المناجیح، 8/414)

مطلب یہ ہے کہ جو بندہ جس سے محبّت کرتا ہے اس کی ادائیں بھی اپناتا ہے لہٰذا جو حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے محبت کرتا ہے وہ محض خالی دعویٰ ہی نہ کرے سیرت میں کردار میں گفتار میں حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی پیروی بھی اختیار کرے۔ مثلاً

www.dawateislami.net

✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بے مثال عالِمِ دِین تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم عِلْمِ دین سیکھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شوّال المکرم میں جامعۃ المدینہ کے داخلے شروع ہو رہے ہیں، جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیں، عالمہ کورس کریں، عالمہ بنیں، اس کے عِلاوہ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے مختلف شارٹ کورسز (Short courses) کروائے جاتے ہیں فرض عُلوم کورس ہے، فیضانِ نماز کورس ہے، اِصْلاحِ اَعْمال کورس ہے، فیضان آن لائن اکیڈمی میں بہت سارے کورس آن لائن بھی کروائے جاتے ہیں، ان میں داخِلہ لے لیں، مدنی چینل کے ذریعے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کریں، ہفتہ وار رسالہ پڑھیں، تفسیر صراط الجنان پڑھیں، فیضانِ سُنَّت، فیضانِ نماز وغیرہ کتابیں خریدیں، پڑھیں، دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے Islamic Book Library کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بنائی ہے، اس میں مکتبۃ المدینہ کی تقریباً تمام کتابیں موجود ہیں، اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیں، مفت میں کتابیں ڈاؤن لوڈ (Download) کریں، پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت سارا عِلْمِ دین سیکھنے کو ملے گا۔

✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حمایتِ دِین کے معاملے میں مضبوط ارادہ رکھنے والے تھے، لہٰذا محبّتِ علی کا دَم بھرنے والیوں کو بھی چاہئے کہ دِین کی خُوب خدمت کریں، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیں، بُرائی سے منع کریں، خِدْمتِ دِین کے لئے ہمیشہ حوصلے بلند رکھیں اور بڑھ چڑھ کر دِینِ اسلام کی خدمت کرتی رہیں۔

✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حکمت بھری گفتگو فرمایا کرتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ فضول باتوں سے بچیں، اچھا سوچیں اور اچھا ہی بولیں ✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ رات کے اندھیرے میں عِبادت کرنے کو پسند فرماتے تھے، ہمیں بھی چاہئے

www.dawateislami.net

کہ اللہ پاک کی خُوب عبادت کریں، فرائض بھی پُورے کریں، واجبات بھی پُورے کریں اور اس کے ساتھ ساتھ رات کو تنہائی میں بھی خُوب عِبَادت کا لطف اُٹھائیں ✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ خوفِ خُدا سے رونے والے تھے، ہم بھی خوفِ خُدا اپنائیں، کبھی جہنّم کا تَصَوُّر باندھیں، کبھی عذابات کا ذِکْر پڑھیں، کبھی قبر کی تنہائی کا سوچیں، فِکْرِ آخرت کریں اور خوفِ خُدا سے آنسو بہائیں ✲ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ✲ سلام میں پہل فرماتے ✲ پرہیز گاروں کا احترام کرتے ✲ غریبوں مسکینوں سے محبت فرماتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لیں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیک بننے کا بہترین نسخہ یعنی **نیک اَعْمال** کا رسالہ عطا فرمایا ہے، زہے نصیب! یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرلیں، اگر چاہیں تو نیک اَعْمال (Naik Amaal) نامی موبائل ایپلی کیشن انسٹال کرلیں اور اس کے مطابق اپنے اَعْمال کا جائزہ لینے کی عادت بنالیں۔

حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے یہ اعلیٰ اَوْصاف اپنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کی محبت بھی نصیب ہوگی، اس میں اِضافہ بھی ہوگا اور یہ محبّت اللہ پاک کے فضل و کرم سے نجات کا ذریعہ بھی بن ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا جاری وساری ہے۔ اِس مبارَک مہینے کی سَترہ(17) تاریخ کو اُمُّ الْمُؤمنین، زَوْجۂ رسولِ کریم، حَبِیْبَۂ حَبیبِ خدا حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ، عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرَہ، مُحَدِّثَہ، فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ،

www.dawateislami.net

عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا یَومِ وِصال ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام عائشہ، کُنْیَت اُمِّ عبدُاللہ، والِدہ کا نام "اُمِّ رُومان" اور والد امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔[1]

17 رَمَضانُ المبارَک 57 یا 58 ھِجْری میں مدینے پاک میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی وصِیّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کرنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کرنے کے چند مَدَنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[3] (2) فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[4] ☆ قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سُنّت ہے۔[5] ☆ مُستَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر

1 ... مدارج النبوت، 2/468 ملخصا
2 ... شرح الزرقانی، 4/392
3 ... مسلم، ص314، حدیث:1874
4 ... شعب الایمان، 2/354، حدیث:2022
5 ... احیاء العلوم، 1/843

www.dawateislami.net

تلاوت کرے۔[1] ☆تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُستَحَب ہے اور سورت کی اِبتداء میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سُنّت ہے ورنہ مُستَحَب ہے۔[2] ☆قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[3] ☆قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور زبانی (بغیر دیکھے) پڑھنے پر ایک ہزار (1000)۔[4] ☆قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُستَحَب ہے۔[5] ☆تین (3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین (3) دن یا سات (7) دن یا چالیس (40) دن میں قرآن کریم ختم کرے تاکہ معانی و مطالب کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[6] ☆ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[7] ☆تلاوت کے لئے سب سے افضل وَقْت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس (10) ایّام اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس (10) دن ہیں۔[8]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہار شریعت، 1/550، حصہ:3
2 . . . بہار شریعت، 1/550، حصہ:3
3 . . . بہار شریعت، 1/550، حصہ:3
4 . . . کنز العمال، جز1، 1/260، حدیث:2301 ملخصًا
5 . . . فیضانِ ریاض الصالحین، 4/587
6 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص238
7 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص238
8 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص239

www.dawateislami.net

بیان:4 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام 10،10 بار دُرُود شریف پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد،10/120، حدیث:17022)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ مرے حضور کے لَب پر اَنَا لَهَا ہوگا

وضاحت: قیامت کے دن جب لوگ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خِدمت میں شَفاعت کا سوال لے کر حاضِر ہوں گے تو سارے نبی فرمائیں گے: اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یعنی میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! لیکن جب لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوں گے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَهَا، اَنَا لَهَا اس کام (یعنی شفاعت) کے لئے میں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر،6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے

www.dawateislami.net

باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔اِن شاءَ اللہُ الکریم

نوٹ:نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

اَلْوداع اَلْوداع ماہِ رمضان...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کچھ ہی دِن پہلے کی بات ہے کہ رمضان المبارک کی آمد کا انتظار کیا جارہا تھا کہ رمضان المبارک آنے والا ہے ✲ رمضان المبارک کی تیاری کی جارہی تھی ✲ اپنا وقت نیکیوں میں گزارنے والی خوش نصیب اسلامی بہنیں اپنا شیڈول بنارہی تھیں کہ رمضان المبارک کیسے گزارنا ہے؟اس کے لئے پیشگی اَہداف بنائے جارہے تھے ✲ عاشقانِ رمضان کے دِل بے تاب تھے ✲ پھر اللہ پاک کے کرم سے، اس کے فضل سے ایک دِن آیا ✲ رُوح کو مہکانے والی ایک آواز کانوں میں پڑی: مبارک ہو...!!ماہِ رمضان کا چاند نظر آگیا ہے ✲ یہ اِعلان سُنتے ہی دِل خوشی سے مچل گئے ✲ مسجدوں میں بہار آگئی ✲ تِلاوت کے شوقین تِلاوتِ قرآن میں مَصْرُوف ہوئے ✲ سحر و افطار کی رونقیں لگنے لگیں ✲ دیکھتے ہی دیکھتے عشرۂ رحمت اپنی برکتیں لُٹاتا ہوا تشریف لے گیا ✲ پھر عشرۂ مغفرت شروع ہوا ✲ خوش نصیبوں کو رَبِّ رحمٰن و رحیم کی بارگاہ سے بخشش کی خیرات ملی ✲ رمضان المبارک کے قدر دانوں نے عشرۂ مغفرت کی برکات حاصِل کیں ✲ پھر جلد ہی عشرۂ مغفرت بھی رُخصت ہوا ✲ اس کے ساتھ ہی جہنّم سے آزادی کا عشرہ آگیا ✲ اعتکاف کی رونقیں لگ گئیں ✲ آہ! اب ماہِ رمضان کا یہ آخری عشرہ بھی اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے، آہ! صد آہ! عنقریب، بس

www.dawateislami.net

چند ہی دِن بعد ماہِ رمضان ہم سے رُخصت ہو جائے گا۔

جمعۃ الوداع کے بیان میں جان دیدی

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ماہِ رَمَضان کے جُمُعَۃُ الوَداع کے روز حضرتِ منصور بن عَمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں حاضر ہوا۔ آپ رَمضان شریف کے روزوں کی فضیلت، راتوں کی عبادت اور خلوص کے ساتھ عبادت کرنے والوں کے لئے جو اَجْر تیار کیا گیا ہے اُس کے متعلق بیان فرمارہے تھے، یوں لگ رہا تھا گویا آپ کے بیان کے اثر سے ٹھوس پتھروں سے آگ ظاہر ہو رہی ہے لیکن آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں نہ کسی نے حرکت کی، نہ ہی کسی نے اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا، جب آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے محفل کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! کیا اپنے عیبوں سے آگاہ ہو کر کوئی رونے والا نہیں؟ ✲ کیا یہ توبہ و استغفار کا مہینا نہیں؟ ✲ کیا یہ عَفْو و مَغْفِرت (یعنی معافی ملنے اور بخشے جانے) کا مہینا نہیں؟ ✲ کیا اس ماہِ مبارَک میں جنّت کے دروازے نہیں کھولے جاتے؟ ✲ کیا اس مہینے میں جہنّم کے دروازے بند نہیں کئے جاتے؟ ✲ کیا اِس مہینے میں شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا؟ ✲ کیا اِس ماہِ صیام میں انعام و اکرام کی بارِشیں نہیں ہوتیں؟ ✲ کیا اس بابرکت ماہ میں اللہ پاک تجلّی نہیں فرماتا؟ ✲ کیا اس ماہِ مبارَک میں ہر رات بوقتِ اِفطار 10 لاکھ گنہگار جہنّم سے آزاد نہیں کئے جاتے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اس ثوابِ عظیم سے خود کو محروم رکھتے ہو اور لباسِ مخالفت میں اِتراتے ہو (مطلب یہ کہ عمل نہیں کرتے اور گناہوں میں مصروف رہتے ہو)۔ ارشادِ ربّانی ہے:

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں۔ (پ27، الطُّور:15)

www.dawateislami.net

(اس کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:) سب خدائے غفّار کے دربار میں حاضر ہو کر توبہ واِستِغفار کرو! آپ کے یہ اَثَر انگیز ارشادات سُن کر تمام حاضرین بلند آواز سے گریہ وزاری کرنے اور رونے لگے، اِتنے میں ایک نوجوان روتا ہوا کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا: یاسیِّدی!(یعنی اے میرے آقا!) ارشاد فرمایئے! کیا میرے روزے مقبول ہیں؟ کیا میرا (رمضان کی) راتوں میں عبادت کرنا قبولیت پانے والے عبادت گزاروں کے ساتھ لکھا جائے گا؟ حالانکہ مجھ سے بہت سارے گناہ ہوئے ہیں، میں نے تو اپنی ساری عمر نافرمانیوں میں برباد کر دی ہے، آہ! میں عذاب کے دن سے غافل رہا، حضرت منصور بن عمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ اُس نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے:

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ (پ16، طٰہٰ:82)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی۔

پھر حضرت منصور بن عمّار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قاری کو یہ آیت پڑھنے کا حکم دیا:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (پ25، الشُّوریٰ:25)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

اُس نوجوان نے یہ آیتِ کریمہ سُن کر ایک زوردار چیخ ماری اور کہا: میری خوش نصیبی ہے کہ اللہ پاک کا اِحسان مجھ تک پہنچتا رہا لیکن اِس کے باوجود میں نافرمانیوں میں اضافہ کرتا رہا اور غلط راستے سے نہ لوٹا۔ کیا گزرے ہوئے وقت کی جگہ کوئی اور وقت ہو گا کہ جس میں اللہ پاک درگزر فرمائے گا؟ پھر اُس نے دوبارہ چیخ ماری اور اس کی رُوح خاکی جسم سے جُدا ہو گئی (یعنی وہ نوجوان وفات پا گیا)۔

www.dawateislami.net

علّامہ شعیب حَرِیْفَیش رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ رِقّت انگیز حکایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ماہِ رمضان کی جُدائی پر کیوں نہ رویا جائے..!! عَفو و مغفرت کا یہ مبارک مہینا رُخصت ہو رہا ہے، اس پر کیوں نہ افسوس کیا جائے! اِس مہینے کی جُدائی پر کیوں نہ غم کیا جائے کہ اس میں گنہگاروں کو جہنّم سے آزادی نصیب ہوتی ہے۔ (الروض الفائق، ص45)

کر رہے ہیں تجھ کو رو رو کر مسلماں اَلْوداع آہ! اب تُو چند گھڑیوں کا فقط مہمان ہے
واسطہ رمضان کا یارب! ہمیں تُو بخش دے نیکیوں کا اپنے پلّے کچھ نہیں سامان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان کے باقی لمحات کو غنیمت جانیے...!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک ہمیں بھی ماہِ رمضان کی محبّت اور اس کا غم نصیب فرمائے۔ رمضان المبارک کے ابھی چند دِن باقی ہیں، آہ! یہ مبارک گھڑیاں جلد ہی ختم ہو جائیں گی، ماہِ رمضان ہمیں داغِ مُفارقت (یعنی جُدائی کا غم) دے کر رُخصت ہو جائے گا، اس لئے ان مبارک لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے خوب تَوبہ واستغفار کر لیں، جتنی زیادہ ہو سکے نیکیاں کر لیں کہ زندگی میں دوبارہ ماہِ رمضان نصیب ہو گا یا نہیں، اس کی ہمارے پاس کوئی گارنٹی نہیں ہے۔

الٰہی رہ گئے رمضاں کے آخری روزے رہائی نارِ جہنّم سے ہو عطا یارَبّ!
اِلٰہی رہ گئیں رمضاں کی آخری گھڑیاں کرم سے بخش بھی دے ہم کو یاخُدا، یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شکر گزار پتھر

امام ابو القاسم قُشَیْری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کہیں سے گزر رہے تھے، آپ نے راستے میں ایک چھوٹا سا پتھر دیکھا، اس میں سے مسلسل پانی

www.dawateislami.net

نکل رہا تھا، بڑے پہاڑ میں سے چشمہ جاری ہونا معمول کی بات ہے مگر چھوٹے سے پتھر سے پانی نکلنا اور مسلسل نکلتے رہنا یہ حیرانی کی بات ہے، اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو پتھر سے پانی نکلتا دیکھ کر تعجب ہوا تو اللہ پاک نے اس پتھر کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی، پتھر نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جہنّم کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اُس وقت سے میں خوفِ خُدا کے سبب رو رہا ہوں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام جو پانی مجھ سے نکلتا دیکھ رہے ہیں، یہ پانی نہیں بلکہ میرے آنسو ہیں جو خوفِ خُدا کے سبب بہہ رہے ہیں۔ پتھر کی یہ درد بھری بات سُن کر اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو رحم آیا، آپ نے ہاتھ اُٹھائے، اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: یا اللہ پاک! اس پتھر کو جہنّم کی آگ سے محفوظ فرمادے۔ اللہ پاک نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور فوراً ہی وحی بھیجی کہ ہم نے اس پتھر کو جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا۔ اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے پتھر کو یہ خوشخبری سُنائی اور آگے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو دیکھا، پتھر سے ابھی بھی پانی بہہ رہا ہے، اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تجھے جہنّم سے آزادی کی خوشخبری مِل چکی، اب کیا معاملہ ہے؟ اب کیوں روتے ہو؟ پتھر نے عرض کیا: ذٰلِكَ كَانَ بُكَاءَ الْخَوْفِ وَهٰذَا بُكَاءُ الشُّكْرِ یعنی پہلے خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہہ رہے تھے، اب شکرانے کے آنسو بہا رہا ہوں۔ (رسالہ قشیریہ، ص213)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہمیں بھی رمضان کریم نصیب ہوا، اگرچہ ہم میں سے کوئی بھی حتمی اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی کہ میری مغفرت ہو گئی ہے، البتہ ہمیں مغفرت کا بہت بڑا ذریعہ نصیب ہوا ✲ ماہِ رمضان کی ہر ہر گھڑی برکت والی ہے ✲ رمضان المبارک میں روزانہ افطار کے وقت 10 لاکھ ایسے گنہگاروں کی

www.dawateislami.net

بخشش ہوتی ہے، جن پر جہنّم واجب ہو چکا ہو ❁ اور جمعہ کے دِن تو ہر ہر گھڑی میں 10،10 لاکھ افراد کو بخش دیا جاتا ہے۔ کاش! ہمارا بھی ان بخشے ہوؤں میں شُمار ہو جائے۔

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رَحمت کی بَرکھا یااللہ مری جھولی بھر دے

خیر! اللہ پاک نے ہمیں بخشش و مغفرت کا ایسا ذریعہ عطا فرمایا، ہم پر لازم ہے کہ زبان سے بھی اس کا شکر ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ عملی طور پر بھی شکر کی ادائیگی کے لئے گُناہوں سے بچیں، ماہِ رمضان اب چند دِن کا مہمان ہے، جلد ہی رخصت ہو جائے گا، اَصْل **شکرِ رمضان** یہ ہے کہ ہم ماہِ رمضان کے بعد بھی ذوقِ رمضان برقرار رکھیں اور گُناہوں سے بچ کر نیکیوں بھری زندگی گزاریں، اے کاش! ماہِ رمضان کے صدقے میں سارا سال ہی ہمیں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کرنے کی سعادت ملتی رہے، ہماری کبھی بھی نماز قضا نہ ہو۔ تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق بھی باقی رہے، اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

شُکر کسے کہتے ہیں؟

امامُ الطَّائِفہ (یعنی اولیا کے امام) حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 7 سال تھی، آپ حضرت سری سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں رہا کرتے تھے، ایک روز حضرت سری سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما تھے، دیگر لوگ بھی حاضِر تھے، شُکر کے متعلق بات چل رہی تھی، حضرت سری سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: بیٹا! تم بتاؤ! شُکر کیا ہے؟ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: اَنْ لَّا تَعْصِیَ اللّٰہَ بِنِعْمَۃٍ یعنی نعمت کے بدلے میں اللہ پاک کی نافرمانی نہ کرنا، یہ شُکر ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص212)

www.dawateislami.net

معلوم ہوا اَصْل شُکر تو یہی ہے کہ انسان کو نعمت ملے تو گُناہوں میں مَصْرُوف ہونے کے بجائے، اللہ پاک کا فرمانبردار بنے۔ اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کی نعمتوں پر خوب خوب شُکر ادا کرنے، رمضان کے بعد بھی ذوقِ رمضان برقرار رکھنے اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

نیک لوگوں کی ایک دُعا

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں عقل مند اور نیک لوگوں کی ایک دُعا ذِکْر فرمائی ہے، چنانچہ پارہ 3، سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸

(پ3، آلِ عمران:8)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تُو ہے بڑا دینے والا۔

الحمد لِلّٰہ! ماہِ رمضان میں دِل ہدایت پاتے ہیں ✲ تلاوت کرنے والوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا ہے ✲ تراویح ✲ اعتکاف ✲ صدقہ ✲ خیرات ✲ مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ کئی طرح کی نیکیوں میں نسبتاً اِضافہ ہی ہوتا ہے، یقیناً یہ ہدایت ہی ہے، اب ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کریں اور وقتاً فوقتاً دِلجمعی کے ساتھ یہ دُعائیں کرتی ہی رہیں کہ یا اللہ پاک! ماہِ رمضان میں ہدایت کا نُور نصیب ہوا، نیکیوں کا جذبہ بڑھا، نمازوں کی توفیق ملی، اے ہمارے پیارے اللہ! ہم پر کرم فرما، جو خطائیں ہوئیں، جانے انجانے میں جو گُناہ ہوئے وہ معاف فرما اور ماہِ رمضان میں جو عبادتوں کا رُجحان بڑھا، اس میں مزید ترقی اور استقامت نصیب فرما۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کرتی رہیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کرم ہو گا،

www.dawateislami.net

نیکیوں پر استقامت بھی مِل ہی جائے گی۔

نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے ماہِ رمضان کے روزے فرض کیوں فرمائے؟ علمائے کرام نے اس کی بہت سی حکمتیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی برکت سے نفسِ اَمّارہ (یعنی گُناہوں پر اُبھارنے والے نفس) کی اِصلاح ہوتی اور تقویٰ کی دولت ملتی ہے۔

ہمارے دو بڑے دُشمن ہیں: (1) شیطان (2) نفسِ اَمّارہ۔ ماہِ رمضان میں شیطان کو تو قید کر دیا جاتا ہے، باقی رہا نَفْسِ اَمّارہ تو اس کا زور توڑنے کے لئے ہم روزہ رکھتی ہیں، بھوک لگتی ہے، پیاس لگتی ہے، اس کے باوُجُود ہم کھاتی پیتی نہیں ہیں، صبح سحری سے لے کر افطار تک نفسِ اَمّارہ کی خواہشات سے رُکی رہتی ہیں، اس سے نفسِ اَمّارہ کا زور ٹوٹتا ہے اور اس کی اِصلاح ہوتی ہے۔

معلوم ہوا رمضان المبارک کے مقاصِد میں سے ایک اہم مقصد نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح ہے، لہٰذا ذوقِ رمضان برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم رمضان کریم کے بعد بھی نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح پر توجہ دیں۔

نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح کا طریقہ

حضرت شیخ فرید الدِّین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفس کو قابُو میں کرنے کے لئے تین ہتھیاروں کی ضرورت ہے: (1) خنجرِ خاموشی (2) شمشیرِ جُوع (یعنی بھوک کی تلوار) (3) نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوم (یعنی تنہائی)۔ یہ تین ہتھیار ہوں تو نفسِ اَمّارہ کو قابو کر کے اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ (پندنامہ عطار، ص25)

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم باقی 11 مہینوں میں بھی ذوقِ رمضان برقرار رکھنا چاہتی ہیں تو یہ تین کام مستقل طور پر اپنالیں۔ نمبر1: خنجرِ خاموشی۔

خاموشی کے فضائل

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ اللہ پاک اور آخرت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھا بولے یا خاموش رہے۔[1]

حضرت اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابیِ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت فرمایئے! سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اپنی زبان پر قابُو رکھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں اپنی زبان پر بھی قابُو نہ رکھ پاؤں تو کس چیز پر قابُو رکھ سکوں گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھوں پر قابُو رکھ سکتے ہو؟ میں نے پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اپنے ہاتھ بھی قابُو میں نہ رکھ پاؤں تو کس چیز پر قابُو رکھ سکوں گا؟ اب مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بس پھر اپنی زبان سے ہمیشہ اچھی بات ہی کہو اور تمہارے ہاتھ بھلائی کے عِلاوہ کسی طرف نہ اُٹھیں۔[2]

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندے کا ایمان درست نہیں ہوتا، جب تک کہ اُس کا دِل درست نہ ہو اور بندے کا دِل درست نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو جائے۔ (مسند احمد، 5/432، حدیث:12897)

یارَبِّ! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں اللہ! زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

1... بخاری، 4/240، حدیث:6475 ملتقطاً
2... معجم کبیر، 1/218، حدیث:816

www.dawateislami.net

زبان زہریلے سانپ کی طرح ہے

کُل تقریباً 18 ہزار عالَم (یعنی جہان) ہیں، خواب بھی ایک جہان ہے، جسے عالَمِ رُؤیا کہا جاتا ہے۔ عالَمِ رؤیا (یعنی خواب) میں ہماری زبان سے نکلنے والے الفاظ کو سانپ کی صُورت میں دکھایا جاتا ہے۔ امام اِبْنِ سیرین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِلْمِ تعبیر کے بہت بڑے امام ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس کے منہ سے سانپ نکلا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس بندے کی زبان سے ایسا لفظ نکلے گا، جو اس کے لئے وبالِ جان بَن جائے گا۔ (تعبیر الرؤیا (مترجم)، ص414)

اللہ! اللہ! پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! سانپ زہریلا جانور ہے، اسی طرح ہماری زبان بھی خطرناک ترین عُضْو ہے، زبان کو 32 دانتوں کے پہرے میں رکھا گیا ہے، اس کے باوُجُود یہ قابو میں نہیں آتی، جب یہ زہر اُگلتی ہے تو صِرْف جان ہی کو نہیں بلکہ بعض دفعہ ایمان کو بھی سخت نقصان پہنچادیتی ہے۔

ایک غَلَط لفظ کا نقصان

ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آدمی (نیکیاں کرتے ہوئے) جنّت کے قریب ہوتا جاتا ہے، ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اُس کے اور جنّت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر وہ بندہ اپنی زبان سے ایک ایسا لفظ نکالتا ہے، جس کے سبب اسے جنّت سے دُور کردیا جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، 9/469، حدیث:23843)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! زبان کیسی خطرناک چیز ہے۔ اللہ پاک ہمیں زبان کی حفاظت نصیب فرمائے۔ نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح کے لئے پہلا ہتھیار خاموشی ہے۔ خاموشی اختیار کریں، زبان کا درست استعمال کریں، بولنے سے پہلے تولنے کی عادَت بنائیں،

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح ہو گی اور ذوقِ رمضان برقرار رہے گا۔

بھوک کے فضائل

نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح کے لئے دوسرا ہتھیار ہے: شمشیرِ جُوع (یعنی بھوک کی تلوار)۔ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْجُوْعُ رَاْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا سرمایہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اولیائے کرام کو جو وُسعت، سلامتی، عبادت میں لذت اور عِلْمِ نافِع حاصِل ہوتا ہے، یہ سب اللہ پاک کی رضا کے لئے بھوک برداشت کرنے کے سبب ہی حاصِل ہوتا ہے،[1] بھوک اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، جو اللہ پاک صرف اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی عطا فرماتا ہے۔[2]

جیسے ہم ماہِ رمضان المبارک میں روزہ رکھ کر دِن بھر بھوک پیاس برداشت کرتی ہیں، ذوقِ رمضان برقرار رکھنے کے لئے ماہِ رمضان کے بعد بھی بھوک پیاس برداشت کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نفسِ اَمّارہ کا زور ٹوٹے گا اور تقویٰ نصیب ہو گا۔

نفل روزوں کے فضائل و فوائد

بھوک کی برکتیں حاصِل کرنے کا بہترین انداز روزہ ہے۔ کوشش کر کے ماہِ رمضان کے بعد بھی نفلی روزوں کا سلسلہ رکھا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پُورا سال ذوقِ رمضان برقرار رہے گا۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے رِضائے اِلٰہی کے لئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ پاک اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی 50 سالہ مُسافَت (یعنی فاصلے) تک دُوری فرما دے گا۔ (کنز العمال، جزء:8، 4/255، حدیث:24149)

1... منہاج العابدین، ص229 2... احیاء العلوم، 3/107

www.dawateislami.net

حضرتِ ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔ فرمایا: روزے کو خود پر لازم کرلو کیونکہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔ (صحیح ابن حبان، 5/179، حدیث:3416)

شش عید کے روزوں کے 3 فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضان المبارک کے رُخصت ہوتے ہی شوّال المکرم شروع ہو جائے گا، شوّالُ المکرم کے بالخصوص 6 روزے، جنہیں شش عید کے روزے کہا جاتا ہے، یہ روزے رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: (1) جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شَوّال میں روزے رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1] (2) جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد 6 دن شوال کے روزے رکھے، تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر کا) روزہ رکھا۔[2] (3) جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوال میں) 6 روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو 1 نیکی لائے گا اُسے 10 ملیں گی تو ماہِ رمضان کا روزہ 10 مہینے کے برابر ہے اور ان 6 دنوں کے بدلے میں 2 مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، 3/239، حدیث:2873و2874)

علما فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار 6 دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار، 3/485)

قرآن سمجھنے کی کوشش جاری رکھئے!

پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت:185 میں ارشاد ہوتا ہے:

1... مجمع الزوائد، 3/425، حدیث:5102 2... مسلم، ص424، حدیث:1164

www.dawateislami.net

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ (پ2، البقرہ:185)

ترجَمۂ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے کی حکمت کو بیان کیا گیا، وہ حکمت یہ ہے کہ ماہِ رمضان وہ مہینا ہے، جس میں قرآنِ کریم نازِل کیا گیا۔ اب اللہ پاک نے اسی ماہِ مبارک کے روزے فرض فرمادیئے! اس لئے کہ روزہ رکھنے، بھوک پیاس برداشت کرنے کی برکت سے عقل تیز ہوتی ہے، لہٰذا نزولِ قرآن کے مہینے میں روزے فرض کئے گئے تاکہ لوگ روزے رکھیں، ان کی سمجھنے کی قُوَّت مضبوط ہو اور اس کی برکت سے قرآن سمجھنا آسان ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا رمضان المبارک کا ایک بڑا مقصد قرآنِ کریم کے ساتھ وابستگی اپنانا، قرآنِ مجید کو پڑھنا، اسے سمجھنے کی خوب کوشش کرنا بھی ہے۔ اس لئے اگر ہم ذوقِ رمضان برقرار رکھنا چاہتی ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم ماہِ رمضان کے بعد بھی قرآنِ کریم کو پڑھیں، اسے سمجھیں اور اس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھیں۔ اگر ہم رمضان المبارک کے بعد بھی قرآنِ کریم سے اپنا تعلق مضبوط رکھنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُمّید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ذوقِ رمضان بھی برقرار رہے گا، نیکیوں کی توفیق بھی ملتی رہے گی، دِل بھی روشن ہو گا اور نفسِ اَمّارہ کی اِصلاح کا سامان بھی ہوتا رہے گا۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! الحمد للہ! عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

دُنیا بھر میں فیضانِ قرآن عام کرنے میں مَصْرُوفِ عمل ہے۔ ❁ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغات لگتے ہیں، جس میں بڑی عُمر کی اسلامی بہنوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا اور مختلف سنتیں اور آداب سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغات میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتی ہیں تو پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔

❁ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعاتُ المدینہ میں سے کسی بھی قریبی جامعۃ المدینہ میں داخِلہ لے لیجئے۔ ابھی رمضان المبارک کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دَرْسِ نظامی کی نئی کلاسیں شروع ہوں گی، جامعاتُ المدینہ کے داخلے کھلے ہیں، ہمت کیجئے، جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیجئے، دَرْسِ نظامی یعنی عالمہ کورس کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قرآنِ مجید سمجھنا بھی آجائے گا، اس کے ساتھ ساتھ بخاری شریف، مسلم شریف، فتاویٰ شامی، احیاء العلوم، فتاویٰ رضویہ شریف وغیرہ عِلْمِ دین کی بڑی بڑی کتابیں نہ صِرْف پڑھنے والی بَن جائیں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو سکھانے والی بھی بَن جائیں گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

آخری عشرے کے فضائل ومعمولات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکیاں کمانے کا مہینا ماہِ رمضان چل رہا ہے اس ماہ میں نیکیوں کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس ماہ میں فرض عبادت کے ساتھ ساتھ نفلی عبادت بھی کثرت سے کریں اور ساتھ ہی ساتھ صدقہ وخیرات بھی کرتی رہیں۔ یوں تو رمضان شریف کی ساری راتیں ہی بابرکت ہیں اور ہر رات رحمتِ الٰہی برستی ہے مگر اس ماہ کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ایک پوشیدہ رات لیلۃُ القدر کی تو کیا ہی

www.dawateislami.net

بات ہے یہ رات انتہائی بَرکت والی رات ہے۔اِس مبارک رات کو لیلۃُ القدر اس لیے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو لیلۃُ القدر کہتے ہیں۔یہ بھی منقول ہے کہ اس شب میں نیک اَعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو لیلۃُ القدر کہتے ہیں۔[1] لیلۃُ القدر کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو شبِ قدر میں ایمان واخلاص کے ساتھ رات کو عبادت کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(مسلم، ص298، حدیث:1781)

ہو سکے تو اس بابرکت رات کو پانے کے لئے ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں کو جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کیجئے! یہ بھلائیوں اور رحمتوں والی رات ہے، یہ دُعاؤں کی قبولیت اور بخشش کی رات ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس رات کو پانے کے لئے آخری دس دنوں میں خوب عبادت کرتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگایا کرتے تھے۔[2] اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے مَحروم رہ گیا گویا تمام بھلائی سے مَحروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے مَحروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہے۔(ابن ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

1... تفسیر خازن، پ30، القدر، تحت الآیۃ:1، 4/395 ملخصاً
2... ابن ماجہ، 2/357، حدیث:1768

www.dawateislami.net

شبِ قدر میں ایک گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے جس میں جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے، حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: یارسولَ اللہ! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اِس طرح دُعا مانگو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ترجمہ: اے اللہ! بے شک تُو معاف فرمانے والا ہے، کرم فرمانے والا ہے اور مُعاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی مُعاف فرمادے۔ (ترمذی، 5/306، حدیث:3524)

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یارب

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادتِ عطار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے مبارک مہینے میں اللہ پاک کے ایک نیک و مقرب بندے کا یومِ ولادت بھی منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا آج امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نام سے جانتی ہے۔ آیئے! آپ کے یومِ ولادت کی مُناسبت سے آپ کا کچھ ذِکر خیر سنتی ہیں چنانچہ

بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارَک 1369ھ بمطابق 1950ء پاکستان کے مشہور شہر کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے آباء و اَجداد، ہندوستان کے ایک گاؤں "کُتیانہ (جُونا گڑھ)" میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبدالرحیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیک نامی اور پارسائی پورے "کُتیانہ" میں مشہور تھی۔ جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے والدین ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں سندھ کے مشہور شہر حیدرآباد میں قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد کراچی میں تشریف

www.dawateislami.net

لائے اور یہیں رہائش اختیار فرمائی۔

آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو علمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق و جذبہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مُفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مُفتی وقارُالدین قادِری رَضَوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو اپنی خلافت و اجازت سے بھی نواز دیا۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ کی ذات میں سنّتیں و آداب کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتحَرِّک نظر آتے ہیں۔ آپ کبھی بھی کوئی خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اَحسن اور اچھے انداز میں پیار و محبت سے اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اس پُر فِتن دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت پھیلتی جا رہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے یہاں تک کہ آپ نے 1401 ہجری بمطابق 1981ء میں دعوتِ اسلامی جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کا قیام فرما دیا۔ آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگی میں دینی انقلاب آتا جا رہا ہے اور لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ

www.dawateislami.net

پاک کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شاءَ اللہُ الکریم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکر و دُرُود کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! ذِکر و دُرُود کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین وارشادات میں ہے: (1) اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔[1] (2) بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُود پڑھے ہوں گے۔[2] ☆ ذکرُ اللہ روحانی غذا ہے۔ ☆ دُرُودِ پاک ایسا عمل ہے کہ خود رَبِّ کریم بھی کرتا ہے۔ ☆ اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنا ہے۔ ☆ اللہ پاک کا دُرُود بھیجنا رَحمت نازِل فرمانا ہے۔ ☆ دُرُود شریف پڑھنا دراصل اپنے پَرْوَرْدگار کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اَعلیٰ ترکیب ہے۔ ☆ دُرُود و سلام پڑھنا اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ ☆ حُصولِ برکت، ترقیٔ معرِفت اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے کثرتِ دُرُود و سلام سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔[3] ☆ دُرُودِ پاک دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔[4] ☆ دُرُودِ پاک

1 ... بخاری، 4/220، حدیث: 6407
2 ... ترمذی، 2/27، حدیث: 484
3 ... گلدستۂ درود و سلام، ص17-22 ملخصاً
4 ... فردوس الاخبار، 2/22، حدیث: 3554

www.dawateislami.net

تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے۔[1] ☆دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے۔[2] ☆دُرُودِ پاک صدقہ کا قائم مَقام ہے بلکہ صَدَقہ سے بھی اَفضل ہے۔[3] ☆دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ ☆دُرُودِ پاک سے بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک سے خوف دُور ہوتا ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک کی برکت سے سَکَراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک کی برکت سے دُنیا کی تباہ کاریوں سے خلاصی (نَجات) ملتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک سے تنگدستی دُور ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دورِ سالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . درمنثور، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:56، 6/654 ملخصاً
2 . . . جلاء الافہام، ص234
3 . . . جذبُ القلوب، ص229
4 . . . جذبُ القلوب، ص229

www.dawateislami.net

بیان:5 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا قیامت والے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔ (جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 10 شوّالُ المکرم کو ولیِ کامل، پیرِ طریقت، رَہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِلادت ہے۔

یقیناً اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بابرکت ذات دُنیائے اسلام کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جب کافِر اسلام کے خِلاف سازشیں کر رہے تھے، بدمذہبی عُروج پکڑ رہی تھی، بِدعتیں عام ہو رہی تھیں، مَعاذَ اللہ! قرآنی آیات کے مفہوم بدلنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی تھیں، اسلامی تعلیمات کو بدلنے کی جسارت ہو رہی تھی، اس فتنوں کے وقت میں اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُورت میں دُنیائے اسلام کو ایک عظیم نعمت سے نوازا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد بَن کر تشریف لائے اور الحمد للہ! آپ نے فتنوں کا سَر قلم کر دیا، کافِروں کی سازشوں کو ناکام بنایا، بدمذہبی کا زور توڑا، بدعقیدگی کا خاتمہ کیا، اَصْل اسلامی عقائد کی دُرُست تشریح فرمائی، اسلامی عقائد پر، اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر، قرآن کی عِزَّت وحُرْمت پر، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت ونامُوس پر پہرا دیا، بدعتوں کو مٹایا، سنتوں کو عام کیا، معاشرے کی اِصْلاح فرمائی، لوگوں کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اور الحمد للہ! فتنوں کو مٹا کر دِیْن کا پرچم بلند فرمادیا۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا — دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
تھرتھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفٰے — قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا
حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا — فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
قبر پر ہو بارشِ انوارِ حق تیری سدا — ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا

پیاری اسلامی بہنو! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ الحمد للہ! **هَمَہ** جِہَت شخصیت ہیں یعنی آپ کی سیرتِ پاک کو جس پہلو سے دیکھا جائے، بَس کمال ہی

www.dawateislami.net

کمال نظر آتا ہے، جس طرح اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے مُفَسِّر ہیں، زبردست مُحَدِّث ہیں، بے مثال عالِم ہیں، باکمال مفتی ہیں، عابِد ہیں، زاہِد ہیں، اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **ایک ولیٔ کامل اور پیرِ کامل** بھی ہیں۔ آج بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لاکھوں کروڑوں مرید دُنیا میں موجود ہیں اور جتنے عطاری اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ہیں وہ تو الحمد للہ! ہیں ہی رَضَوی کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے واسطے سے ہی سلسلہ قادریہ میں بیعت کرتے ہیں اور جو عاشقانِ رسول اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سلسلے میں بیعت نہیں ہیں، وہ بھی عاشقِ اَعْلیٰ حضرت تو یقیناً ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عشقِ رسول کی، سُنّیت کی پہچان ہیں۔

چونکہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پیر ہیں، لہٰذا آج ہم **اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامل** کے عنوان سے سیرتِ رَضا کے چند پہلو سننے کی سَعادت حاصِل کریں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو مَسلَکِ اعلیٰ حضرت پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، عشقِ رضا پر، محبتِ اَوْلیا پر اور بالخصوص عشقِ مصطفےٰ پر استقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر استِقامت دو بنوں خدمت گزارِ اہلِ سنّت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک دروازہ پکڑو! مضبوط پکڑو...!

سَیِّد اَیُّوب علی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگِرد بھی ہیں اور عموماً اعلیٰ حضرت کی خِدمت میں حاضِر بھی رہا کرتے تھے، سیرتِ اعلیٰ حضرت پر سب سے پہلے کام کرنے کی سَعادت بھی سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہی نصیب ہوئی۔

سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک دِن میں اور میرے بھائی سَیِّد قناعت علی

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرِ دولت پر حاضِر تھے اور کسی عِلمی کام میں مَصْرُوف تھے، صبح کے 9 یا 10 بجے کا وقت تھا، ایک نوجوان آیا اور سلام کر کے ایک طرف خاموش بیٹھ گیا۔ ہم نے پوچھا: کہاں سے آئے ہیں؟ بولا: میرٹھ کا رہنے والا ہوں۔ ہم نے پوچھا: کیسے تکلیف فرمائی (یعنی کس کام سے آنا ہوا)؟ اس سُوال پر وہ نوجوان بے اختیار رونے لگا۔ ہم نے بار بار پوچھا مگر اُس نے کوئی جواب نہ دِیا۔ آخر بہت اِصْرار کے بعد کہا: میں حُضُور اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا مُرِید ہوں۔ اس سال مجھے خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُرْسِ پاک میں حاضِری کی سَعادت ملی، وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بظاہِر کوئی بزرگ ہستی نظر آرہا تھا، میں نے اُس کے پاؤں چومے، ادب بجالایا۔

وہاں موجود کچھ لوگوں نے مجھے کہا: تم ان کے مرید ہو جاؤ! میں نے کہا: میں تو پہلے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہوں۔ اس پر لوگوں نے کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔** بَس لوگوں کی اس طرح کی باتیں سُن کر میں اُن صاحِب کا مرید ہو گیا۔ مُرِید ہونے کے بعد میں اپنی قیام گاہ پر آیا، کچھ دیر آرام کے لئے لیٹا اور سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، چہرۂ اَنْور پَر جلال واضح تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **لا ہمارا شجرہ واپس کر دے۔** اتنا ہی فرمایا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ بَس اسی دِن سے میری طبیعت کسی کام میں نہیں لگتی، اسکول پڑھا کرتا تھا، وہ بھی چھوڑ دیا، ہر وقت یہی دِل کرتا ہے کہ بس دھاڑیں مار مار کر روتا رہوں۔

سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نوجوان کی باتیں سُن کر ہم نے اسے تسلی دی اور کہا: آپ گھبرائیں نہیں، ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) تشریف لائیں

www.dawateislami.net

گے، نماز کے بعد عرض کر دیجئے گا کہ میں تجدیدِ بیعت کے لئے حاضِر ہوا ہوں۔ ہماری بات سُن کر اس نوجوان کو کچھ سکون ہو گیا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) **خِلافِ معمول** اپنے کمرے سے باہَر تشریف لائے اور اُس نوجوان سے فرمایا: آپ کیسے آئے؟ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے یہ الفاظ سُن کر ہمیں تعجب ہوا، کیونکہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی آتا تو اس سے پوچھتے: آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟ (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عادت سے ہٹ کر اُس نوجوان سے یُوں پوچھنا کہ آپ کیسے آئے؟ یہ الفاظ ہی بتا رہے تھے کہ آپ اُس نوجوان سے سخت ناراض ہیں)۔

خیر! اُس نوجوان پر غم کا غلبہ تھا، اُس نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس سُوال پر رونا شروع کر دیا اور کوئی جواب نہ دے پایا۔ تھوڑی دیر بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہئے! یہ فرمان سُن کر اُس نوجوان نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کی تمام رُوداد سُن کر فرمایا: میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟ وہ نوجوان پھر رونے لگا، غم کے غلبے کی وجہ سے اُسے اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر سکتا۔ خیر! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ قیام کریں، مجھے کام کرنا ہے۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے گئے۔

سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے پھر اس نوجوان کو تسلی دی اور کہا: آپ ڈریں نہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ ظہر کے لئے تشریف لائیں گے، اس وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دینا۔ مختصر یہ کہ ظہر کے وقت جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تو نماز کے بعد اُس نوجوان نے ہمت کر کے تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں، پھر مجھ

www.dawateislami.net

سے کیوں کہہ رہے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا: حُضُور! مجھ سے قصور ہوا، لوگوں کے بہکانے میں آ گیا تھا، اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں مگر یہ کہ لوگ صِراطِ مستقیم پر قائم رہیں (یعنی میں صِرْف اس لئے لوگوں کو مرید کرتا ہوں کہ لوگ سیدھے راستے پر رہیں،) یہ ٹھیک نہیں کہ آج اِس دروازے پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازے پر۔ یک دَر گیر مُحکَم گیر (یعنی ایک دروازہ پکڑو! مضبوط پکڑو...!)۔ اس پر نوجوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: حُضُور! ایسا ہی ہو گا، خُدا کے لئے اب میرا قُصُور مُعاف فرما دیجئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس نوجوان کو دوبارہ بیعت فرمایا اور وہ نوجوان خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/195 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سنا آپ نے! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ساری مَصْرُوفیات کے باوُجُود اپنے مُریدوں پر کیسی نگاہ رکھتے تھے۔ یہ شخص جس کے ہاتھ پر اُس نوجوان نے بیعت کی، شاید یہ کوئی اچھا آدمی نہیں تھا، تبھی تو اس کے آس پاس کے لوگوں نے یہ کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔** یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔ اب بھی بعض لوگ طریقت کو شریعت سے جُدا سمجھتے ہیں، حالانکہ شریعت اور طریقت 2 جُدا چیزیں نہیں ہیں، طریقت شریعت ہی کا حِصّہ ہے۔ پیرانِ طریقت جو واقعی سچے اور کامِل پیر ہوتے ہیں وہ تو خُود بھی کَثْرت سے عبادت کرتے ہیں اور اپنے مُرِیدَوں کو بھی خُوب عبادت و ریاضت حتّٰی کہ نفل نمازوں اور روزوں کی بھی تلقین فرماتے ہیں جبکہ یہ نادان جو شریعت و طریقت میں فرق کرتے ہیں، یہ فرض

www.dawateislami.net

نمازیں بھی پُوری نہیں پڑھتے، شرعی احکام کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ بعض تو مَعَاذَ اللہ! شریعت کا مذاق بھی اُڑاتے ہیں، اس لئے ایسے کو پیر بنانا ہر گز ہر گز دُرُست نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے مُرِید پر نَظرِ کرامت فرمائی، آپ کا مُرِید اجمیر شریف میں تھا، اس نے وہاں غلطی کی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بریلی میں رہتے ہوئے بطورِ کرامت اس کی خبر بھی ہو گئی اور آپ نے فوراً ہی خواب میں تشریف لا کر ناراضی کا اِظْہار فرما کر اپنے مُرِید کی اِصْلاح کا سامان بھی کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر بنانے کا ایک بڑا فائدہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیر بنانا بہت فائدے کی بات ہے، اس کا ایک بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ جس کا پیر کامل ہو، وہ اپنے مُرِید کو کبھی بھٹکنے نہیں دیتا۔ دیکھئے! اُس نوجوان نے پیرِ کامل امامِ احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ میں ہاتھ دِیا تھا، لہٰذا وہ گمراہی سے اور گمراہوں کے ہتھے چڑھنے سے بچ گیا۔

آج کل فتنوں کا دَور ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ باشرع، جامِع شرائط پیرِ کامل ہی سے بیعت ہوں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گمراہی سے بھی بچ جائیں گی اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو جائے گا۔

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلِ سنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

بیعت بہت پیاری سُنّت ہے

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیعت

www.dawateislami.net

بے شک سُنّتِ محبوبہ (یعنی بہت پیاری سُنّت) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/586)

ہمارے آقا و مولیٰ، امامُ الانبیا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت مرتبہ بیعت لی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔ ان میں سے ایک بیعت کا ذِکْر کرتے ہوئے اللہ رَبُّ العالمین قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پ26، الفتح:18)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

جس کا کوئی پیر نہیں، اس کا پیر شیطان ہے

فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 575 پر ہے (جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے): ایک حدیث روایت کی جاتی ہے: مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰن جس کا کوئی پیر نہیں، شیطان اس کا پیر ہے۔ اس روایت کے پُورے پُورے مِصْداق وہ لوگ ہیں جو مشائخ کرام کو مانتے ہی نہیں ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/575 ملخصًا)

نیک پرہیز گار بھی پیر بنائیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض لوگوں کو وَسْوَسہ آتا ہے کہ مجھے پیر بنانے کی ضرورت نہیں ہے، ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، نفلی عبادات بھی کرتے ہیں، باطنی گُناہوں سے بھی بچتے ہیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کی باتیں سوچ کر لوگ پیر بنانے سے مَحْرُوم رہتے ہیں۔

ایسوں کی خِدْمت میں عرض ہے کہ اَوَّل تو اپنے آپ کو اچھا سمجھنے والی سوچ ہی اچھی نہیں ہے، اس میں خود پسندی کی بُو ہے، دوسرے نمبر پر یہ یاد رکھئے! کہ کوئی کتنا

www.dawateislami.net

ہی پہنچا ہوا ہو، وہ بھی پیرِ کامِل کی تلاش کرے، پیر بنائے، سچی نسبت حاصِل کرے کیونکہ سچّی نسبت کے بغیر معرفت کے درجات طَے ہو پانا بہت دُشوار بلکہ ناممکن ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں متقی لوگوں کو وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ6، المائدہ:35) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں تقوی کے بعد وسیلے کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجہ پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ پاک تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اَعْمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔ (تفسیر نعیمی، پ6، المائدہ، تحت الآیۃ:35، 6/394و402ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیرِ کامِل کی چار شرائط

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیعت کے لئے لازِم ہے کہ پیر 4 شرطوں کا جامع ہو: (1) صحیح العقیدہ سُنّی ہو (2) اتنا عِلْم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نِکال سکے (3) فاسِق مُعْلِن (یعنی اِعلانیہ گُناہ کرنے والا) نہ ہو (4) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتَّصِل (یعنی مِلا ہوا) ہو۔ جہاں ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہے، بیعت جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/568)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1294 ہجری کا واقعہ ہے، اس وقت اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 22

www.dawateislami.net

سال تھی، ایک روز سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ سوچ کر رونے لگے اور روتے روتے ہی سو گئے، خواب میں دیکھا کہ آپ کے دادا جان حضرت مولانا مفتی رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی دے کر فرمایا: عنقریب وہ شخص آنے والا ہے جو تمہارے دَرْدِ دِل کی دَوا کرے گا۔

اگلے ہی دِن حضرت مولانا شاہ عبد القادِر بدایونی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ساتھ لے کر مارہَرہ چلے گئے، مارہَرہ شریف کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **شیخِ کامِل کی خوشبو آرہی ہے۔** (فیضان اعلیٰ حضرت، ص315)

سُبْحٰنَ اللہ! مُرِیدِ کامِل کی کیفیت دیکھئے! ابھی مُرِید ہوئے نہیں ہیں، پیرِ کامِل کی خوشبو پہلے ہی سے آرہی ہے۔ اسٹیشن پر ایک سرائے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے غسل فرمایا، نئے کپڑے پہنے، پھر خانقاہِ برکاتیہ میں حاضِر ہو گئے۔ جب خانقاہِ برکاتیہ کے شیخِ کامِل حضرت مولانا شاہ آلِ رسول مارہروی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمتِ بابرکت میں پہنچے تو شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھتے ہی فرمایا: **آیئے! ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں۔** (فیضان اعلیٰ حضرت، ص316)

اللہُ اَکْبَر! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور فرمایئے! مُرِیدِ کامِل کو اسٹیشن ہی سے پیرِ کامِل کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اور پیرِ کامِل ہیں کہ کئی روز سے انتظار فرما رہے ہیں۔ خیر! شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیعت کیا اور اسی وقت سلسلۂ عالیہ قادریہ، سلسلۂ چشتیہ، سلسلۂ سہروردیہ، سلسلۂ نقشبندیہ غرض تمام سلسلوں کی اجازت و خِلافت عطا فرمادی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو تبرکات بزرگوں سے چلتے آرہے تھے، وہ بھی سب عطا فرمائے، ایک صندوقچی بھی عطا کی جسے **وظیفہ کی صندوقچی** کہتے تھے۔

www.dawateislami.net

اب یہاں غور فرمایئے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی پیرِ کامل کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تھے، ابھی بیعت کی ہی ہے کہ پیرِ کامل نے آپ پر ایسی عنایات فرمائیں۔ پہلی ہی ملاقات میں شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اتنی عنایات دیکھ کر سارے مُرِیدِین حیران تھے، اس وقت شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جانشین اور پوتے سَیِّد ابو الحسین احمد نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی موجود تھے، انہوں نے دادا جان کی خِدمت میں عرض کیا: حُضُور! آپ کے یہاں خِلافت و اجازت اتنی عام نہیں ہے، آپ سالہا سال ریاضت کرواتے ہیں، رفتہ رفتہ منزلیں طے کرواتے ہیں، پھر کہیں جا کر کسی کو اس قابِل پاتے ہیں، پھر بھی صِرْف 1 یا 2 سلسلوں کی اجازت و خِلافت عنایت فرماتے ہیں آخر اس 22 سالہ نوجوان (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) پر پہلی ملاقات ہی میں ایسی عنایات کیوں فرمائیں؟

اپنے پوتے کا یہ سُوال سُن کر شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا: اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو...! پھر فرمایا: میں فِکْر مند تھا کہ اگر اللہ پاک نے روزِ قیامت فرمایا: اے آلِ رسول! تُو دُنیا سے ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں کیا جواب دُوں گا۔ الحمد للہ! آج وہ فِکْر دُور ہو گئی۔ اب اگر اللہ پاک نے مجھ سے پوچھا کہ آلِ رسول! دُنیا سے کیا لائے ہو تو میں مولانا احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔

شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: (لوگو! سُنو...!) باقی حضرات زَنگ آلود دِل لے کر آتے ہیں، ان کو تیار کرنا پڑتا ہے، احمد رضا صاف شفّاف دِل لے کر بالکل تیار آئے ہیں، ان کو تو صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔ (تجلیات امام احمد رضا، ص37)

سُبْحٰنَ اللہ! پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہیں پیرِ کامل کے مَنْظُورِ نظر، مُرِیدِ کامل ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ ذرا غور فرمایئے!

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک اس وقت کیا تھی؟ **22 سال**۔ اس عمر میں بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے پاک صاف، عِبادت گزار، نیک دِل، نیک سیرت، شریعت کے زبردست پیروکار تھے کہ آپ کے پیرِ کامِل نے فرمایا: **احمد رضا پاک صاف دِل لے کر آئے، انہیں صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔**

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں دِل کی پاکیزگی عطا فرمائے۔

اعلیٰ حضرت نائبِ غوثِ اعظم ہیں

علی پُور سیداں (پنجاب، پاکستان) کے مشہور بزرگ ہیں: حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ سَیِّد زادے ہیں اور غوثِ پاک کی اَوْلاد میں سے ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز مجھے خواب میں شہنشاہِ بغداد سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کا شَرَف حاصِل ہوا، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہند میں میرے نائب مولانا احمد رضا خان ہیں۔** (فیضان اعلیٰ حضرت، ص323)

اسی طرح حضرت میاں شیر محمد شَرْقپُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی ایک بار خواب میں سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ فرماتے ہیں: میں نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: حُضُور! اس وقت دُنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **بریلی میں مولانا احمد رضا خان۔** (فیضان اعلیٰ حضرت، ص323)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **غوثِ پاک کے نائب ہیں** یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں تھی بلکہ اُس وقت کے مشائخِ عُظّام اور پیرانِ طریقت سب جانتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت نائبِ غوثِ اعظم** ہیں، اسی لئے وہ لوگوں کو بریلی کا رستہ

www.dawateislami.net

دکھاتے یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہونے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔

اعلیٰ حضرت کی اپنے مریدوں کے لئے نصیحتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیرِ کامِل ہیں، آپ اپنے مریدوں کو گمراہی اور بے عملی سے بچایا کرتے اور اپنے مریدوں کی ظاہِری و باطنی اِصلاح کے لئے بھرپُور کوشش فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وقتاً فوقتاً اپنے مریدوں کی اصلاح کے لئے جو نصیحتیں ارشاد فرماتے تھے، آیئے! اُن میں سے چند نصیحتیں سنتی اور نیت کرتی ہیں کہ پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہر نصیحت پر دِل و جان سے عَمَل کریں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

مذہبِ اہلِ سُنّت پر قائم رہیں

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کو فرماتے ہیں: مذہبِ اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں، جتنے بدمذہب مثلاً نیچری، قادیانی وغیرہ ہیں، ان سب سے جُدا رہیں، ان سب کو اپنا دُشمن جانیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذَ اللہ دِل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ انسان کو جہاں مال یا عزّت و آبرو کا اندیشہ ہو، وہاں ہرگز نہ جائے گا، دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز ہیں، ان کی حفاظت کے لئے حد سے زیادہ کوشش فرض ہے، مال اور دُنیا کی عزّت، دُنیا کی زندگی، دُنیا ہی تک ہے، دین و ایمان سے ہمیشگی کے گھر (یعنی آخرت) میں کام پڑتا ہے، لہٰذا دین و ایمان کی فِکْر سب سے زیادہ لازِم ہے۔

نمازِ پنجگانہ کی پابندی کیجئے!

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نمازِ پنجگانہ کی پابندی نہایت

www.dawateislami.net

ضروری ہے، بے نمازی مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہِر صُورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں، بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے، بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً (جان بوجھ کر) چھوڑ دے، وہ بھی بے نمازی ہے۔

قضا نمازیں ادا کیجئے!

جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہوں، سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں، زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب (قضا نمازیں) بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں، کاہلی و سستی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

قضا روزے رکھ لیجئے!

پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں: جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں، دوسرا رمضان آنے سے پہلے پُورے کر لئے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے: جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے، اگلے قبول نہیں ہوتے۔ (مسند احمد، 3/266، حدیث:8629)

زکوٰۃ ادا کیجئے!

جو صاحبِ مال ہیں (اور زکوٰۃ فرض ہونے کی دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہیں تو وہ) زکوٰۃ بھی دیں، جتنے سالوں کی نہ دی ہو، فوراً حساب کر کے ادا کریں، ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام (یعنی مکمل) ہونے سے پہلے دے دیا کریں، سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گُناہ ہے، لہٰذا شروع سال سے رَفتہ رَفتہ دیتی رہیں، سال تمام (یعنی مکمل ہونے) پر حساب کریں، اگر پُوری ادا ہو گئی بہتر، ورنہ جتنی باقی ہو، فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے (یعنی جتنی زکوٰۃ بنتی تھی، اس سے زیادہ رقم راہِ خُدا میں بہ نیتِ زکوٰۃ دے چکے ہیں، اتنی رقم)

www.dawateislami.net

آئندہ سال میں منہا (یعنی کم) کر لیں۔ اللہ پاک کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا۔

فرضِ حج ادا کیجئے!

صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے، اللہ پاک نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا:

وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۝۹۷ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ (پ4، آل عمران:97) سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

نبیِّ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج ترک کرنے والے کے متعلق فرمایا: چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (ترمذی، 2/219، حدیث:812 ملخصاً)

باطنی امراض سے بچیں

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مریدوں کو مزید نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کذب (جھوٹ)، فحش (بے حیائی)، چغلی، غیبت، ظلم، خیانت، رِیا، تکبر، فاسقوں کے انداز اپنانے اور ہر بُری خصلت سے بچیں۔ جو ان (بیان کی گئی تمام) باتوں کا عامِل رہے گا، اللہ و رسول کے وعدے سے اس کے لئے جنّت ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص353 تا354 ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے تمام مریدوں کو یہ نصیحتیں فرمائی ہیں، آیئے! نیت کرتی ہیں کہ ہم جب تک زِندہ رہیں گی ان تمام نصیحتوں پر عَمَل کرتی رہیں گی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سچّے عقائد، مذہبِ حق اہلسنت پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی، نیت کیجئے! ہمیشہ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہیں گی، بدمذہبوں کی صحبت سے ہمیشہ بچتی رہیں گی، صرف و صرف عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں ہی کی صحبت اپنائیں گی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی نصیحت فرمائی، لہٰذا نیت کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہماری کوئی نماز قضا

www.dawateislami.net

نہیں ہو گی، خدانخواستہ اگر کسی کی قضا نمازیں ہیں تو وہ جلد از جلد پُوری قضا نمازیں ادا کر لیں، جن کے روزے قضا ہیں، وہ روزے رکھنے کی نیت کر لیں، جن پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، وہ زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کر لیں، جن پر حج فرض ہوتا ہے، وہ حج ادا کرنے کی نیت کر لیں اور جھوٹ، غیبت، چغلی، ریاکاری، تکبر وغیرہ باطنی بیماریوں سے تو سب کو ہی بچنا ہے، ان سے بچنے کی بھی نیت کر لیجئے!

نیک اَعْمال

الحمد للہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو نیک نمازی بننے کے لئے اِصلاح کا جو نسخہ دیا ہے، یعنی: نیک اعمال، اس میں وہ سارے اعمال شامل ہیں جن کی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نصیحت فرمائی ہے، اگر ہم امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نیک اعمال کو مضبوط تھام لیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری نیکیاں کرنے اور اپنے کردار میں مثبت تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

نیک اعمال کا رسالہ حاصِل کریں، روزانہ وقتِ مقرر کر کے اس کے خانے پُر کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے زِندگی میں نکھار آئے گا، کردار اُجْلا اُجْلا چمکدار ہو جائے گا، نیکیوں میں اضافہ بھی ہو گا، استقامت بھی ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو دِل میں عشقِ رسول کے چشمے جاری ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب نیک اَعْمال کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی اور فروغِ علمِ دین

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی علمِ دین کا نُور دُنیا بھر میں پھیلانے میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک میں ہزاروں جامعاتُ المدینہ چل رہے ہیں، جہاں اسلامی بھائیوں و اسلامی بہنوں کو الگ الگ جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی (یعنی عالِم و عالِمہ کورس) کروایا جاتا ہے۔ الحمد للہ! جامعۃ المدینہ میں علمِ تفسیر و اُصولِ تفسیر، علمِ حدیث و اُصولِ حدیث، علمِ فقہ و اُصولِ فقہ، علمِ کلام، مختلف عُلومِ لغت مثلاً علمِ نحو، علمِ صرف، علمِ بیان، علمِ بدیع، علمِ معانی وغیرہ تقریباً 15 عُلوم و فُنون سکھائے جاتے ہیں، اب تو اللہ پاک کے فضل اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے دعوتِ اسلامی کا اپنا تعلیمی **بورڈ کنز المدارس** بھی بَن چکا ہے، جامعۃ المدینہ میں امتحانات کنز المدارس بورڈ کے تحت ہی دلوائے جاتے ہیں اور M.A اسلامیات کی ڈگری بھی دی جاتی ہے۔

جامعۃُ المدینہ میں داخلے جاری ہیں، جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے! اپنے بچوں کو، بچیوں کو داخِل کروایئے! اپنے عزیز رشتے داروں اور دوست احباب کا ذِہن بنایئے، انہیں بھی جامعۃ المدینہ میں داخِل کروایئے! اللہ پاک ہم سب کو علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہ شوال المکرم جاری ہے اس ماہ میں ام المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ بنت زمعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عرس ہوتا ہے، آیئے اسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مختصر تذکرہ سنتی ہیں:

www.dawateislami.net

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَودہ بنتِ زَمْعہ

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ بنتِ زَمْعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اُن ازواجِ مطہّرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، آپ کے والد کا نام "زَمْعَہ" اور والدہ کا نام "شَموس بنتِ عَمرو" ہے، آپ پہلے اپنے چچازاد "سَکران بن عَمرو" کے نکاح میں تھیں، اِسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تھے، ایک قول کے مُطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکّۂ مُکَرَّمہ میں حضرتِ سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔[1] **حضرتِ** سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمْعہ رضیَ اللّٰہُ عنہا بہت ہی دِین دار، سَلیقہ شِعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، آپ حُضُور علیہِ السَّلام کے اَحکامات پر خوب عمل پیرا ہوتی تھیں۔(زرقانی علی المواھب،4/380-377ملخصًا)

آپ دراز قد جبکہ حسن و جمال اور سیرت میں منفرد تھیں۔[2] اُمُّ المُومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آپ کے اَوصافِ حَسَنہ (یعنی اچھی خوبیوں) کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رَشک فرمایا کرتی تھیں۔[3] جب حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا اِنتقال ہوگیا تو حضرتِ خولہ بنتِ حکیم نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلَّم! آپ سودہ بنتِ زمعہ سے نکاح فرمالیں۔ آپ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَاٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اِس مُخلصانہ مشورہ کو قبول فرمالیا چنانچہ حضرتِ خولہ رضیَ اللّٰہُ عنہا نے پہلے حضرتِ سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے بات کی تو اُنہوں نے رِضامندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو اُنہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، یوں اعلانِ نبوت کے

1...مواہب اللدنیہ،1/405
2...جنتی زیور، ص482
3...زرقانی علی المواھب،4/380ملخصًا

www.dawateislami.net

دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔(سیر اعلام النبلاء، 3/513)

آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بِلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرما لیا تو کہا: میرے ربّ نے مُجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! آپ گھر سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[1] ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضیَ اللہُ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس بھیج دیا آپ نے اُسی وَقت اُن تمام درہموں کو مدینۂ مُنوَّرہ کے فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا۔[2] ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا وِصال ماہِ شوّالُ المکرّم 54 ہجری کو حضرتِ امیر مُعاویہ رضیَ اللہُ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔[3] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی قبر مُبارک جنت البقیع شریف میں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! نفل روزوں کے فضائل اور کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: (1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ کریم اُسے دوزخ سے چالیس ۴۰ سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔[4] (2) اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا اس

1...در منثور، 6/599
2...طبقات الکبری، 8/45 ملخصاً
3...فیضانِ اُمَّہات المومنین، ص66
4...کنز العمال، 8/255، حدیث:24148

www.dawateislami.net

کا ثواب تو قیامت ہی کے دِن ملے گا۔[1] ☆ کثرت سے نفل روزے رکھنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ ☆ حضرتِ سَیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وَسط (یعنی درمیان) میں اور تین دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل (شروع)، اَوَاسِط (درمیان) اور اَواخِر (آخر) میں روزہ دار رہتے تھے۔[2] ☆ ماں باپ اگر اولاد کو نَفْل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔[3] ☆ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[4] ☆ نَفْل روزہ قَصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑے گی تو قضا واجِب ہو گی۔[5] ☆ ملازِم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں اور کام پُورا نہیں کر سکتے تو "مُسْتَاجِر" (یعنی جس نے مُلازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے اُس) کی اجازت ضَروری ہے اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔[6] ☆ طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حَرَج دیکھے تو ہرگز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار چھٹی کے دن روزہ رکھے تاکہ حُصولِ علمِ دین کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے۔ (دُرِ مختار، 3/477)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مسند ابو یعلیٰ، 5/353، حدیث: 6104
2...کنز العمال، 8/304، حدیث: 24624
3...ردالمحتار، 3/416
4...دُرِ مختار، 3/415
5...درِ مُختار، 3/473
6...ردالمحتار، 3/478

www.dawateislami.net

بیان:6 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (مُسْنَدِ اَحْمَد، 5/509، حدیث:16352)

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرُود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

www.dawateislami.net

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت

حضرت ابو سعید بن مُعَلّٰی رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے، آپ نے مجھے آواز دی، میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا، لہٰذا فوراً حاضر نہ ہو سکا، جلدی سے نماز مکمل کی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اس پر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا؟

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ (پ9، الانفال:24)

ترجمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

www.dawateislami.net

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں مسجد سے باہَر جانے سے پہلے پہلے تمہیں قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب مسجد سے باہَر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت سکھانے کا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (یعنی پُوری سورۂ فاتحہ) یہ قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت ہے اور یہی سَبْعٌ مَثَانِی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے جو مجھے عطا کی گئی۔ (بخاری، 3/163، حدیث:4474)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ سے بھی ہے، حضرت اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن نماز پڑھ رہے تھے، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آواز دی۔ آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے، لہٰذا جواب نہ دیا، پھر جلدی سے نماز مکمل کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوگئے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُبَی! تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ فرمایا: کیا تم نے کلامِ اِلٰہی کی یہ آیت نہ پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ (پ9، الانفال:24)

ترجمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے یہ آیت پڑھی، آئندہ ایسا نہیں

www.dawateislami.net

کروں گا (یعنی آئندہ نماز میں بھی بُلانے پر فوراً حاضِر ہو جایا کروں گا)۔ اب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآنِ مجید کی ایسی سُورت سکھاؤں کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں اُتری، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ مجید کی باقی سُورتوں میں ایسی کوئی سُورت ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں (یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور سکھا دیجئے) آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دی، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہی وہ سُورت ہے کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں ہے، نہ انجیل میں ہے، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ کریم کی باقی سُورتوں میں، بے شک یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے۔ (ترمذی، 4/400، حدیث:2884)

اَصْلُ الاُصُول بندگی اس تاجوَر کی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان دونوں واقعات سے ایک بہت ایمان افروز اور عشق بھرا مدنی پھول سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ اگر عین نماز کی حالت میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کو یاد فرمائیں تو نماز جتنی پڑھ لی ہے، وہیں چھوڑ کر فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو جانا واجِب ہے۔

اللہ اکبر! اس سے معلوم ہوا: بے شک نماز بھی افضل عبادت ہے مگر نور والے آقا، محبوبِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضری اس سے بھی زیادہ اَہَم و اَفْضَل ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: دورانِ نماز اگر رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمائیں، بندہ نماز کو وہیں چھوڑ کر حاضِر ہو جائے تو اس کی نماز ٹوٹے گی نہیں بلکہ وہ جتنی دیر رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ

www.dawateislami.net

صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر رہے گا، وہ وقت بھی نماز ہی میں شُمار ہو گا، پھر خدمتِ اَقْدس سے فارِغ ہو کر واپس آئے تو نماز وہیں سے شروع کرے گا، جہاں چھوڑی تھی۔ معلوم ہوا: خِدْمتِ سرکار کا حکم عام حالات سے جُدا ہے، دیکھئے! دورانِ نماز کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کر کے اسے سلام کرنا، اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن غور کیجئے! ہم جب التَّحِیّات پڑھتی ہیں تو عین حالتِ نماز میں رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کو مخاطَب کر کے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں سلام پیش کرتی ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (اے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو)۔ اس سلام کرنے سے نماز ٹوٹتی نہیں بلکہ مکمل ہوتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 3/224 ملخصًا)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

ثابِت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں　　اَصْلُ الْاُصُول بندگی اُس تاجوَر کی ہے

وضاحت: یعنی معلوم ہوا کہ دین کے جتنے فرائض ہیں، نماز ہو، روزہ ہو، حج ہو، زکوٰۃ ہو، یہ سب فرائِض اصل میں شاخیں ہیں، کس کی؟ غلامیٔ مصطفےٰ کی کہ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی بندگی، آپ کی غلامی ہر اُصول کی اَصْل ہے۔

صحابۂ کرام کی قسمت کو سلام!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہیں سے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت کا بھی اندازہ لگائیے! حالتِ نماز میں حُضُور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم پُکاریں تو جانا واجب ہے، یہ شریعت کا حکم ہے اور یہ شرعی حکم صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہی خاص تھا، چونکہ سرورِ عالَم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے ظاہِری پردہ فرما چکے، لہٰذا اب کوئی بھی اس پر عَمَل نہیں کر سکتا۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے کیا قسمت پائی ہے! انہیں کیسی سعادت میسر

www.dawateislami.net

تھی، صبح اُٹھتے تو آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرتے، شام ہوتی تو آپ کے دیدار کا جام پیتے، عین حالتِ نماز میں بھی سرورِ عالَم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں یاد فرمالیتے اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان دست بستہ حاضِر ہو کر خِدْمت کیا کرتے تھے۔

اللہ پاک تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۂ فاتحہ کے اَفْضَل سورت ہونے کا معنٰی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کی گئی دونوں احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت ہے۔ یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ پُورے کا پُورا قرآن اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے پُورا قرآن ہی فضیلت والا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فُلاں سُورت یا فُلاں آیت زیادہ فضیلت والی ہے تو اس کے دو معنٰی ہوتے ہیں: (1) یہ کہ اس سُورت (مثلاً سورۂ فاتحہ) کو پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے (2) دوسرا یہ کہ اس سورت کے مضامین دوسری سُورتوں کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہیں مثال کے طور پر سورۂ لَہب میں ابولہب کافِر کا تذکرہ ہے اور سورۂ اِخْلاص میں اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان ہے، عام سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ابولہب کافِر کا ذِکر کرنے اور اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے، سورۂ لَہب بھی اللہ پاک کا کلام ہے، سورۂ اِخْلاص بھی اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے دونوں برابر ہیں مگر مضامین کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے۔ اسی طرح اپنے مضامین کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی باقی تمام سُورتوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ (تفسیر الفاتحۃ لابن رجب، ص38)

www.dawateislami.net

سورۂ فاتحہ اَفْضَل ترین سُورت ہے

صحابیِ رسول حضرت ابو زید رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینۂ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا، اچانک ایک گھر سے آواز آئی، ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تہجد کی نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے، اسے سُن کر رسولِ اکرم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ٹھہر گئے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت سننے لگے، جب صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا یعنی قرآنِ مجید میں اس جیسی کوئی سُورت نہیں۔ (معجم اوسط، 2/158، حدیث:2866)

سورۂ فاتحہ کا تعارُف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی مختصر سُورت ہے، اس میں 1 رکوع، 7 آیات، 27 کلمے (یعنی الفاظ) اور 140 حروف ہیں۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مدینۂ منورہ میں نازِل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ 2 مرتبہ نازِل ہوئی، ایک بار مکۂ مکرمہ میں اور ایک مرتبہ مدینۂ منورہ میں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ1، الفاتحہ، 1/37 ملتقطاً)

شیطان چیخیں مار کر رویا!

امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روایت ذِکْر کی، فرماتے ہیں: ابلیس (یعنی شیطان) چار مرتبہ چیخیں مار کر رویا ایک مرتبہ جب اس پر لعنت برسی دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اُتارا گیا تیسری مرتبہ جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی تو شیطان انتہائی مُشَقَّت

www.dawateislami.net

میں پڑا اور خوب دھاڑیں مار مار کر چیخ چلّا کر رویا۔ (تفسیر در منثور، پ1، الفاتحہ، 1/17)

سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے ہے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے سورۂ فاتحہ کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: مجھے رسولِ اکرم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا: سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازِل کی گئی۔ (تفسیر در منثور، پ1، الفاتحہ، 1/16)

سلطانُ المفسرین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام بھی حاضرِ خِدمت تھے، اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی، حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا۔

اس فرشتے نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر سلام عرض کیا، پھر کہا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو 2 نوروں کی خوشخبری ہے، آپ سے پہلے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ 2 نور عطا نہیں کئے گئے (1) ان میں سے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے (2) اور دوسرا نور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، جو شخص ان (سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات) کی تلاوت کرے، اسے ہر ہر حرف پر خصوصی ثواب دیا جائے گا۔ (مسلم، ص290، حدیث:806)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآنِ کریم کو جہاں سے بھی پڑھا جائے، ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں لیکن سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آیات کو پڑھنے کی یہ فضیلت ہے کہ ہر ہر حرف پر 10 نیکیاں بھی ملتی ہے اور اس کے علاوہ خصوصی ثواب بھی عطا کیا جاتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 3/232 ملخصًا)

www.dawateislami.net

سورۂ فاتحہ سورتِ رحمت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ بالکل رحمت کی سورت ہے، اسی لئے اس میں اللہ پاک کے قہر و غضب اور دوزخ کے عذاب وغیرہ کا ذِکر نہیں ہے۔[1] بلکہ اس سورت میں وہ حروف بھی نہیں آئے جو جہنّم وغیرہ کے شروع میں آتے ہیں، چنانچہ سورۂ فاتحہ میں 7 حروف نہیں ہیں: (1) ثا (2) جیم (3) خا (4) زا (5) شین (6) ظا (7) فا

(1) ثا: ثبور کا پہلا حرف ہے اور ثبور جہنّم کا ایک نام ہے (2) جیم: جَحیم کا پہلا حرف ہے، یہ بھی جہنّم کا ایک نام ہے (3) خا: خِزْی کا پہلا حرف ہے، اس کا معنٰی ہے: رسوائی۔ (4) زا: زَفِیْر اور زَقُّوم کا پہلا حرف ہے، زَفِیْر دوزخیوں کی آواز ہے اور زَقُّوم (یعنی تھوہر) دوزخیوں کی غذا ہے (5) شین: شہیق کا پہلا حرف ہے، اس کا معنی ہے: جہنمیوں کی آواز (6) ظا: ظلم کا پہلا حرف ہے اور (7) فا: فِراق کا پہلا حرف ہے اور فِراق کا معنی ہے: دُوری۔

امام فخر الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنّم کے 7 دروازے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں عذاب پر دلالت کرنے والے 7 حروف ذِکر نہیں کئے گئے، یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جو بندہ سورۂ فاتحہ پڑھے، دِل سے اس پر ایمان رکھے، اس کے حقائق کو پہچانے وہ جہنّم کے ساتوں دروازوں سے محفوظ رہے گا۔[2]

سورۂ فاتحہ سورۂ شفا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ فاتحہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ سورۂ فاتحہ سورتِ شِفا ہے۔ یوں تو پُورے کا پُورا قرآنِ مجید ہی

1... تفسیرِ نعیمی، پ1، الفاتحہ، 1/62 2... تفسیر کبیر، پ1، الفاتحہ، 1/160 تا 161

www.dawateislami.net

شِفا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ (پ15، بنی اسرائیل:82)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

البتہ سورۂ فاتحہ کو خصوصیت کے ساتھ سورۂ شِفا کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سورۂ فاتحہ اُمُّ الکتاب (قرآنِ مجید کی اَصل) ہے اور اس میں ہر بیماری کی شِفا ہے۔ (تفسیر در منثور، پ1، الفاتحہ، 1/15)

بچھو کے کاٹے کا دَم

بُخاری و مسلم میں روایت ہے، جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے کہ ایک مرتبہ 30 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سَفَر پر تھے، راستے میں ایک مقام پر ایک شخص نے آکر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عرض کیا: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے، کیا آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں دَم کر دُوں گا۔ چنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اس شخص کے ساتھ گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض کو دَم کیا، جس کی برکت سے مریض ٹھیک ہو گیا۔ (بخاری، 4/30، حدیث:5736 ملخصًا)

حضرت خارجہ بن صَلْت رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے چچا جان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا، وہاں سے واپسی پر میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، ان کا کوئی شخص مجنون (یعنی پاگل) تھا، جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس کا کچھ علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے 3 دِن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دَم کیا تو اس کی برکت سے وہ پاگل شخص بالکل ٹھیک ہو گیا۔ (معجم کبیر، 7/89، حدیث:13944)

www.dawateislami.net

دَم کرنا جائز ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان 2 واقعات سے معلوم ہوا: قرآنِ کریم سے علاج کرنا، قرآنِ مجید کی آیات پڑھ کر دَم کرنا، انہیں لکھ کر تعویذ بنانا وغیرہ بالکل جائز ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی دَم کیا کرتے تھے بلکہ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی دَم کیا کرتے تھے اور دوسروں کو سکھایا بھی کرتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ نظر لگنے کا دَم کیا کرو! (بخاری، 4/31، حدیث:5738)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید کی آخری 2 سورتیں (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔ (1)

ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں مرض حاضِر ہوا تو حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام نے چند کلمات پڑھ کر آپ کو دَم کیا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: قرآنی آیات اور مُقَدَّس کلمات پڑھ کر دَم کرنا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک طریقہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سُنّت ہے اور فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیہِ السَّلام کی بھی سُنّت ہے۔ ہاں! بعض حدیثوں میں تعویذ پہننے سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ تعویذ ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانۂ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ اس کے عِلاوہ قرآنی آیات، مُقَدَّس الفاظ، اللہ پاک کے مبارک ناموں اور مختلف دُعاؤں کے ذریعے دَم کرنا، کاغذ پر لکھ کر

1... مسلم، ص866، حدیث:2192 2... مسلم، ص864، حدیث:2185

www.dawateislami.net

یا لکھوا کر گلے میں ڈالنا بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/419 تا 420، حصہ 16 بتقدم و تاخر)

روحانی عِلاج کا ذِہن بنائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! الحمد للہ! پُورے کا پُورا قرآن بالخصوص سورۂ فاتحہ میں ہر مرض کی شِفا ہے۔ ہم ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہیں، حکیموں، طبیبوں سے عِلاج کرواتی ہیں، اگر اس میں کوئی خِلافِ شرع بات نہ ہو تو یہ عِلاج کروانا بالکل جائز ہے۔ البتہ ہمیں رُوحانی عِلاج کا بھی ذِہن بنانا چاہئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مخلوق کی حمد سے پہلے اللہ پاک نے خُود اپنی حمد فرمائی، اس حمد کے ذریعے عِلاج کیا کرو! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون سی حمد ہے؟ فرمایا: سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص۔ پھر فرمایا: جسے قرآن سے بھی شفا نہ ملے، اسے اللہ پاک شفا نہیں دیتا۔ (تفسیر درمنثور، پ1، الفاتحہ، 1/17)

دیکھئے! قرآنِ کریم بالخصوص سورۂ فاتحہ کے ذریعے علاج کروانے سے متعلق کیسی واضح حدیثِ پاک ہے۔ ہمیں ذِہن بنانا چاہئے کہ بُخار ہو ✲ سر درد ہو ✲ جسم میں کہیں درد ہو ✲ شوگر، کولیسٹرول ✲ دِل کے امراض، کینسر غرض کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی بیماری ہو، قرآنِ مجید کے ذریعے عِلاج کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو شفا ملے گی۔

سورۂ فاتحہ میں ہر مسئلے کا حل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ فاتحہ میں صِرف جسمانی بیماریوں کے لئے ہی عِلاج نہیں بلکہ اس میں ہر مسئلے کا حل ہے۔ حضرت عطاء رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جسے کوئی حاجت ہو، وہ سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کرے، اس کی برکت سے حاجت پُوری ہو جائے

www.dawateislami.net

گی۔[1] عُلما فرماتے ہیں: 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو بھی دُعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔

دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا آسان حل ہے...! کوئی مشکل ہو، پریشانی ہو، تنگ دستی ہو، کوئی پریشانی آجائے، کوئی حاجت درپیش ہو، سورۂ فاتحہ پڑھئے، دُعائیں مانگئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور مشکل، پریشانی، تنگ دستی دور ہو گی۔

نظرِ بد سے حفاظت کا وظیفہ

صحابیِ رسول حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکرسی پڑھی جائے، اس گھر میں اُس دِن کسی جِنّ یا کسی انسان کی بُری نظر نہیں آئے گی۔[2]

سورۂ فاتحہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخْلاص پڑھی، اس نے گویا ایک تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت کی۔[3] ایک حدیثِ پاک میں ہے: سورۂ فاتحہ 2 تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔[4]

سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم بستر پر لیٹو تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخْلاص پڑھ لیا کرو! اس کی برکت سے

1... تفسیر درمنثور، پ1، الفاتحہ، 1/17
2... جامع صغیر، ص360، حدیث:5830
3... معجم اوسط، 3/281، حدیث:4594
4... جامع صغیر، ص360، حدیث:5828

www.dawateislami.net

موت کے عِلاوہ ہر چیز سے محفوظ رہو گے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے، فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ فاتحہ کی صِرف 7 آیتیں ہیں، ہم روزانہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتی ہیں، پُوری سورۂ فاتحہ پڑھنے میں صرف چند سیکنڈ لگتے ہیں اور فضیلتیں کیسی؟ سُبْحٰنَ اللہ! ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والی کو ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والی ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی، سوتے وقت ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے اللہ پاک ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں سورۂ فاتحہ بلکہ پُورے قرآنِ مجید کی تلاوت کا شوق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی

سورۂ فاتحہ سورۂ مناجات ہے

عُلَما فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے۔ مُنَاجَات کا معنٰی ہے: آہستہ سے باتیں کرنا، دُعا اور التجا کرنا۔ جب بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرے جیسے وہ اللہ پاک سے باتیں کر رہا ہے، اسے مناجات کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے، اس سورتِ پاک کی ابتدائی آیات میں اللہ پاک کی حمد و ثنا ہے، اس کے بعد بندوں کی طرف سے دُعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

1...مسند بزّار، 14/11، حدیث: 7393
2...تاریخ دمشق، 22/413

www.dawateislami.net

فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اس نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو میرے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا گیا ہے، بندہ پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ (پ 1، الفاتحہ:1)

ترجمہ کنزُالعرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔

بندہ پڑھتا ہے:

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ (پ 1، الفاتحہ:2) ترجمہ کنزُالعرفان: بہت مہربان رحمت والا۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ (پ 1، الفاتحہ:3) ترجمہ کنزُالعرفان: جزا کے دن کا مالک۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ (پ 1، الفاتحہ:4)

ترجمہ کنزُ العرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان برابر ہے (کہ بندہ اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے، اللہ پاک بندے کی مدد و نُصرت فرماتا ہے)۔ پھر بندہ پڑھتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾ (پ 1، الفاتحہ:5 تا7)

ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جس کا اس نے سُوال کیا۔ (مسلم، ص154، حدیث:395)

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور فرمایئے! یہ کیسی عظیم فضیلت ہے۔ سورۂ فاتحہ کی 7 آیات ہیں، انسان ایک ایک آیت پڑھتا جاتا ہے، اللہ پاک اسے سنتا بھی ہے اور ہر ہر آیت پر جواب بھی عطا فرماتا ہے۔ علّامہ اِبْنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی بندے کا سورۂ فاتحہ پڑھتے جانا اور اللہ پاک کا جواب عنایت فرماتے جانا، یہ) سورۂ فاتحہ کی خاص فضیلت ہے جو اس کے عِلاوہ کسی سُورت میں نہیں۔ (تفسیر ابن رجب حنبلی، پ1، الفاتحہ، 1/68)

سورۃ الفاتحہ کے مضامین کا بیان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ فاتحہ وہ عظیم سورت ہے کہ اس کی صرف 7 آیات میں پُورے قرآنِ کریم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے بلکہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کی وہ ایسے ہے جیسے اُس نے تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ پاک (یعنی چاروں بڑی آسمانی کتابوں) کی تلاوت کی۔ (تفسیر در منثور، پ1، الفاتحہ، 1/16)

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: اللہ پاک نے 104 صحیفے نازِل فرمائے، ان 104 صحیفوں کے مضامین 4 بڑی آسمانی کتابوں تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ کریم میں بیان فرما دیئے، پھر تورات، زبور اور انجیل کے سارے عُلُوم قرآنِ مجید میں بیان فرما دیئے اور پُورے قرآنِ مجید کے تمام عُلوم سورۂ فاتحہ میں جمع فرما دیئے، پَس جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کو سمجھ لیا، اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کی تفسیر پڑھ لی۔ (شُعَبُ الایمان، 2/451، حدیث: 2371)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! سورۂ فاتحہ کیسی جامع سُورت ہے، ان 7 مختصر آیات میں کتنے عُلُوم کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے تو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ

www.dawateislami.net

کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔ (قُوتُ القلوب، 1/92)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک اونٹ کتنے مَن بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر مَن میں کتنے ہزار اجزا ہوتے؟ اس کا حساب لگایا جائے تو یہ تقریباً 25 لاکھ جلدیں بنتی ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے، پھر باقی کلامِ عظیم کی کیا گنتی...!![1]

سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حق تو یہی ہے کہ سورۂ فاتحہ کے تمام عُلوم کو سمجھنا، انہیں بیان کر سکنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ البتہ عُلَمائے کرام نے خُوب غور و فِکْر کر کے، قرآن و حدیث اور عِلْمِ دین کی بڑی بڑی کتابوں کو سامنے رکھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون بیان کیا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ ہے: مُرَاقَبَۃُ الْعِبَادِ لِرَبِّہِمْ یعنی بندے کا اپنے رَبّ کے لئے مراقبہ کرنا۔[2] یہ سورۂ فاتحہ کا مرکزی مضمون ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ بنیادی طور پر سورۂ فاتحہ میں جو چیز ہمیں سکھائی گئی، وہ یہی مُرَاقَبہ ہے۔

مراقبہ کسے کہتے ہیں...؟

مُرَاقَبہ ایک تعلق کا نام ہے، بندے کا اپنے رَبّ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق، اتنا مضبوط کہ بندے کا دِل، دماغ، اس کی سوچیں، خیالات اور تمام تَر تَوَجُّہات ہر وقت اللہ پاک کی طرف رہیں، بندے کو ہر وقت یہ یقین ہو کہ میرا رَبّ مجھے دیکھ رہا ہے، وہ میرے ظاہِر حال کو بھی جانتا ہے اور میرے باطن کو بھی جانتا ہے۔ اسے مُرَاقَبَۃُ اللہ کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ اور مُرَاقبہ کی تعلیم

مراقبہ کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہے: (1) بندے کا اپنے رَبّ کو پہچاننا

1... فتاوٰی رضویہ، 22/619 2... نَظْمُ الدُّرَرْ، 1/21

www.dawateislami.net

(2) بندے کا اپنے آپ کو پہچاننا۔

رَبّ کی پہچان

جسے معلوم ہی نہ ہو کہ میرا رَبّ کون ہے؟ اس کی صِفَات کیا ہیں؟ اس کی شان کیا ہے؟ وہ انسان بھٹک جاتا ہے۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اسے اللہ پاک نے طاقت عطا فرمائی، قُوَّت بخشی، بڑی سلطنت عطا کی، اس پر نعمتوں کی برسات ہوئی، یہ اپنی فوج کے ساتھ علاقے فتح کرتا گیا، یہاں تک کہ اس کی سلطنت دُور دُور تک پھیل گئی۔ ایک دِن اسے خیال آیا کہ یہ کائنات کیسے چَل رہی ہے؟ اسے چلانے والا کون ہے؟ دِن کیسے آتا ہے؟ رات کیسے ہوتی ہے؟ ہمیں اتنی طاقت و قُوَّت کہاں سے ملتی ہے؟ عِلْمِ دِین تو جانتا نہیں تھا، بَس عقل کے گھوڑے ہی دوڑاتا رہا، کئی دِن سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ کائنات سورج کے ذریعے چل رہی ہے، سورج ہی کے ذریعے دِن رات کی تبدیلی ہوتی ہے، سورج کے ذریعے فصلیں پکتی ہیں؟ سورج ہی کے ذریعے خوراک ملتی ہے، لہٰذا سورج ہی خُدا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ! اس بدبخت نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے، شیطان نے اسے شرک میں مبتلا کر دیا اور یہ سورج کی پُوجا کرنے لگا۔

دیکھئے! بادشاہ رَبّ کو پہنچانتا نہیں تھا، اسے اللہ پاک کی صفات کا عِلْم نہیں تھا، خُدا کی شان و عظمت سے واقف نہیں تھا، اپنے ہی طور پر سوچ بچار میں پڑا اور بھٹک گیا۔ معلوم ہوا: مُرَاقبہ کرنے (یعنی اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے) کے لئے ضروری ہے کہ اللہ پاک کی پہچان بھی ہو، اس کی شان و عظمت بھی معلوم ہو۔

سورۂ فاتحہ اور اللہ پاک کی صفات

چنانچہ اللہ پاک نے سورۂ فاتحہ کی ابتدا میں اپنی صفات کو بیان فرمایا:

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾

ترجمہ کنزُ العرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان رحمت والا جزا کے دن کا مالک۔ (پ 1، الفاتحہ: 1 تا 3)

معلوم ہوا حقیقی رَبّ وہ ہے جو تمام تعریفوں کا مالِک ہے، وہ ہر نقص سے، ہر عیب سے پاک ہے، خوبیوں والا ہے، وہی ہے جو تمام جہانوں کو پالتا ہے، پتھر میں رینگنے والے بالکل چھوٹے سے کیڑے کو بھی وہی رزق دیتا ہے اور ہاتھی جیسے بڑے جانور کو بھی وہی رزق عطا فرماتا ہے، وہی تمام جہانوں کا رَبّ ہے، وہ رحمٰن بھی ہے، وہ رحیم بھی ہے اور وہ حقیقی رَبّ روزِ جزا کا مالِک بھی ہے۔ یہ ہے حقیقی رَبّ کی پہچان۔

بندے کا خُود کو پہچاننا

دوسری چیز جو مراقبہ کے لیے ضروری ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے آپ کو پہچانتا ہو کیونکہ جو خُود کو نہ پہچانتا ہو، وہ اپنے مَن میں ہی مگن رہتا ہے۔ لہٰذا بندہ جب تک خُود کو پہچانے گا نہیں، اس وقت تک وہ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہو سکے گا۔

اب بندے کی پہچان کیا ہے؟ بندے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ بندہ عاجِز ہے، کمزور ہے، ناتواں، محتاج ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے، لہٰذا ہم کھانے کے محتاج ہیں، ہمیں پیاس لگتی ہے، ہم پانی کے محتاج ہیں، ہم دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں، سننے کے لئے کانوں کے محتاج ہیں، پکڑنے کے لئے ہاتھوں کے محتاج ہیں، بولنے کے لئے زبان کے محتاج ہیں، سوچنا ہو تو دِل و دماغ کے محتاج ہیں، غرض ہم ہر ہر کام میں، ہر ہر معاملے میں محتاج ہیں۔ جب بندہ یہ پہچان لیتا ہے کہ میں ہر وقت محتاج ہوں اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ اللہ ہی رَبُّ العالمین ہے، تب وہ اپنے رَبّ کے حُضُور جھکتا ہے اور عاجزی

www.dawateislami.net

کے ساتھ عرض کرتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ ترجمہ کنزُ العرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ (پ 1، الفاتحہ:4)

دیکھئے! انسان اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہے: مولیٰ! میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں۔ کس معاملے میں؟ ہر ہر معاملے میں ✲ بھوک لگی ہے ✲ اس کے لئے کھانا بھی چاہئے ✲ ہاتھ بھی چاہئے ✲ منہ بھی چاہئے ✲ دانت بھی چاہئیں ✲ یہ ساری نعمتیں کون دیتا ہے؟ اللہ پاک دیتا ہے ✲ آنکھ ✲ کان ✲ زبان ✲ منہ ✲ ہاتھ ✲ پیر ✲ یہ جسم ✲ یہ جان ✲ یہ سانسیں ✲ زِندگی ✲ یہ ساری نعمتیں کون عطا فرماتا ہے؟ اللہ پاک ہی عطا فرماتا ہے ✲ وہ کون سا لمحہ ہے جب انسان پر اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات نہیں ہوتی؟ ہم ہر ہر لمحہ اللہ پاک کی محتاج ہیں ✲ ہر ہر لمحہ اللہ پاک کی مدد ونُصرت کی ضرورت ہے ✲ جب کھانا ملے گا تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ جب کسی چیز کی جانِب ہاتھ بڑھے گا، ہم اسے پکڑ پائیں گی تو تَوَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ جب نگاہ اُٹھے گی، ہم رنگ برنگی دُنیا کا نظارہ کر پائیں گی تو تَوَجُّہ کس کی طرف جائے گی؟ اللہ پاک کی طرف ✲ لہٰذا انسان ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے، اللہ پاک کی یادوں میں رہنے کا محتاج ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جسے مُرَاقبہ کہا جاتا ہے۔

صراطِ مستقیم کی دُعا

اب جب بندہ اللہ پاک کو بھی پہچان لیتا ہے، اپنے آپ کو بھی پہچان لیتا ہے، اب عرض کرتا ہے:

www.dawateislami.net

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۠ (پ 1، الفاتحہ: 5 تا 7)

ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یعنی اے اللہ پاک! مجھے صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، میری پُوری زِندگی صراطِ مستقیم پر ہی گزرے، شیطان، نفسِ اَمّارہ کسی وقت مجھے صراطِ مستقیم سے بہکا نہ سکیں اور میں ہمیشہ تیرے انعام یافتہ بندوں کے رستے پر چلتا رہوں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی پہلی سُورت ہے، یہاں سے قرآنِ مجید کی ابتدا ہو رہی ہے اور ابتدا ہی میں ہمیں کیسا جامع دَرْس دیا گیا، گویا یہ قرآنِ مجید کی پہلی تعلیم ہے کہ انسان ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف مُتَوَجِّہ رہے، اپنے رَبّ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرے۔

تَوَجُّہ اِلَی اللہ کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ تم اللہ کو نگاہ میں رکھو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاهَكَ اللہ پاک کو نگاہ میں رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ (ترمذی، 4/231، حدیث: 2524)

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس پر عَمَل کرو، جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہو تو اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں اور پریشانیوں سے، آخرت میں عذاب سے

www.dawateislami.net

تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے، اللہ پاک اُس کا ہو جاتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 9/490، تحت الحدیث:2524)

اللہ پاک ہم سب کو نیکی کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! ہمارا دِل ہر وقت اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ رہے، ہر وقت اللہ پاک کی یاد سے دِل آباد رہے اور ہم اسی طرح پیاری پیاری یاد کے ساتھ زِندگی گزارتی چلی جائیں۔ اٰمِیْن

محبت میں اپنی گما یاالٰہی! نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں پلا جام ایسا پلا یاالٰہی!
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مرے غوث کا واسطہ یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
مِرا ہر عَمَل بس ترے واسطے ہو کر اِخْلاص ایسا عطا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو، کرم یاخُدا! یاالٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے علمِ دین سیکھنے کے بارے میں چند ضروری باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: جو علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جو علم (دین) کی طلب میں گھر سے نکلے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر

1 . . . مسلم، ص1110، حدیث:2699

www.dawateislami.net

اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔[1] ☆علم حاصل کرنا بھی بہترین نیکی کا کام ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔[2] ☆علم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔[3] ☆علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔[4] ☆ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔[5] ☆علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔[6] ☆تحصیلِ علم کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سحر اور مغرب و عشا کے درمیان کا وقت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، 8/55، حدیث: 7350

2 ... فیضان داتا علی ہجویری، ص13

3 ... مسند الفردوس، 2/80، حدیث: 4011

4 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص8

5 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص9

6 ... جامع بیان العلم وفضلہ، 122، حدیث: 402

www.dawateislami.net

بیان:7 خُطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرْپیش ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے دُرُود شریف پڑھے کیونکہ دُرُودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضَافہ کرتا ہے۔(بُستان الواعظین، ص241)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

www.dawateislami.net

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چادر عطا فرمائی

حضرت جَرِیر بن عبد اللہ بَجَلِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ نے 10 سن ہجری، ماہِ رمضان المبارک میں اسلام قبول کیا، بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فرمان ہے: جَرِیْرٌ یُوْسُفُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ جریر بن عبد اللہ اس اُمَّت کے یُوسف ہیں۔ (اُسْدُ الْغابۃ، 1/529)

ایک مرتبہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مبارک حجرے میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حاضِر ہوئے، یہاں تک کہ حجرہ مبارک بَھر گیا، مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ باقی نہ رہی، حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی آگئے، جگہ تو تھی نہیں، لہٰذا آپ دروازے ہی میں بیٹھ گئے، پیارے آقا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کی طرف اُچھال دی اور فرمایا: جریر! یہ چادر بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ...!

اللہ اکبر! سَرورِ انبیا، محبوبِ خُدا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانِب سے ایسی عزّت افزائی کوئی معمولی بات تو نہیں تھی، اب صحابیِ رسول حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ادب اور عشقِ رسول دیکھئے! آپ نے چادر مبارک کو زمین پر گرنے نہ دیا، لپک کر چادر مبارک کو ہاتھوں پر لیا، اسے چوما اور آنکھوں پر لگا کر بے اختیار رونے لگے، روتے روتے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مجھے عزّت بخشی، اللہ پاک آپ کی عزّتوں میں مزید اضافہ فرمائے، میری یہ مجال نہیں کہ میں آپ کی مبارک چادر پر بیٹھوں، یہ کہہ کر آپ نے چادر مبارک بارگاہِ رسالت میں پیش کر دی۔

اس پر اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تمہارے پاس

www.dawateislami.net

قوم کا عزّت دار شخص آئے تو اس کی عزّت کرو! (مکارم الاخلاق، ص60 تا61، حدیث:71)

قربان جایئے! رسولِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان خوش گوار اور نرالی اداؤں پر...!! دوجہاں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے اپنی محبوبیّت کا تاج عطا فرمایا، نبیوں کا امام بنایا، اتنا اَرْفَع و اعلیٰ، بلند ترین مقام ہونے کے باوُجود مبارک انداز دیکھئے! کیسے نِرالے ہیں، ایک غُلام حاضِر ہوتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنی چادر عطا فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر مسلمان عزّت دار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے مسلمان کو عزّت سے نوازا ہے، کوئی غریب ہے یا امیر، کوئی گورا ہے یا کالا، ہر وہ شخص جس کے دِل میں ایمان کا نور موجود ہے، اس کے سر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پ28، المنٰفقون:8)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرما دیا کہ عزّت اللہ پاک کی ہے، اس کی عطا سے اس کے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزّتوں والے ہیں اور آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ کا ہر غُلام عزّت والا ہے۔ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) ہر مؤمن عزّت والا ہے، کسی مسلِم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے (2) مؤمن کی عزّت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں (3) مؤمن کی عزّت دائمی ہے، فانی نہیں، اسی لئے مؤمن کی لاش اور قبر کی بھی عزّت کی جاتی ہے (4) جو

www.dawateislami.net

مؤمن کو ذلیل سمجھے، وہ اللہ پاک کے نزدیک ذلیل ہے، بندہ غریب ہو، مسکین ہو مگر ہو مسلمان تو وہ عزّت والا ہے جبکہ کوئی کتنا ہی امیر ہو، مالدار ہو مگر ہو کافِر تو عزّت والا نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔(تفسیر صراط الجنان، پ28، المنٰفقون، تحت الآیۃ:8، 10/169)

مسلمان کے لُعاب کی بھی عزّت ہے

بہارِ شریعت میں ایک مسئلہ لکھا ہے، اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ مِسواک جسے مسلمان استعمال کر چکا ہو، جب وہ مسواک قابلِ استعمال نہ رہے (مثلاً بہت چھوٹی ہو جائے کہ پکڑی نہ جائے) تو اس مسواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا احتیاط سے کسی محفوظ جگہ رکھ دیا جائے، اس استعمال شُدہ مسواک کو یونہی پھینک دینا درست نہیں۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حکمت کیا ہے؟ کیا مسواک کا اتنا ادب ضروری ہے؟ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی 2 حکمتیں لکھی ہیں: (1) مِسواک آلۂ ادائے سُنّت ہے (یعنی یہ چھوٹی سی لکڑی جسے مسواک کہا جاتا ہے، اس لکڑی کو حضُور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک عَمَل مبارک کے ساتھ نسبت ہو گئی، ایک مسلمان نے سُنّتِ مصطفےٰ کی ادائیگی کے لئے اس لکڑی کو استعمال کر لیا ہے، لہٰذا یہ لکڑی کا ایک ٹکڑا سُنّتِ مصطفےٰ کے ساتھ نسبت ہونے کی وجہ سے قابلِ احترام ہے)۔(2) دوسری حکمت یہ ہے کہ آبِ دَہَنِ مسلِم (یعنی مسلمان کے منہ کا تھوک) پاک ہے، چونکہ مسواک مسلمان کے مُنہ میں استعمال ہوئی ہے، لہٰذا مسلمان کا لُعاب جو اس مسواک کے ساتھ لگا ہے، اس کا اَدب کرتے ہوئے، مِسواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا محفوظ مقام پر احتیاط سے رکھ دیا جائے تاکہ مسلمان کے منہ کے لُعاب کی بے حرمتی نہ ہو۔ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں: بیت الخلا (یعنی واش رُوم) میں تھوکنا منع ہے،

www.dawateislami.net

کیوں منع ہے؟ اس لئے کہ مسلمان کا لُعاب پاک ہے، بیت الخلا جیسی جگہ پر اس پاک چیز کو ڈالنا مناسب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ 2، 1/294 ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! ایک مسواک کو جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ نہیں بلکہ آپ کی ایک سُنّت کے ساتھ نسبت ہوئی تو اس کی عزّت ہو گئی تو وہ انسان جس کا عزّت دار نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ایمان کا رشتہ ہے، اس کی عزّت کتنی ہو گی...؟ پھر یہ بھی غور کیجئے! کہ مسلمان کے مُنہ کے لُعاب کی جب اتنی عزّت ہے کہ اسے ناپاک جگہ ڈالنے سے عُلَما نے منع فرمایا تو ذرا سوچئے! خُود مسلمان کی اپنی عزّت کتنی ہو گی...؟

مسلمان کی عزّت

اِبنِ ماجہ شریف میں ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کعبہ شریف کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعبہ تُو کیسا پاکیزہ ہے! تیری خوشبو کیسی پاکیزہ ہے! تُو کیسا عظیم ہے! تیری عزّت بھی کتنی بلند ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی جان ہے، بے شک ایک مؤمن کی عزّت اللہ پاک کے ہاں تیری عزّت سے زیادہ ہے۔ (ابن ماجہ، 4/319، حدیث: 3932)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! اللہ پاک نے مسلمان کو کیسی عزّتوں سے نوازا ہے، یقیناً درجات کے اعتبار سے عزّتوں میں کمی بیشی تو ہے، ایک وَلیُّ اللہ کی اور عام مؤمن کی عزّت برابر نہیں ہے، اسی طرح عُلَما کی عزّت عوام کی عزّت سے کہیں بڑھ کر ہے مگر عزّت تو سب ہی کی ہے، جس کے دِل میں بھی نورِ ایمان موجود ہے، اس کے سَر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مسلمان کی عزّت

www.dawateislami.net

کریں، اُس کی حُرمت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی (کی عزّت کرتے ہوئے، اس) کے گھوڑے کی رِکاب پکڑے، اس کا یہ عَمَل کسی لالچ کی وجہ سے نہ ہو، کسی قسم کے خوف کے سبب نہ ہو (بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو) تو اللہ پاک اس رکاب پکڑنے والے کی مَغفِرَت فرما دیتا ہے۔ (معجم اوسط، 1/287، حدیث:1012)

پہلے دور میں گھوڑوں پر سَفَر ہوتا تھا تو عزّت افزائی کا یہ طریقہ تھا کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا تھا تاکہ سوار ہونے والا آسانی سے سُوار ہو جائے، اسی طرح جب کوئی گھڑ سوار آتا تو جلدی سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے، تاکہ سُوار آسانی سے اُتر جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، ص1386، حدیث:2564)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی (یعنی بے عزّتی) نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 6/553)

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! نہ ہی بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت عام ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی ہے، وہ سرحدی ہے، اسلام نے یہ

www.dawateislami.net

سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضورِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی! (مرآۃ المناجیح، 6/552 ملتقطاً)

مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے

حَجَّۃُ الوَدَاع کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی شریف میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ (بالکل واضح سی بات تھی، حج کا موقع ہے اور حج ذُوالحجۃ الحرام ہی میں ادا کیا جاتا ہے لیکن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ادب دیکھئے!) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گمان ہوا کہ شاید حُضُور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مہینے کا نام تبدیل فرمانے والے ہیں، لہٰذا عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ ذُوالْحِجَّۃِ؟ کیا یہ ذُوالحج کا مہینا نہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی جی ہاں! ذُوالحج کا ہی مہینا ہے)۔ رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرا سوال کیا: اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟ (یہ بھی بالکل واضح بات تھی، حج مکے ہی میں ادا کیا جاتا ہے مگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس بار بھی ادب کرتے ہوئے) عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ؟ کیا یہ بَلْدَہ (یعنی مکۂ مکرمہ) نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں (بالکل یہ مکۂ مکرمہ ہی ہے)۔ رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسرا سوال کیا: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا دِن ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس بار بھی ادباً عرض کیا: اَللّٰہُ

www.dawateislami.net

وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ؟ کیا یہ یومُ النَّحر نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یہ یومُ النحر یعنی قربانی ہی کا دِن ہے)۔

اب رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جیسے اس دِن کی، اس شہر اور اس مہینے میں حُرمت و عزّت ہے، تمہارے خُون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (بخاری، 3/141، حدیث: 4406 ملتقطاً)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدودِ حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لاکھ بن جاتی ہے، ویسے ہی گُناہ بھی ایک کا لاکھ ہے، اس لئے حُضور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جیسے یہاں کا گُناہ دوسرے مقامات کے گُناہ سے سخت تَر ہے، ایسے ہی مسلمان کے خون، مال، آبرُو ظلماً برباد کرنا سخت تَر ہے۔[1]

مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے

مفتی صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں: یعنی جیسے ماہِ ذِی الحج میں خصوصاً عرفہ کے دن، حرم شریف کی زمین میں گُناہ کرنا بدتَرِین جُرم ہے کہ اس میں 3 جُرموں کا مجموعہ ہے: (1) گُناہ ایک جُرم (2) محترم جگہ کی بے حرمتی دوسرا جُرم (3) حرمت والی تاریخ و مہینے کی بے ادبی تیسرا جُرم، ایسے ہی مسلمان کا خُون بہانا، مال لُوٹنا (اور عزّت پامال کرنا) کئی جرموں کا مجموعہ ہے کہ یہ ظُلم بھی ہے، اللہ پاک کی ناراضی کا باعِث بھی ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکلیف کا سبب بھی ہے۔[2] کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے مسلمان کو تکلیف پہنچائی،

1...مرآۃ المناجیح، 4/173 2...مرآۃ المناجیح، 4/115 بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (معجم اوسط، 2/387، حدیث:3607)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس...! اب ہمارے معاشرے میں دوسروں کی عزّت پامال کرنے کو بہت معمولی خیال کیا جانے لگا ہے ✲ کبھی مذاق کی بنیاد پر دوسروں کو ذلیل کیا جاتا ہے ✲ کوئی دوسروں پر فِقرے کَستا اور عزّتِ نفس کی دھجیاں بکھیرتا ہے ✲ کسی کی غربت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے ✲ کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اسے معاشرے میں ذلیل کیا جاتا ہے ✲ جس کے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹے نہ ہوں، اسے طعنے دیئے جاتے ہیں ✲ صدقہ خیرات کرنا ہو تو بعض امیر شہرت کے چکر میں غریبوں کی تصویریں بناتے، اپنی نام نہاد سخاوت کا چرچا کرتے اور بے چارے غریب کی عزّتِ نفس کے ساتھ کھیلتے ہیں ✲ شادی بیاہ میں بعض دفعہ غریب رشتے داروں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے اور اب تو وَن کِلِک (One Click) فارمولا بھی آ گیا، لوگ ہنسی مذاق (یعنی Prank) کے نام پر دوسروں کا مذاق بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالتے اور لاکھوں کروڑوں کے سامنے بے چاروں کی عزّت پامال کرتے ہیں۔

سود سے بڑا گُناہ

حضور نبیٔ پاک صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: اللہ پاک اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی

www.dawateislami.net

عزت کو حلال سمجھنا ہے۔(شُعب الایمان، 5/298، حدیث:6711)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب اللہ پاک اور، اس کے پیارے محبوب صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمان کو ایسی عزّتوں سے نوازا ہے تو ہم پر لازِم ہے کہ ہم دوسروں کی عزّت کریں، انہیں تعظیم و تکریم دیں اور کسی صُورت بھی دوسروں کی عزّتِ نفس پامال نہ کیا کریں۔ آیئے! اس ضمن میں قرآنِ کریم کی چند تعلیمات سنتی اور انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

سورۂ حُجُرات 26 وَیں پارے کی ایک مختصر سُورت ہے، صِرْف 2 رکوع اور 18 آیات کی اس مختصر سُورت میں بہت ساری تعلیمات دی گئی ہیں، بالخصوص مسلمانوں کو اجتماعی (یعنی مل جُل کر رہنے والی) زندگی کے آداب سکھائے گئے ہیں یعنی ہم نے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے ساتھ کیسا رویّہ رکھنا ہے، ہمارے والدین ہوں یا بہن بھائی، پڑوسی ہوں یا اَہلِ محلہ، کوئی دُور کا عزیز ہو یا بالکل اجنبی غرض ہر وہ شخص جو مسلمان ہے، چاہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں بھی رہتا ہے، ہم نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، اس تعلق سے سورۂ حُجُرات میں 6 مدنی پھولوں کا حسین گلدستہ بیان کیا گیا ہے۔

آیئے! قرآنِ کریم کے عطا کردہ یہ 6 مدنی پھول سنتی اور آج ہی سے انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتی ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

کسی کا مذاق نہ اُڑاؤ...!!

اللہ پاک نے پارہ 26، سورۂ حُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

ترجَمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسے والیوں سے بہتر ہوں۔ (پ26، الحجرات:11)

مسلمان کی عزّت و تعظیم میں سے ہے کہ کسی طرح بھی اس کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔ آیتِ کریمہ کے اس حصّے میں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہر ایک کا اپنا ذوق ہوتا ہے، زِندگی گزارنے کا انداز اپنا ہوتا ہے، ہم کسی کے انداز پر تنقید نہیں کرسکتیں، ہم کسی کے لباس پر، اس کے لائف اسٹائل پر تنقید نہیں کرسکتیں، یہاں تک کہ اگر کوئی گُناہ گار ہے تو اسے بھی اچھے انداز سے نیکی کی دعوت تو دی جائے گی مگر اس کا مذاق اُڑانا ہرگز درست نہیں۔

آج کل ہمارے ہاں یہ وبا بہت عام ہے ✲ اسلامی اور سنت طریقے سے کھانے پینے کے انداز پر، شرعی پردہ کرنے والیوں پر، سادگی سے زندگی گزارنے والیوں پر تنقید کی جاتی ہے ✲ غریب کے لباس پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے ✲ دوسروں کی نقل اُتار کر ان کے انداز کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ✲ یہاں تک کہ بعض نادان قُدرت کی بنائی ہوئی چیزوں کا بھی مذاق اُڑاتی ہوئی بالکل نہیں شرماتیں ✲ انسان کے چہرے کے اعضا اللہ پاک نے بنائے ہیں لیکن ہم کسی کی آنکھ کا مذاق اڑاتی ہیں کسی کے کان کا، کسی کے ہونٹ کا، ناک کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور سامنے والی کی عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑائی جاتی ہیں۔

مذاق اُڑانے کے عذابات

آہ! ہماری بے احتیاطیاں، آہ! یہ غفلت...! اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی،

www.dawateislami.net

رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ۔ (ترمذی، 3/400، حدیث: 2002 ملخصًا)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا، پھر اسے بُلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ...! جب وہ جنّت کے قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا۔ (شُعب الایمان، 5/311، حدیث: 6757)

آہ! وہ نادان جو دوسروں کی عزّت کا خیال نہیں رکھتیں، مذاق اُڑاتی اور دوسروں کو ذلیل کر کے ہنستی اور خوشیاں مناتی ہیں، وہ اس روایت کو بار بار پڑھیں، اس پر غور کریں، ذرا سوچیں تو سہی...! وہ قیامت کا 50 ہزار سال کا دِن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، ہر طرف نَفْسا نَفْسی کا عالَم، اس صُورتِ حال میں جب کسی کو جنّت کی طرف پُکارا جائے گا، اس کے دِل میں کیسی خوشی داخِل ہو گی، وہ اپنی قسمت پر رشک کرتی، کتنی اُمّید کے ساتھ جنّت کی طرف لپکے گی مگر آہ...! جیسے ہی جنّت کے قریب پہنچے گی، دروازہ بند کر دیا جائے گا، ذرا تَصَوُّر تو باندھئے! اس وقت کیسی ندامت ہو گی، اُمّیدوں کے سارے چراغ یک دَم گُل ہو جائیں گے، خوشیاں مناتا ہوا دِل چکنا چُور ہو جائے گا۔ آہ! یہ حسرت، یہ ندامت کس لئے ہو گی...؟ اس لئے کہ یہ بدنصیب دُنیا میں دوسروں کا مذاق بناتی تھی، روزِ قیامت اسے اس بُرے کام کا بدلہ دیا جائے گا۔

مذاق مسخری کا شرعی حکم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا مسلمان ہو، ہم پر لازِم ہے کہ ہم ہر گز ہر گز اس کا مذاق نہ اُڑائیں۔ حضرت علّامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِہانت (یعنی بے عزتی) اور تحقیر کے لئے زبان یا اشاروں یا کسی اور

www.dawateislami.net

طریقے سے مسلمان کا مذاق اُڑانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔(جہنم کے خطرات، ص173)

(2): کسی کو طعنہ نہ دو...!

اجتماعی زندگی کے آداب کا دوسرا مدنی پھول بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (پ26، حجرات:11) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی زبان یا اِشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہیں، جب کسی مؤمن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔(تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:11، 9/430 بتغیر قلیل)

آہ! اب ہمارے ہاں دوسروں کو طعنے دینے کی وبا بھی بہت عام ہے ✲ کوئی سُنّتیں اپنائے ✲ اپنا اُٹھنا بیٹھنا ✲ چلنا پھرنا ✲ کھانا پینا ✲ پہننا وغیرہ سُنّت کے مطابق کرلے تو اس پر طعنوں کے تیر برسائے جاتے ہیں ✲ غریب کو غُربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ✲ کبھی کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اُس کی ذات کا طعنہ دیا جاتا ہے (حالانکہ کوئی ذات ذلیل یا کمتر نہیں، عزّت کا معیار تقویٰ ہے) جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹا نہ ہو، (حالانکہ بیٹی اللہ پاک کی رحمت ہے، اس کے باوُجود) اسے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ رشتوں کا لین دین ہو یا خدانخواستہ طلاق وغیرہ کا معاملہ ہو جائے، تب تو شیطان خُوب کھل کر کھیلتا اور خُوب طعن و تشنیع کی آفت میں مبتلا کرتا ہے۔

طعن و تشنیع کی مذمت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فُحش (یعنی

www.dawateislami.net

بے ہُودہ) بکنے والا ہوتا ہے۔(ترمذی،3/393،حدیث:1984)

فُحش بات کے معنٰی ہیں: شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے مُعاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔(احیاءالعلوم،3/122)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ عُیُوب (یعنی طعنے دینا،لعنت کرنااور فُحش بکنا،یہ) سچے مسلمان میں نہیں ہوتے،اپنے عیب نہ دیکھنا،دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا،ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خِلاف ہے۔ بعض لوگ جانوروں کو،ہوا کو گالیاں دیتے ہیں،بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں،بات بعد میں کرتے ہیں،یہ سب اس حدیثِ پاک سے عِبرت پکڑیں۔(مرآۃالمناجیح،6/469بتغیر قلیل)

ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے تیسرا اَدب قرآنِ کریم نے یہ بیان کیا:

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ ترجَمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ26،الحجرات:11)

سید محمد نعیم الدّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:(یعنی وہ نام)جو انہیں ناگوار معلوم ہوں(ان ناموں سے نہ پُکارو!) جیسے کسی کو لمبو!موٹو!کالُو!وغیرہ کہہ کر پُکارنا۔(خزائن العرفان،پ26،الحجرات،تحت الآیۃ:11،ص950)

بُرے نام سے پُکارنے کا حکم

افسوس! آج کل یہ بَلا بھی معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، آدمی کا اَصْل نام بہت اچھا ہوتا ہے، پھر لوگ نہ جانے کیوں دوسروں کو بُرے ناموں سے پُکارتے ہیں۔ جس کا جو نام ہو، اس کو اُسی نام سے پُکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا نام مثلاً لمبو،

www.dawateislami.net

ٹھنگو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے سامنے والے کی دِل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے، اس کے باوُجود پُکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسی اُلٹے نام سے پُکارتا ہے۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافِرِ ذِمّی کو بھی شرعی حاجت کے بغیر ایسے الفاظ سے پُکارنا جس سے اس کی دِل شکنی ہو، اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/204)

مثلاً کسی کا رنگ واقعی کالا ہے، اس کے باوُجود اسے کالو کہہ کر پُکارنے سے اس کی دِل آزاری ہوتی ہے تو اسے یُوں پُکارنا ناجائز و حرام ہی رہے گا۔

اُلٹے نام سے پُکارنے کی مذمت

حضرت عُمیر بن سعد رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر ہمارے پیارے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے نام کے عِلاوہ نام (یعنی بُرے لقب سے) بُلایا، اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص525، حدیث:8666)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چوتھا ادب اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(پ26، الحجرات:12)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حصّے میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو بہت

www.dawateislami.net

زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گُناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔(تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 9/433)

گمان کی 3 اقسام

عُلما فرماتے ہیں: گمان 3 قسم کے ہیں: (1) واجب: جیسے اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (2) مستحب: جیسے نیک مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا (3) ممنوع و حرام: جیسے اللہ پاک کے ساتھ برا گمان رکھنا، یونہی کسی مسلمان کے لئے بد گمانی کرنا کہ یہ حرام ہے۔(تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ، 12، 9/433 بتغیرٍ قلیلٍ)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے آپ کو بد گمانی سے بچاؤ کہ بد گمانی بدترین جھوٹ ہے۔(مسلم، ص994، حدیث:2563)

بد گمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات

تفسیر صِرَاطُ الجِنَان میں ہے: (1) جس کے بارے میں بد گمانی کی، اگر اس کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیا تو اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے (2) اگر مسلمان کے سامنے اس کے متعلق بد گمانی کا اظہار نہ کیا، بلکہ اس کی پیٹھ پیچھے کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا بھی حرام ہے (3) بد گمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ سامنے والے کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیب تلاش کرنا بھی گُناہ ہے (4) بد گمانی کی ہلاکت میں سے یہ بھی ہے کہ بد گمانی کرنے سے بغض اور حسد جیسے خطرناک باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں (5) بد گمانی کرنے سے 2 بھائیوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں

www.dawateislami.net

ایک دوسرے پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے، بدگمانی کی وجہ سے بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور بالآخر بعض دفعہ طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ بدگمانی کی وجہ سے بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے (6) دوسروں کے لئے برے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ ۸۶٪ بڑھ جاتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:12، 9/435 تا 436 بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کسی کے عیب تلاش نہ کرو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے پانچواں ادب یہ ہے کہ

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پ26، الحجرات:12) ترجمہ کنزالعرفان: اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو۔

تَجَسُّس کسے کہتے ہیں...؟

لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تَجَسُّس کہلاتا ہے۔ (حدیقہ ندیہ، 3/160) ✿ اسی طرح بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کا کوئی عیب مَعْلُوم کرنے کے لئے اس کا پیچھا کرنا، اس کے گھر میں جھانکنا وغیرہ بھی تَجَسُّس میں داخِل ہے۔

(1) مسلمان کی عیب جُوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے (2) نوکر رکھنے یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حَسَبِ ضرورت مَعْلُومات کرنا گُناہ نہیں۔ (گناہوں کے عذابات، حصہ1، ص32)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا اور ان کے

www.dawateislami.net

عیب ڈھونڈنا منافقوں کا کام ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا انجام ذِلّت ورُسوائی ہے کہ جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتی ہے، یقیناً اس میں بھی کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہو گا اور ممکن ہے کہ وہ عیب ایسا ہو جس کے ظاہر ہونے سے وہ معاشرے میں ذلیل وخوار ہو جائے۔ لہٰذا عیب تلاش کرنے والیوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان کی اس حرکت کی بنا پر کہیں اللہ پاک ان کے وہ پوشیدہ عیوب ظاہر نہ فرمادے جس سے وہ ذلت ورسوائی سے دوچار ہو جائیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عیبوں پر پردے ہی ڈالا کریں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو (اس وقت) اپنے عیبوں کو یاد کرو۔ (شُعب الایمان، 5/311، حدیث:6758)

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچنے، اپنے عیبوں کو تلاش کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

غیبت مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چھٹا ادب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بہن بھائی کی غیبت نہ کی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ (پ26، الحجرات:12)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی کے بارے میں اس کی غیر مَوْجُودَگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس

www.dawateislami.net

کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص438)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بھی مسلمان کی عزّت میں سے ہے کہ ہم اس کی غیبت نہ کریں، نہ ہی سنیں کہ (1) غیبت گُناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (2) غیبت کو حَلال جاننے والا کافِر ہے (3) غیبت کرنے والا فاسِق و گنہگار اور عَذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے (4) بغیر شَرعی مَجْبُوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے۔(گناہوں کے عذابات، حصہ 1، ص27)

غیبت، بدگمانی، تجسس اور مسلمانوں کی دِل آزاری وغیرہ بہت سارے گُناہوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **غیبت کی تباہ کاریاں** اور رسالہ **احترامِ مسلم** پڑھ لیجئے! اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتب (1) تکلیف نہ دیجئے (2) گُناہوں کے عذابات (3) بدگمانی (4) اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال بھی خرید یئے! انہیں پڑھئے اور عِلْمِ دین کا خزانہ حاصِل کیجئے!

دوسروں کی عزّت کی حفاظت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں دوسروں کی عزّت کا محافِظ بنایا ہے، اس لئے ہم نے خُود تو دوسروں کی عزّت کرنی ہی کرنی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عزّت پر پہرا بھی دینا ہے مثلاً ✲ کوئی ہمارے مسلمان بہن بھائی کی غیبت کر رہی ہے، اب ہم پر لازم ہے کہ اسے غیبت سے روکیں ✲ اگر روک نہیں سکتیں تو وہاں سے اُٹھ جائیں ✲ اسی طرح کوئی ہمارے مسلمان بہن بھائی کا مذاق اُڑا رہی ہے، اسے طعنے دے رہی ہے، اس کے عیب اُچھال رہی ہے تو جہاں تک بن پڑے ہمیں چاہئے کہ حکمتِ عملی کے ساتھ اپنے مسلمان بہن بھائی کی عزّت کی حفاظت کریں اور

www.dawateislami.net

ثواب کمائیں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔[1]

پڑوسی کے بارے میں نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**قیامت کا امتحان**" سے پڑوسی کے متعلق چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[2] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[3] ☆ کتاب "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔[4] ☆ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆ خُوشی کے موقع پر اُسے مُبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خُوشی میں شرکت ظاہر کرے۔ ☆ اُس کی لغزشوں سے درگزر کرے۔ ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے۔ ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆ اُس

1...شرح السنہ، 7/346، حدیث:3528
2...ترمذی، 3/379، حدیث:1951
3...الترغیب والترہیب، 3/241، حدیث:13
4...نزہۃ القاری، 5/568

www.dawateislami.net

کے عیبوں پر پردہ ڈالے ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔ ☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔ ☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتًا حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

1 . . . احیاء العلوم، 2/267 ملخصًا

www.dawateislami.net

بیان:8 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضلیت

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحشتوں اور دُشوار گُزار گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہو گا، جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔" (کنز العمال، 1/254، حدیث:2225)

شافعِ روزِ جَزا تُم پہ کروڑوں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تُم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل

www.dawateislami.net

کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔اِن شآءَ اللہُ الکریم

نوٹ:نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا بیماری بذاتِ خُود دَوا بن سکتی ہے؟

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عُیُونُ الحکایات“ جلد 1 صفحہ 367 پر ہے:سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے مشہور بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الٰہی میں مشغول رہا لیکن سُکون مجھ سے کوسوں دُور تھا۔ میں نے خُوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی اور خُشُوع و خُضُوع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشِش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تِلاوت شُروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی اور دِلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الٰہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رَات کے پچھلے پہر میں نے اپنی چادَر کَندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادَر میں لپٹا ہوا تھا۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور مجھ سے پُوچھا: تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت قائم ہو چکی ہے؟ میں نے کہا: کیا قیامت کا مُقرّرہ دن آ گیا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو یہ پُوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی ہلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دِلی سُکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! واقعی میں دِلی سُکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج

www.dawateislami.net

رات سُکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔ میں نے پوچھا: بتاؤ، کیا حاجت ہے؟ اس نے جواب دیا: اے ابُو قاسم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ! مجھے یہ بتایئے، کیا کوئی ایسی صُورت بھی ہے کہ بیماری خُود ہی دوا بن جائے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ایک صُورت ایسی ہے کہ بیماری خُود دَوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دَوا بن جائیں گی۔ یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہنے لگا: مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جاچکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زَبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پُوری ہوگئی اور میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مُبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رُخصت ہوگیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عیون الحکایات، ص194)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے عظیم بُزرگ حضرت ابُو قاسم جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زَبردست نُسخہ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نَفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نَفسانی خواہشات کو پُورا کرنا کس قدر مُہلک اَمراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اَثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا،

www.dawateislami.net

لہٰذا ہمیں بھی اس حکایت سے دَرس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہِشات اور اِتباعِ شَہوات (یعنی خواہشات کی پیروی) میں پڑ کر اپنی زِندگی کے روشن چراغ کو گُل کرنے کے بجائے سُنَّتوں کے مُطابق نیکیوں والی زِندگی گُزارنی چاہیے۔

اِتباعِ شہوات کی تعریف

یاد رکھئے! جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر نَفْس کی ہر خواہش پُوری کرنے میں لگ جانا، ''اِتباعِ شہوات'' کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اَندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کردینے والی تین چیزیں

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: 3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ (1) حِرص و طَمع (یعنی لالچ) میں گُم رہنا (2) نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) انسان کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔ (معجم اوسط، 4/212، حدیث:5754)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم نَفْسانی خواہشات کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو اِنْ شَآءَاللہ حِرص و طَمع (یعنی لالچ) کی بُری عادت بھی نکل جائے گی اور گُناہوں سے بھی چُھٹکارا نصیب ہو گا اور یُوں ہمارا باطن پاک وصاف ہو جائے گا اور ہمیں خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہو جائے گی۔

انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دِن بدن خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تَر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قَرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذَرائع اِستعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔

www.dawateislami.net

آیئے! اتباعِ شہوات (خواہشات کی پیروی) کی مذمّت میں قرآنِ پاک کی چند آیاتِ مُبارکہ سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی نَفْسانی خواہشات اور اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

اللہ پاک پارہ16 سورۂ مریم کی آیت نمبر59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ16، مریم،59)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں(ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

حضرت علامہ جلالُ الدین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: عنقریب میری اُمَّت میں سے اَہلِ کتاب اور اَہلِ لَبن ہلاک ہو جائیں گے، میں نے عرض کی: یارَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَہلِ کتاب کون ہیں؟ اِرْشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذَریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اَہلِ لَبن کون ہیں؟ اِرْشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔ (تفسیر درمنثور، 5/527)

حضرت اِبنِ اشعث رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دُنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّق (جُڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔ (تفسیر درمنثور، 5/526)

ایک مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ﴿۲۷﴾ (پ5، النساء:27)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مَزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

اس آیتِ مُبارَکہ کا شانِ نُزول یہ ہے کہ یہود و نَصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ پاک نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مُسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پُھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پُھوپھی تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔ (تفسیر مدارک، پ5 نساء، تحت الآیۃ:27، ص223)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے کس طرح شہوات کی پیروی کرنے والوں کی مَذمَّت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنَّم کی ''غَیّ'' نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیتِ مبارکہ میں مُنافقین کی مَذمَّت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اِتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل و رُسوا ہوئے اور اب وہ دِلی بُغْض و عِناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مُسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مُبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مُسلمانوں کی عملی حالت دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مُسلم اَقْوام اپنی اس ناپاک سازِش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جارہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مَغربی تہذیب اور اَغیار کی عادت و اَطوار سے مُتاثر ہو کر ان جیسے کام کرنے

www.dawateislami.net

میں مَعَاذَاللہ فخر محسوس کرتا ہے۔ عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چُست لباس پہن کر بد نگاہی کا سامان بننے کو گویا مَعْیوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچوں کی تَربِیَت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی عُلُوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دُنیوی عُلُوم وفُنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذَرا ذَہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں اَنگڑائی لینے لگتی ہیں اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تَربِیَت سے مُنہ موڑ کر مَغربی تَہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے مخلوط (لڑکے لڑکیوں کے مِکس) ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اَعْلٰی تعلیم" کی خاطر غیر مُسلموں کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا اور مُعاملہ یہ ہو گیا ہے کہ

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے — خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے
نَفْس و شیطان کی ہر آن اِطاعت پر دل — آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے
عارضی آفتِ دُنیا سے تو دِل ڈرتا ہے — ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں — حفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
وَلولہ سُنَّتِ محبوب کا دے دے مالک — آہ! فیشن پہ مُسلمان مرا جاتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم مَغربی تَہذیب سے جان چُھڑا کر اِسلامی تعلیمات اپنانا چاہتی ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنا چاہتی ہیں، اپنی اِصلاح اور اپنی اَولاد کی دینی تَربِیَت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے "دینی ماحول" سے وابَستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس دینی ماحول کی برکت سے بے شُمار فیشن پرست اور مَغْرِبی تہذیب کی شوقین بہنیں تائب

www.dawateislami.net

ہو کر سُنَّتوں کی راہ پر گامزن ہو گئی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِضائے الٰہی کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو چھوڑنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِتباعِ شہوات (یعنی نفسانی خواہشات) کی مَذَمَّت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں تاکہ اس مُہلِک مَرَض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہو سکے۔ چُنانچہ

جنَّت اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جنَّت تم سے اس سے بھی زِیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جُوتے کا تَسمہ، جُوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زِیادہ قریب ہے) ہاں! جنَّت کو تکالیف سے اور دوزخ کو شہوتوں اور لَذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (بخاری، 4/243، حدیث:6487)

عقلمند اور نادان کون؟

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نَفْسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ پاک (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔ (ابن ماجہ، 4/496، حدیث:4260)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً جنّت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپُور اِنتہائی خُوبصُورت مَقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں رِیاضتوں

www.dawateislami.net

اور نیکیوں کی صُورت میں اِنتہائی دُشوار گُزار گھاٹیاں مَوْجُود ہیں جن کو عُبُور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رَسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنَّم کو نَفْسانی شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نَفْس کی ناجائز خواہشات پُوری کرتے ہوئے اپنی زِندگی بَسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنَّم میں داخل کر دیا جائے۔ لہٰذا ہم میں سے جو جنَّت میں داخلے کی مُتَمَنِّی اور جہنَّم کے عذاب سے بچنے کی خواہشمند ہے (ہر مسلمان کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانا ناجائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آیئے! عبرت کیلئے ایک اور حدیثِ پاک سنتی ہیں۔

حضرت ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے رحمتِ کونین، دُکھی دِلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب اللہ پاک نے جنَّت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنَّت کی طرف بھیجا اور اِرْشاد فرمایا: جنَّت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اَہْلِ جنَّت کے لئے تیار کی ہیں۔ حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنَّت میں آئے، جنَّت اور اَہْلِ جنَّت کے لئے اللہ پاک کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: تیری عزّت و جَلال کی قسم! جو بھی اس جنَّت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ پس اللہ پاک نے حکم فرمایا اور جنَّت کو مَشَقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: دوبارہ جاؤ جنَّت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنّتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔ حُضُور نبیِ پاک

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں: جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنّت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ پاک! تیری عزّت وجَلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اور اس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اَہلِ دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصّہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ پاک! تیری عزّت وجَلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنَّم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اور اس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ پاک کے حکم سے جہنَّم کو شہوات ولَذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ پاک نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: دوبارہ جہنَّم کی طرف جاؤ۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ پاک! تیری عزّت وجلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔ (ترمذی، 4/252، حدیث:2569)

حدیثِ پاک کی تشریح

علامہ اِبنِ حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”شہوات“ سے مُراد وہ دُنیاوی اُمور ہیں جن کے ذریعے لذّت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس سے بِلاواسطہ مَنْع کیا ہو یا اس کے کرنے سے اَحکاماتِ الٰہی میں سے کسی حکم کا تَرک لازِم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، 11/273)

www.dawateislami.net

چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا عطیہ بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: آدمی اس وَقْت تک مُتَّقی و پرہیز گار نہیں ہو سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عُبور کرنے کے بعد ہی انسان جنَّت میں داخل ہو سکتا ہے اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کُوفہ میں خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زِیادہ لمبی اُمیدوں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلا دیتی ہیں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی حق سے بَھٹکا دیتی ہے، خبر دار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہو گا، عمل کا موقع نہیں ہو گا۔ (2)

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پُوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیونکہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہو گا، فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قَبر جنَّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زِندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو ترک کیا وہ آخِرت میں پُورا پُورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ

1... مستدرک للحاکم، 5/454، حدیث:7969 2... الزھد وقصر الامل، ص58

www.dawateislami.net

دُنیا اِسے چھوڑے وہ خُود دُنیا کو تَرک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَروَردگار سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قَبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندگی کے مُطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زِندگی گُزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر بَدیاں (گناہ) کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (نیکی کی دعوت، ص56)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھیے اللہ پاک کے نیک بندے قَبْر کے اَندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور اِتباعِ شہوات میں لگ جانا آخرت کیلئے خَسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا لوگوں کے مرنے کی خبریں سن چکی ہیں کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بُھگت رہے ہیں لیکن ہم پھر بھی عبرت نہیں پکڑتیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بَظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اَندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی اَنگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نَفْسانی خواہشات میں کھو کر صِرف ایک نَماز ترک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار گانا سُننے، فلم دیکھنے، ایک بار غُصّے سے بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار بے پردگی کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قَبْر کے اندر گھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گُزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ اللہ پاک کی ناراضی کی صُورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت

www.dawateislami.net

کر سکے گا؟ ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں روایت ہے: ''جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ پاک سے نہ ڈرتا تھا۔'' (حلیۃ الاولیاء 10/12، رقم:14318)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں — ملے گُناہوں کے اَمراض سے شفا یارَبّ!
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں — بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!
گُناہ گار طلبگارِ عَفْو و رحمت ہے — عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خواہشاتِ نَفْس اور اِتباعِ شَہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ پاک کی رِضا کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ پاک انہیں بطورِ انعام جنّت کی اَبدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔ (پ30، النّٰزعٰت:41-40)

اس آیت میں اللہ پاک نے اِتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنَّت کی بِشارَت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت ابُو سُلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نَفْس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو تَرک کر دینا، دِل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زِیادہ فائدہ مند ہے۔ (قُوتُ القُلوب، 2/336)

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ نَفْسانی خواہشات سے بچنے کے کس قَدر فَضائل ہیں کہ جو اپنے اُوپر خواہشات کے دروازے بند کر لیتی ہے تو اللہ پاک اسے جنَّت کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان اِنعامات و اِکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حُصُول کیلئے نَفْسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرتی رہیں۔ اِتّباعِ شَہوات پر اُبھارنے والے کئی اَسباب ہوسکتے ہیں، آیئے! ان میں سے چند اَسباب اور ان کا علاج سنتی ہیں تاکہ ان مُہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہوسکے۔

جلد اَثَر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل، لیپ ٹاپ (Laptop)، آئی پیڈ (I-Pad)، گھر دُکان اور گاڑی وغیرہ) ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو، بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کرلوں، اب ان چیزوں کا حُصُول مُشکل ہونے کی وجہ سے انسان اپنی خواہش کو پُورا کرنے کے لئے جائز وناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یُوں تباہی کے گہرے گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

فُضُول خَرچی کی عادَتِ بد

اسی طرح نفسانی خواہشات پر اُبھارنے کا ایک سبب فُضُول خَرچی کی عادَتِ بد بھی ہوسکتی ہے کیونکہ جس انسان میں بھی فُضُول خرچی کی عادت ہوگی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خرید تا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یُوں ایسا انسان خواہشات کی اِتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان مال خَرچ کرتے ہوئے اپنی ضَرورت کو پیشِ نظر رکھے، بِلاضَرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فُضُول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صَدَقہ کردے۔ یاد رکھئے! جس جگہ شَرعاً، عادتاً یا مُروَّتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خَرچ کرنا مثلاً فِسق وفُجور وگُناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اَجنبی لوگوں پر اس طرح خَرچ کرنا کہ اپنے اَہل وعِیال کو بے یار ومددگار چھوڑ دینا، اِسراف (فُضول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص301) اِسراف اور فُضُول خرچی خِلافِ شَرع ہو تو حرام اور خلافِ مُروَّت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (حدیقۃ الندیہ، 2/28)

مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو اِستِعمال کرنا (۳) ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دِل چاہے وہ کھا پی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے مِعدہ خَراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضِر اور نُقصان دہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وَقْت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (رُوحُ البیان 3/154) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گُناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچّھے کھانے پینے، اَعْلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے (۱۱) اَعْلیٰ غِذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔ (تفسیرِ نعیمی، 8/390)

دُوسروں کے احوال میں بے جا غور وفِکر

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب دُوسروں کے اَحوال میں بے جا غور وفِکر کرنا ہے، دُوسروں کے اَعْلیٰ لباس، عالیشان محلّات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ

www.dawateislami.net

کے بارے میں بے جا غور وفکر نہ صِرف حسد جیسے مُہلک مَرض کو جَنم دیتا ہے بلکہ اِس سے اِتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اُٹھتی ہے، پھر ایسا انسان خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر تحصیلِ مال کے لئے ناجائز ذَرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا انسان لوگوں کے اَحوال میں غور و فکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ پاک نے اسے عَطا فرمایا ہے، اس پر صَبر و شکر کرے، اپنے سے کم حیثیّت والے کو دیکھ کر شکر اَدا کرے اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی سیرت کا مُطالَعہ کر کے ان کے معمولاتِ زِندگی میں غور و فکر کرے تاکہ بھلائی کی جانب دل راغب ہو سکے۔

اپنی اِصلاح سے غفلت

اِتباعِ نَفْس و شیطان کا ایک سبب اپنی اِصلاح کی جانب توجُّہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا مُحاسَبہ نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گُناہوں پر مُطلع نہیں ہو پاتا، یُوں وہ شیطان کی پیروی میں مُبتلا ہو کر گُناہ پر گُناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں "نیک اعمال کا جائزہ لینا" کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اَعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گُناہ مجھ سے سَرزَد ہوئے ہیں؟ گُناہوں پر اپنے نَفْس کو مَلامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک اعمال کا رسالہ بھی نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے میں بہت مُعاوِن ہے، نیک اعمال

www.dawateislami.net

کا رسالہ پُر کرنا اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور قَبْر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا آپ بھی روزانہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے یہ رِسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے، اِنْ شَآءَاللہ اس کی برکت سے اِتباعِ شیطان جیسے مُوذِی مَرض اور دیگر گُناہوں سے بھی بچنے کا ذِہن ملے گا۔

زیادہ کھانا

اسی طرح نفسانی خواہشات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس پر شیطان بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وَجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نَفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گُناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت یحییٰ مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شَہوت پَرَست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پَرَست ہو جاتا ہے، اُس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنبھات للعسقلانی، ص59)

گُناہوں کی یلغار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تَشْوِیش سخت تَشْوِیش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، اِنسان کو گُناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چُنانچہ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زِیادہ کھانے سے اَعْضاء میں فتنہ پیدا ہوتا اور فَساد برپا کرنے اور بیہودہ کام

www.dawateislami.net

کر گُزرنے کی رَغبت جَنَم لیتی ہے۔ کیونکہ جب انسان خُوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان فحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر اِنسان بُھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدن پُرسکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خُوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں۔ کسی شے کا مُطالَبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعْضاء بُھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔ (مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن، ص82)

علاج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گُناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ انسان بُھوک سے کم کھا کر نَفْس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اس بات کی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ انسان لقمۂ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مُباح کھانا بھی عبادت پر قوّت حاصل کرنے کی نِیَّت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لذّت کی نعمت نصیب ہو اور گُناہوں کی طرف رَغبت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بُھوک سے کم کھانے کو ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ'' لگانا کہتے ہیں۔ اس پر عمل کا ذِہن بنانے کے لیے امیر اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 206 صفحات پر مُشتمل کتاب ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ'' تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مُطالعے کی برکت

www.dawateislami.net

سے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو کھانے کے آداب، بُھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصول اور اس کے علاوہ بھی بے شُمار صحت کے متعلق معلومات ملیں گی۔ مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو قیمتاً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکل و قناعت کے اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2] ☆انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] ☆روز مرّہ اِستِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4] ☆توکل کے تین درجے ہیں: (۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا (۲) اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ (۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[5] ☆دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حِرص اور بے صَبری اعلیٰ ہے، دِین

1...الزھد للبیھقی، الجزء الاول، ص88، حدیث:104
2...مسلم، ص406، حدیث:2426
3...جنتی زیور، ص136 بتغیر قلیل
4...التعریفات للجرجانی، ص126
5...الرسالۃ القشیریۃ، ص203

www.dawateislami.net

کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو، آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[1] لالچ بہت ہی بُری خَصْلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ ملا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔[2]

☆ جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[3]

☆ بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا (یعنی اس کی ہر دعا قبول ہوتی تھی)، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[4] ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[5] ☆ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مرآۃ المناجیح، 7/112
2 ... جنتی زیور، ص110 ملخصًا
3 ... الرسالۃ القشیریۃ، ص198
4 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص367 ماخوذا
5 ... ابن عساکر، 61/139، رقم:7740 ملخصًا
6 ... مسلم، ص404، حدیث:2415

www.dawateislami.net

بیان:9 خُطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، 2/27، حدیث:484)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

www.dawateislami.net

رِیاکاری کا وبال

دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 165 صفحات پر مُشتمل کتاب **"رِیاکاری"** کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخْص نے اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عَرْض کی: کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ بَدْ دِیانتی نہ کرنا۔ عرض کی: بندہ اللہ پاک کے ساتھ بد دِیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو، جس کا حکم تمہیں اللہ پاک اور اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دِیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُ اللہ کی رِضا کا حصول ہو، لہٰذا رِیاکاری سے بچتے رہو کیونکہ یہ اللہ پاک کے ساتھ شِرْک ہے اور قِیامت کے دن رِیاکار کو لوگوں کے سامنے چار(4) ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اے بَدکار! اے دھوکے باز! اے کافِر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجْر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اُس کے پاس جا کر تلاش کر، جس کے لئے تُو عمل کِیا کرتا تھا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/85)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتے ہیں اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جو اِسے ضائع

www.dawateislami.net

کر دے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود (یعنی شہرت) کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کر کے "اپنے مُنہ میاں مِٹّھو" بننے سے باز نہیں آتیں اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستی ہیں۔ مثلاً کوئی کہتی ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتی ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ رِیاکار جو کہ دو (2) ماہ کے نفلی روزے رکھتی ہے اپنی رِیاکاری (اگر اس کی ریاکاری کی نیت ہو) کا وزن بڑھانے کیلئے کہتی ہے، میں ہر سال تین (3) ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتی ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ) کوئی کہتی ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھ رہی ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتی ہے۔ کوئی کہتی ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتی ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرْد کر رہی ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتی ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتی ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفل روزوں اور عبادتوں کا چرچا کرتی ہیں۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ یہ تمام اس صورت میں جب کہ اس کی ریاکاری کی نیّت ہو۔

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکار خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً نیک اعمال اللہ پاک کو راضی کرنے اور آخرت کو بہتر بنانے کے لئے ہی کرنے چاہئیں، مگر یاد رکھئے کہ جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کے ساتھ

www.dawateislami.net

نیک اعمال کرتے ہیں، ان کے وہ نیک اعمال اللہ پاک کو راضی کرنے اور اُن کی آخرت کو بہتر بنانے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو ان کے کئے کا بدلہ اللہ پاک دُنیا ہی میں عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ پارہ 12، سورۂ ھُود کی آیت نمبر 15 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ12، ہود:15)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو، ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دِیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کِیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری، 7/13)

ایک اور آیت میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ (پ3، البقرۃ:264)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹّی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نِرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔

حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ خَزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں

www.dawateislami.net

ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور ایذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ یہ (مثال جو آیتِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے) مُنافِق رِیاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔ (خزائن العرفان، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:264)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیاوی احتیاط اُخروی پچھتاوے سے بہتر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہو گی ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعْمال فقط **رِیاکاری** کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں تو سوچئے کہ اُس مشکل گھڑی میں اُس کی کیفیَّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفْسوس ہو گا کہ زِندگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتی رہی، قِیامت کے دن جب سخت ضرورت پڑی تو ان اعمال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عُمر یہی سوچتی رہی کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے اور بروزِ قِیامت حَسْرت و افسوس کی تصویر بنی کھڑی ہو گی۔ لہٰذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے حال پر غور کر کے رِیاکاری جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں اور ہر عمل کا اچھی طرح جائزہ لیں کہ اُس سے مقصود رَبِّ کریم کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟

www.dawateislami.net

بد قسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخلاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، ہر اسلامی بہن اپنے دل سے یہ سُوال کرے کہ دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے جب میں نیک اَعْمال بڑی خُوش اُسْلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتی ہوں تو تنہائی میں مجھے کیا ہوجاتا ہے؟ اکیلے میں جلد بازی سے کیوں کام لیتی ہوں؟ تنہائی میں عبادت کا خُشُوع و خُضُوع کیوں برقرار نہیں رہتا؟ کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی اِصلاح کی کوشش کیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا جائزہ لینے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا جائزہ کس طرح لوں؟ مجھے تو صحیح طور پر جائزہ لینا ہی نہیں آتا تو صِرف ایسی اسلامی بہنوں کی صُحبت اِختیار کرلیجئے جو اپنے اَعْمال کا جائزہ لینا جانتی ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں جائزہ لینے کا ذِہن دِیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! اِصلاح وتربیت کے مُعاملے میں صحبت وماحول کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجانا بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے نہ صرف سُنّتوں بھرا پاکیزہ دینی ماحول میسر آتا ہے بلکہ عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں کی صحبت بھی حاصل ہوجاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں نیک اعمال کے رسالے پر عمل کی ترغیب دلا کر روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے نفس واَعْمال کا محاسبہ) کرنے کا ذہن بھی دِیا جاتا ہے، اللہ پاک ہمیں دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے جو نیک عمل کی رُوح

www.dawateislami.net

کو بُری طرح مُتاثّر کرتی ہے یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبَہ کی روشنی میں اَعْمال کو برباد کرنے میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سنتی ہیں۔

احادیث پاک میں رِیا کی مذمّت

1 .....اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کیلئے حُسن وجمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، 1/183، حدیث:1169)

2 .....اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ یعنی اللہ پاک نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔ (یعنی رِیاکار مسلمان ابتداءً جنّت میں داخِل نہ ہو گا) (جمع الجوامع للسیوطی، 2/242، حدیث:5329)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر غور کر لینا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سنتی ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں آسانی ملے چُنانچہ

"رِیا" کی تعریف

اَمیرِ اہلسنّت، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "نیکی کی دعوت" صفحہ 66 پر فرماتے ہیں: اللہ پاک کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی

www.dawateislami.net

عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "رِیاکاری" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی بڑا نازک معاملہ ہے کہ ذرا سی نیت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والی رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اچھی طرح رِیاکاری کی تباہ کاریوں کی معلومات حاصل کریں تاکہ اس مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے نجات حاصل کرنا آسان ہو جائے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"رِیاکاری"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس کتاب میں رِیاکاری کی تعریف، اَسباب، علامات، اُس کے بھیانک نتائج اور اس مرض کے علاج وغیرہ بیان کئے گئے ہیں لہٰذا آپ خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی ترغیب دلایئے۔

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کے حصّہ اوّل صفحہ 73 سے رِیاکاری سے متعلّق مثالوں کا مطالعہ کیجئے تاکہ پتا چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چھپی ہوتی ہے! بعض اوقات ہماری باتوں سے رِیاکاری کا اِظہار ہو رہا ہوتا ہے لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا ذہن ہوتا ہے لہٰذا رِیاکاری کی مثالوں کو پڑھ کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے مگر یہ بھی یاد رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے جس کا سارا دارومدار نیت پر ہوتا ہے لہٰذا جو مثالیں بیان کی گئی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری کی ہی ہیں لیکن کئی مقامات پر نیت کے

www.dawateislami.net

فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔

رِیاکاروں کے لئے جہنّمی وادی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ''اللہ پاک کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا **رِیاکاری کہلاتا ہے۔** گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ وا اور عزّت چاہنا یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا، یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب ''حُبِّ جاہ'' بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا بہت ضَروری ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ وا، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کا چَرچا کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس ہولناک وادی میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو (400) بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ لوگوں کے بجائے اللہ پاک کی رضا کے لئے عمل کِیا جائے اور اگر کوئی شیطان کی باتوں اور نَفْسِ اَمّارَہ کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح نَفْسِ اَمّارَہ کی چال کو ناکام بناؤں؟ میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟ اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہن میں بٹھا لیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کر سکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ ایسی اسلامی بہنوں کی خِدْمت میں اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا جائزہ لیتے ہوئے رِیاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی کرنا عقلمندی نہیں بلکہ جو مَرض جس

www.dawateislami.net

شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کرنا چاہئے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دِیا جائے، یاد رکھئے! اگر مکھی ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ

رِیاکاری کا حکم

حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچّی) توبہ کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قَضا واجِب نہیں بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بَہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح، 7/127)

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی علامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی علامات سنتی ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے اور عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین (3) علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (نیکی کی دعوت، ص80)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتیں؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں کے سامنے بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کرتیں؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتیں؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتیں اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتیں؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پہلے توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوششوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دِیا جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص82)

عَطا کر دے اِخْلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں

www.dawateislami.net

تو بعدِ توبہ عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گی تو اِنْ شَآءَاللہ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ پاک اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرمادے گا۔ (جامع الصغیر للسیوطی، ص508، حدیث:8339)

آیئے! رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سنتی ہیں۔

دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰے! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے، جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو مُلاحَظہ فرمارہا ہے، اے اللہ پاک! مجھے اس دُشمن کے مکر و فَریب سے بچالے، اے اللہ پاک! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتی ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بَہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کی حقدار ٹھہروں۔ (نیکی کی دعوت، ص84)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھیئے!

رِیاکاری کا دوسرا عِلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں کیونکہ انسان کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مثلاً کوئی شخص شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بَہُت پسند کرتا ہے لیکن اگر

www.dawateislami.net

اُسے یہ بتادِیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر مِلا ہوا ہے تو وہ اُس میں مَوْجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہْن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا اور ہمارا یہ ذہن بنے گا کہ لوگوں کی ایسی واہ واہ ہمارے کسی کام کی نہیں، جس کی وجہ سے ہماری محنت اور کئے کرائے پر پانی پھر جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص84 ملخصًا)

رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے!

مرضِ رِیا کا تیسرا اِعلاج اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹادِیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر 3 اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑالی جائے تو رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ 3 اسباب یہ ہیں: (1) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہِش (2) مذمّت کا خوف اور (3) مال و دولت کی حِرص۔ (نیکی کی دعوت ص86)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے!

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج اِخلاص ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اے لوگو! اللہ پاک کیلئے اِخْلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ پاک وُہی اعمال قَبُول فرماتا ہے جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ پاک اور رِشْتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دار قطنی، 1/73، حدیث:130)

www.dawateislami.net

مُخلِص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ مُخلص کون ہے؟ فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے، جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ فرمایا: تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیّت کی حِفاظت کیجئے!

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نیَّت کی حِفاظت کیجئے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نِیَّت کرے۔**[2] اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہی ہوں، اس کا مَقْصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہوگا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو دُور کی بات، جہنّم کے عذاب کی حَقْدار ہو جاؤں گی! شیطان اگرچہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دکھاوے کی نِیَّت سے بچتے ہوئے، اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہوگی۔ (نیکی کی دعوت، ص92 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دورانِ عِبادَت شیطانی وَسْوسوں سے بچئے!

مَرضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں

1... الزواجر، 1/102 2... بخاری، 1/5، حدیث: 1

www.dawateislami.net

لگا رہتا ہے لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسْوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے 3 چیزیں ضَروری ہیں: (1) اُس وَسْوَسے کو پہچاننا (2) اُسے ناپسند کرنا اور (3) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچّھی اچّھی نیّتیں کرکے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالق کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُترادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ پاک کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص94)

نیکیاں چُھپائیے!

مَرَضِ رِیا کا ساتواں عِلاج "نیکیاں چُھپانا" ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتی ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ پاک ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش

www.dawateislami.net

مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس نیک عمل کا اسلامی بہنوں کو پتا چلے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گئی؟ اس طرح تو اسلامی بہنوں کو تیرے مقام و مرتبے کا علم نہیں ہو سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ پاک سے ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو انسان اللہ پاک کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ پاک کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے لیکن اللہ پاک کے نزدیک اُس کا مَقام گِر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خُود عاجز ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص96) جب اس طرح کی دینی سوچ اپنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ اس ریاکاری کے مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

دینی ماحول اپنائیں!

مرضِ رِیاکاری کا آٹھواں علاج یہ ہے کہ ایسی اچھی صحبت اختیار کی جائے جس کی وجہ سے عُمدہ اخلاق مُیسر آئیں، اچھی صحبت کو پانے کے لئے نیکیوں پر ابھارنے والی اور اخلاق کو سنوارنے والی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سے منسلک ہو جائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بہن کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر، علاقے میں ہونے والے

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر و شاکر رہنا نصیب ہو گا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض زندگی میں دینی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہمیشہ جُڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق سے نوازے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتی ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ☆ اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] ☆ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور

1 . . . بخاری، 4/163، حدیث: 6226

www.dawateislami.net

اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔[1] ☆چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔[2] ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُكَ اللّٰہ (جبکہ اسلامی بہن کی چھینک کے جواب میں یَرحَمُكِ اللّٰہ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سن لے۔[3] ☆جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم کبیر، 11/358، حدیث: 12284
2... ردالمحتار، 9/684
3... بہارِ شریعت، حصّہ 3، 16/476
4... فتاویٰ ہندیۃ، 5/326

www.dawateislami.net

بیان:10 خُطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (مُسْنَدِ اَحْمد، 5/509، حدیث:16352)

محبوب رَبِّ اکرم لاکھوں سلام تم پر
لاکھوں دُرود ہر دَم لاکھوں سلام تم پر
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی

www.dawateislami.net

ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھنے پر بے ہوش ہوگئے

حضرت علی اَوْسط یعنی امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ شہزادۂ مصطفٰے، شہیدِ کربلا، امام عَالِی مقام، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے شہزادے ہیں۔ بہت مُتَّقی پرہیز گار، صاحبِ تقویٰ اور خوفِ خدا والی شخصیت تھے۔

(خوفِ خدا دو قسم کا ہے: (1) وہ خوفِ خدا جو ہم جیسے گناہ گاروں کو ہوتا ہے، یعنی اللہ پاک کے عذاب کا خوف، اللہ پاک کی گرفت کا خوف کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے ہماری پکڑ نہ ہو جائے۔ (2) جبکہ اولیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کو جو خوف ہوتا ہے، وہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف ہے، اللہ پاک کے قُرب سے دُوری کا خوف ہے کہ اللہ پاک کے قُرب کی جو نعمت ہمیں نصیب ہے، خدانخواستہ یہ نعمت ہم سے واپس نہ لے لی جائے۔)

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خوفِ خدا دُوسری قسم کا تھا ایک مرتبہ آپ نے حج کے لئے اِحرام باندھا، تو اِحرام باندھتے ہی آپ کا چہرۂ مبارک زرد ہو گیا، خوفِ خدا کے غلبے کے سَبب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) نہ پڑھ سکے۔ لوگوں نے عَرض کیا: عَالِی جاہ! آپ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب

www.dawateislami.net

میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھوں تو لَا لَبَّیْك نہ فرما دیا جائے، یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں سے یہ جواب نہ آجائے کہ تمہارا حاضر ہونا قبول نہیں۔ لوگوں نے عَرض کیا: عَالِی جاہ! اِحْرام باندھ کر تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) پڑھنا ضروری ہے۔ اب امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے شَرْعی حکم پر عمل کرنے کے لئے پڑھنا شروع کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك... یہ پڑھا ہی تھا کہ خوفِ خدا غالِب آگیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حج کے دوران آپ کی یہی کَیفِیَّت رہی، منٰی میں، عرفات میں، صفا مروہ پر جب بھی آپ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھتے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔ (تاریخ الاسلام، 3/182)

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حج کے ایام قریب آرہے ہیں، قافلے سوئے حرم روانہ ہونے کو تیار ہیں، جن خوش نصیبوں کا نام اس سال کے حاجیوں کی فہرست میں آچکا ہے، وہ زور و شور سے، شوق و محبت کے ساتھ تیاریوں میں مَصروف ہوں گے، اِحْرام خریدے جارہے ہوں گے، ضروری سامان پیک کیا جارہا ہو گا، کچھ ہی دنوں میں قافلے سوئے حرم روانہ ہونا شروع ہو جائیں گے، کاش ہم بے کسوں، گنہگاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، ہم بھی حج کریں، صَفا مَروہ کی سَعی کریں، میدانِ عرفات میں قیام ہو، منٰی میں قربانی کریں، حَجَرِ اَسْود کو جھوم جھوم کر بوسے دینے کی توفیق نصیب ہو جائے اور کاش! صد کروڑ کاش! جھوم جھوم کر کعبہ شریف کے گرد پروانہ وار پھیرے لگانے (یعنی طواف کرنے)

www.dawateislami.net

کی سعادت مل جائے۔ امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی!
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں بنا کوئی ایسا سَبب یاالٰہی!

حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کرنے کی بات ہے! یہ کیسا خوبصورت منظر ہے کہ اللہ پاک کا بندہ، جسے اللہ پاک نے تخلیق فرمایا، جسے اللہ پاک نے سانسیں عطا کیں، زندگی عطا کی، طاقت عطا کی، وہ بندہ اِحرام باندھ کر اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، مکہ میں پہنچتا ہے، لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضِر ہوں) کی صدائیں لگاتا ہے اور عملی طور پر یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ یااللہ! میں تیرا ہی بندہ ہوں، تُو ہی میرا رَبّ ہے، اے اللہ پاک! میں تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں، اے رَبِّ رحمٰن و رحیم! تُو نے مجھے کعبہ کے گرد طَواف کرنے کا حکم دیا میں طَواف کرنے حاضر ہوں، یارَبِّ کریم! تو نے مجھے میدانِ عرفات میں قیام کا حکم دیا، میں اپنا گھر بار چھوڑ کر، دُور دراز کا سَفر کر کے، گرمی اور سخت دھوپ کی پروا کئے بغیر میدانِ عرفات میں حاضِر ہو گیا ہوں۔

الغرض یہ کتنا خوبصورت اور عشق بھرا انداز ہے، اس میں محبتِ اِلٰہی کی کیسی جھلک پائی جاتی ہے کہ بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عَرض کرتا ہے: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ (یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ پاک! میں حاضر ہوں)۔

تَلْبِیَہ کے فضائل پر احادیث

(1) ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تَلْبِیَہ

www.dawateislami.net

(یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) پڑھنے والا تَلْبِیَہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنے درخت ہیں، جتنے پتھر ہیں وہ سب کے سب تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں۔ (صحیح ابنِ خزیمہ، 601، حدیث:2634)

(2) ایک حدیث شریف میں ہے: رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یعنی جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اِحرام باندھے ہوئے تھا، تَلْبِیَہ پڑھ رہا تھا (اور سارا دِن اسی حال میں رہا) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو یہ جو سورج غروب ہوا ہے، یہ اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر ڈوب گیا، اب یہ بندہ ایسے ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (جامع صغیر، ص515، حدیث:8461)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر میں لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی دُھوم دھام

حضرت وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات شریف (جو آسمانی کتاب ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی، اس کتاب) میں لکھا ہے: اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ مُقَرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ! فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! چل...!! کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔ اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرے گا: اے اللہ پاک! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آواز آئے گی:

www.dawateislami.net

میں نے تیری درخواست قبول فرمالی (یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کرلی گئی۔) چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہوگی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب احرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے: اے کعبہ! اب چل...!! اب تو تیرا سوال پورا ہو چکا۔ کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! تُو مانگ تجھے دیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل و عیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج یا عمرے کی سعادت حاصل کی ہوگی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا:

www.dawateislami.net

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں)۔ (الروض الفائق، ص48)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یاربِّ مصطَفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یاربِّ مصطَفٰے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی کیسی برکت ہے، میدانِ محشر...! 50 ہزار سال کا دن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سورج، جہنم سامنے، جنت سامنے، پل صراط لگا دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، اعمال تولے جا رہے ہوں گے، اس وقت کعبہ شریف کی زیارت کرنے والے، طَوافِ خانۂ کعبہ کا شرف پانے والے، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگانے والے، روزِ قیامت میدانِ محشر میں اس شان سے آئیں گے کہ کعبہ شریف ان کے ساتھ ہو گا، یہ خوش نصیب طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے اور جھوم جھوم کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگا رہے ہوں گے۔ اللہ کریم ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی حج کی سَعادت نصیب ہو، عمرہ کرنے، صفا و مروہ کی سَعی کرنے، منیٰ و عرفات میں ٹھہرنے کی توفیق نصیب ہو، کاش! ہم بھی جھوم جھوم کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگائیں، اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

www.dawateislami.net

ہر نماز سے پہلے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھتے...!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) احرام باندھ کر ہی پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ہم اس کے معنیٰ پر غور کریں تو اس لحاظ سے ایک مسلمان کی زندگی کا ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہے، جو اس سے جُدا ہو کر گزر سکے، مسلمان کا معنیٰ ہی یہی ہے: اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر سر جھکا دینے والا، لہٰذا مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اِسی تصور کے ساتھ، اِسی یقین کے ساتھ اور اِسی شوق اور جذبے کے ساتھ گزرنا چاہیئے کہ اس کے دل سے، اس کے دماغ سے، اس کی زبان سے، اس کے پورے جسم سے، اس کے ایک ایک فعل سے، اس کی ایک ایک سوچ سے، ایک ایک خیال سے یہ آواز پیدا ہو رہی ہو: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں)۔ ہمارے آقا و مولا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز تھا، رات کو جب نماز پڑھا کرتے (یعنی رات کے نوافل ادا فرماتے) تو نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں) اور بعض روایات کے مطابق ہر فرض نماز سے پہلے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں)۔ (شرح حدیث لبیك اللھم لبیك، ص25)

معلوم ہوا لَبَّیْك اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھنا صرف حج و عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ انسان کو چاہیئے کہ ہر روز محبّتِ اِلٰہی سے سرشار ہو کر اپنے رَبِّ رَحْمٰن و رحیم کی بارگاہ میں عرض کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں۔

لَبَّیْك اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کا معنیٰ

حضرت علامہ ابنِ رَجَب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ

www.dawateislami.net

جو جملہ ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اس میں لفظِ لَبَّیْكَ دو مرتبہ آیا ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ جب لفظ کو تکرار کے ساتھ لایا جاتا ہے، یعنی ایک لفظ کو دہرایا جاتا ہے، تو اس میں تکرار کا معنیٰ پیدا ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ جب بندہ کہتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ تو اس کا معنیٰ صِرْف یہ نہیں کہ یا اللہ! میں ایک بار حاضِر ہوں یا صِرْف آج حاضِر ہوں بلکہ اس کا معنیٰ ہے: یا اللہ پاک! جب جب تیرا حکم ہو، تب تب میں حاضِر ہوں، ہمیشہ حاضِر ہوں، کسی ایک وقت بھی میں تیرے حکم سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ (شرح حدیث لبیك اللھم لبیك، ص23)

علّامہ ابنِ رجب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق جب بندہ ہر روز صبح کے وقت یہ کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں) تو اس کا مطلب یہ ہو گا: یا اللہ پاک! میں نے صُبح اس حال میں کی ہے کہ میں تیری دعوت کو قبول کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات کا حکم دیا میں اُس پر عمل کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات سے مجھے منع فرمایا میں اُس سے رکنے والا ہوں، میں تیری اطاعت پر قائم ہوں، تیرے حکم کی طرف جلدی کرنے والا ہوں۔ پس جب بندہ اپنی زبان سے یہ کہے گا، تُو اب اُس پر لازم ہے کہ اپنے عمل سے اِس کے مطابق چلے تاکہ اس کی زبان اور اُس کا کردار ایک جیسا ہو جائے۔ (شرح حدیث لبیك اللھم لبیك، ص26)

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا کرلے سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

اللہ پاک کے اَحْکام اور بندۂ مؤمن کا رَدِّ عمل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب غور کیجئے...! اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تعلیم دی کہ ہر روز بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں شوق و ذوق کے ساتھ اِقرار کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی یا اللہ! میں تیرے ہر ہر حکم پر سر جھکاتا ہوں)،

www.dawateislami.net

ہم غور کریں! اللہ پاک نے ہمیں کس کس بات کا حکم دیا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (پ1، البقرۃ:43) ترجمہ کنزُالایمان: نماز قائم رکھو۔

اب ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 1 سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 43 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ1، البقرۃ:43) ترجمہ کنزُالایمان: زکوٰۃ دو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 2 سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 183 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ ترجمہ کنزُالایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 2 سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 208 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ترجمہ کنزُالایمان: اسلام میں پورے داخل ہو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 3 سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 254 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ترجمہ کنزُالایمان: ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 102 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ترجمہ کنزُالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ 4 سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 130 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا ترجمہ کنزُالعرفان: سود نہ کھاؤ۔

www.dawateislami.net

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 156 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ترجمہ کنزُالایمان: ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ5 سورۂ نساء کی آیت نمبر 29 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ترجمہ کنزُالایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔ (پ5، النساء:29)

یعنی رشوت نہ کھاؤ، سُود نہ کھاؤ، ناحق دوسرے کے مال پر قبضہ مت کرو، ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ5 سورۂ نساء کی آیت نمبر 59 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ترجمہ کنزُالایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 1 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ترجمہ کنزُالایمان: اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ22 سورۂ احزاب کی آیت نمبر 41 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ترجمہ کنزُالایمان: اللہ کو بہت یاد کرو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ22 سورۂ احزاب کی آیت نمبر 70 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ترجمہ کنزُالایمان: اور سیدھی بات کہو۔

www.dawateislami.net

ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ26 سورۂ حجرات کی آیت نمبر 1 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ترجَمہ کنزُ الایمان: اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

پارہ29 سورۂ مزمل کی آیت نمبر 8 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ترجَمہ کنزُ الایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

الغرض...! اللہ کریم نے ہمیں جتنی باتوں کا حکم دیا، جتنی باتوں سے منع کیا، ہم ہر روز صبح کے وقت اٹھ کر، اس کا اظہار کریں، اس کا اقرار کریں اور کہیں: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ یعنی اللہ پاک جتنے تیرے احکام ہیں، میں سب پر سر جھکاتی ہوں، تُو نے جتنی باتوں سے مجھے منع کیا ہے ان سب کو مانتی ہوں۔

اللہ پاک! ہمیں تعلیمِ مصطفےٰ کے مطابق ہر روز صبح کو یہ دُعا پڑھنے اور صحیح معنوں میں اس کے تقاضوں (Requirements) پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَمَلًا رَبّ کے حُضُور سر جھکانے کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک ہمارا رَبّ ہے ❁ اس نے ہمیں پیدا کیا ❁ زِندگی عطا کی ❁ ہم دیکھتی ہیں تو اس کی عطا کی ہوئی آنکھ سے دیکھتی ہیں ❁ سنتی ہیں تو اس کے عطا کردہ کانوں سے سنتی ہیں ❁ پکڑتی ہیں تو اس کے عطا کردہ ہاتھوں سے پکڑتی ہیں ❁ اسی نے سانسوں کی نعمت عطا کی ❁ اسی نے چلنے کی طاقت بخشی ❁ اسی نے

www.dawateislami.net

ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا ۞ اسی نے نیلے آسمان کی چھت بنائی ۞ ہمارا رَبّ رحمٰن و رحیم ہی ہے جو ہمارے لئے بارش برساتا ہے بیج سے درخت بناتا اور ہمیں پھل عطا فرماتا ہے ۞ اسی نے ہمیں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ہم گنتی کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتیں۔ اندازہ کیجئے! جس رَبِّ کریم نے بِن مانگے ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا ہے، جب ہم اس رَبِّ رحمٰن کے اَحکام کے سامنے سر جھکائیں گی تو وہ مہربان رَبّ ہم پر کیسی کیسی نوازشات فرمائے گا۔

اُڑنے والی دیگ کا عجیب واقعہ

حضرت بکر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا، جو غیر مسلم بھی تھا اور انتہائی ظالم بھی تھا، اس دور کے جو اَہلِ ایمان تھے، ان کے ساتھ بادشاہ کی جنگ ہوئی، بادشاہ کو زبردست شکست کا سامنا ہوا، اہل ایمان کو اللہ پاک نے فتح عطا فرمائی، اُس بادشاہ کو قید کر لیا گیا، اب اُس بادشاہ کے متعلق مشاورت ہوئی کہ یہ بادشاہ انتہائی ظالم ہے، اس نے لوگوں پر بہت ظُلم ڈھائے ہیں اور غیر مسلم بھی ہے، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ آگ جلائی جائے، اس پر ایک بڑی دیگ رکھ کر بادشاہ کو اس دیگ میں ڈال دیا جائے، یوں بادشاہ جھلس کر دردناک موت مر جائے گا۔

اس مشورے پر عمل کیا گیا، آگ جلائی گئی، آگ کے اوپر دیگ لٹکائی گئی اور بادشاہ کو اس میں ڈال دیا گیا، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، دیگ گرم ہوئی تو اس کی تپش سے بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، اب بادشاہ نے اپنے جھوٹے خداؤں (یعنی جن کی عبادت کیا کرتا تھا اُن) کو باری باری پکارنا شروع کر دیا، ظاہر ہے وہ خدا جھوٹے تھے، بادشاہ دھوکے

www.dawateislami.net

میں تھا جن کے سامنے ساری زندگی سر جھکاتا رہا وہ حقیقت میں خدا تھے ہی نہیں، انہوں نے مدد کیا کرنی تھی، بادشاہ ایک ایک کو پُکارتا گیا مگر کسی کی طرف سے جواب نہ آیا، اُس کے جھوٹے خداؤں میں سے کوئی بھی اُسے بچا نہ پایا۔ اب بادشاہ کے دل میں خیال آیا، بادشاہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، یعنی وہ بادشاہ اپنے کردار سے، اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہا تھا کہ یا اللہ پاک! میں ساری زندگی دھوکے میں رہا، میں شرک میں مبتلا رہا، میں جھوٹے خداؤں کو تیرا شریک ٹھہراتا رہا، میں جھوٹے خداؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتا رہا، اپنی پیشانی ان کے سامنے جُھکاتا رہا، لیکن یا رَبِّ کریم! اے حقیقی رَبِّ کریم! آج میں سمجھ چکا ہوں وہ سارے کے سارے جھوٹے تھے، اے اللہ پاک! آج میں تیرے سامنے سر جُھکاتا ہوں، تیرے حضور حاضر ہوتا ہوں، گویا وہ بادشاہ اپنے عمل سے یہ کہہ رہا تھا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں شرک کو چھوڑتا ہوں، میں کُفر کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے سارے باطل عقیدوں کو چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر اقرار کرتا ہوں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر صرف اللہ)۔

اب بادشاہ نے جب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا شروع کیا، تو حضرت بِکر بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایسی بارش برسائی کہ ساری آگ بجھ گئی، پھر اچانک تیز آندھی چلی، اتنی تیز آندھی چلی کہ بادشاہ سمیت پوری کی پوری دیگ کو اُڑا کر لے گئی، اب دیگ اُڑ رہی ہے، بادشاہ اُس دیگ کے اندر ہے اور پڑھ رہا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، بادشاہ یونہی پڑھتا رہا اور آندھی اُس کو اور دیگ کو دُور ایک بستی میں لے گئی۔ جس بستی میں جا کر دیگ زمین پر اتری، وہ بستی غیر مسلموں کی بستی تھی، اب غیر مسلموں نے جب

www.dawateislami.net

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدائیں سُنی، تلواریں نکال کر دوڑتے ہوئے آ گئے، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ایک دیگ اڑتی ہوئی آئی ہے اُس میں ایک شخص ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہا ہے، تو ان کو ذرا حیرانی ہوئی کہ یہ دیگ کیسے اُڑتے ہوئے آئی؟ تو اُنہوں نے بادشاہ سے ساری کہانی پوچھی، پورا واقعہ پوچھا، جب بادشاہ نے اپنا سارا واقعہ سنایا تو غیر مسلموں کی پوری کی پوری بستی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ (عیون الحکایات، 1/86)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس واقعے میں ذرا غور کریں...! ایک ایسا شخص جس نے ساری زندگی کفر میں گزار دی، جس نے ساری زندگی شرک میں گزار دی، جس نے ساری زندگی ظلم کرتے ہوئے مال و دولت کی محبت میں، عیش و عشرت میں گزار دی، ایک مرتبہ بھی رَبّ کے حضور سر نہیں جھکایا، اس بندے نے جب ایک مرتبہ اپنے آپ کو رَبّ کی بارگاہ میں پیش کیا اور اقرار کیا کہ یا اللہ! میں پوری زندگی کے شرک کو چھوڑ کر آج تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں اور اُس نے اس اظہار کے لئے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا تو رَبّ کریم نے غیب سے اُس کی حفاظت کا سامان کر دیا، ذرا غور کریں...! جس شخص نے پیدا ہوتے ہی اپنے کانوں میں اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کا نام مبارک سُنا ہو، اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر کی صدائیں سُنی ہوں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی مبارک آواز سُنی ہو، جو شخص پیدائش سے لے کر اب تک ہے ہی مسلمان، جب وہ کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں نے کبھی شرک نہیں کیا میں تیرے ہر ہر حکم کو ماننے کے لئے تیار ہوں تو اس کو رَبِّ کریم کیسے کیسے انعامات عطا فرمائے گا...!!

رَبّ کی رضا کے لئے حکومت چھوڑ دی

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مشہور ولیُ اللہ ہیں، توبہ سے پہلے آپ امیر زادے

www.dawateislami.net

تھے، بعض روایات کے مطابق آپ بَلخ کے شہزادے تھے، ایک بار اپنے محل کے قریب ہی کہیں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا، وہ محل کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ کس کام سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں مسافر خانے میں آیا ہوں، رات گزارنا چاہتا ہوں۔ اُس سے کہا گیا: یہ مسافر خانہ تو نہیں ہے، یہ تو شہزادے کا محل ہے، اُس شخص نے کہا: اچھا بتاؤ تو یہ کس کا محل ہے؟ کہا گیا: ابراہیم بن ادھم کا، پوچھا گیا: ابراہیم بن ادھم سے پہلے یہاں کون تھا؟ کہا گیا اِس کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، تو کہا: مسافر خانہ اِسی کو تو کہتے ہیں کہ ایک آئے ایک چلا جائے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری بات سن رہے تھے یہ بات آپ کے دل پر اثر کر گئی، آپ اُس شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور پوچھا: بھائی تم کون ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: میں خضر ہوں اور تجھے تیرے رَبّ کے راستے پر ڈالنے آیا ہوں (یعنی تم اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے، شہزادہ بن کر عیش و عشرت میں، رَبّ کی نافرمانیوں میں، رَبّ سے دُور رہ کر زندگی گزارنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے، جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو، میں تمہیں اس کام پر لگانے آیا ہوں۔) حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَرض کیا: ٹھیک ہے، آپ جو راستہ بتاتے ہیں میں اس راستے پر چلتا ہوں لیکن میرے کچھ دنیاوی کام ہیں، میں شہزادہ ہوں، مصروفیات ہیں، بہت سارے کام ہیں، میں وہ کام نمٹا کے پھر آجاتا ہوں، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، جو کام میں تمہیں کہہ رہا ہوں اس سے جلدی کا کوئی کام نہیں ہے، باقی سب کچھ اس کے بعد کرنا۔

جب تک تم دنیا کے کام ختم کرو گے اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو گی لہٰذا ابھی یہیں سے چلو، چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے

www.dawateislami.net

ساتھ چل پڑے، جنگل کی طرف نکل گئے راستے میں ایک چرواہا ملا آپ نے جو شاہانہ لباس پہنا ہوا تھا وہ اتار کر اُس چرواہے کو دے دیا اور اُس کا لباس جو پھٹا پرانا تھا وہ خود پہن کر جنگلوں کی طرف چلے گئے۔ (سبع سنابل، ص221-222)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ موقع تھا جب حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہا، یعنی جس کام کے لئے انسان دنیا میں آیا ہے، رَبّ کی عبادت کرنا، نیکیاں کمانا، آخرت کی فکر کرنا، آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا، حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں مصروف ہو گئے، اب دیکھئے...! حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر اپنے رَبّ کی بارگاہ میں اقرار کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ آپ نے یہ زبان سے نہیں کہا، اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کیا، تو ملا کیا؟

مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دریائے دَجلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس کو پیوند لگا رہے تھے۔ ایک شخص قریب سے گزرا وہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پرانے زمانے سے جانتا تھا اس کو پتا تھا کہ یہ پہلے شہزادے تھے، پھر انہوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور رَبّ کے رستے پر نکل پڑے جب اس شخص نے ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریائے دَجلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس میں پیوند لگاتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے ابراہیم! حکومت چھوڑ کر تم نے کیا پایا؟ ایک لباس وہ بھی پھٹا پرانا اور اس کو بھی اپنے ہاتھوں سے پیوند لگا رہے ہو، پہلے شاہانہ لباس ہوتے تھے، آس پاس سینکڑوں خادم ہوا کرتے تھے، ان کو چھوڑ کر کیا پایا؟ ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ سنا تو اپنی سوئی دریا میں ڈال

www.dawateislami.net

دی اور پھر فرمایا: اے مچھلیو! میری سوئی واپس کرو، یہ سننے کی دیر تھی کہ مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر پانی کی سطح پر آ گئیں، ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ نہیں، مجھے اپنی سوئی چاہئے، تو ایک مچھلی اپنے منہ میں ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سوئی لے کر حاضر ہوئی آپ نے اس سے اپنی سوئی وصول فرمالی اور اس شخص کو فرمایا: اے شخص! میں نے حکومت چھوڑ کر یہ پایا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص82)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک! اپنے بندوں کو فرماتا ہے

حضرتِ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر روز اپنے بندوں کو پکارتا ہے، یہ عبرت ناک پکار ہے اس کو دل کے کانوں سے سنیئے اور اپنے دل میں بسایئے کہ اللہ پاک روزانہ اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اِبْنَ آدَمَ! مَا اَنْصَفْتَنِیْ اے آدم کی اولاد! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، اَذْکُرُکَ وَ تَنْسَانِیْ میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، وَ اَدْعُوْکَ اِلَیَّ وَ تَذْھَبُ اِلٰی غَیْرِیْ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں تم دوسروں کی طرف جاتے ہو، وَ اَذْھَبُ عَنْکَ الْبَلَایَا وَ اَنْتَ مُعْتَکِفٌ عَلَی الْخَطَایَا میں تم سے بلائیں دُور کرتا ہوں اور تم خطاؤں پر کمربستہ رہتے ہو، اے آدم کی اولاد! مَا اِعْتِنَاءُکَ غَدًا اِذَا جِئْتَنِیْ جب تمہارا یہ حال ہے کہ میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں تم خطاؤں پر رہتے ہو، میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، میں تمہیں پکارتا ہوں تم غیروں کی طرف جاتے ہو، تو کل بروزِ قیامت جب تم میری بارگاہ میں آؤ گے تو تمہارے پاس کیا عذر ہو گا؟ (شرح حدیثِ لبیک اللھم لبیک، ص27)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ کیسی عبرتناک پکار ہے۔ کاش! ہم اس کو سمجھیں اور

www.dawateislami.net

عملی طور پر اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں، ہمارے آقا و مولیٰ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہ واٰلِہٖ وسَلَّم نے جو دُعا کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے، اس دُعا کو پڑھنے کا اپنا ذہن بنائیں، روزانہ کی عادت بنائیں، صبح جب اٹھیں تو ذوق و شوق کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری ہی طرف سے ہے، میں تجھ سے سعادت کا سوال کرتی ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دستِ قدرت میں ہیں۔ زبان سے یہ دعا پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کی بھی نیت کریں، عملی طور پر ہم یہ اظہار کریں کہ یااللہ! میں حاضر ہوں تُو نے جو حکم ارشاد فرمایا ہے میں اس پر سرِتسلیمِ خم کرتی ہوں۔ اللہ کریم ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**101 مَدَنی پھول**“ سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتی ہیں: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چِلّا چِلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ! عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار

www.dawateislami.net

ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا اچھی بات نہیں۔ ☆جب تک دوسری بات کر رہی ہو اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتی رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتاب الصمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 7/204 حدیث:325)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوٰی رضویہ، 21/127

www.dawateislami.net

بیان: 11 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان میدانِ عرفات میں ٹھہرے، وہاں قبلہ کی طرف منہ کرے، پھر یہ وظیفہ 100 مرتبہ پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر سورۂ اِخْلَاص (یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت) 100 مرتبہ پڑھے، پھر 100 مرتبہ یُوں دُرُودِ پاک پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ۔

(تو اس کو فضیلت کیا ملتی ہے؟) حُضُور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اس بندے سے خوش ہو کر فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ بندہ جس نے میری تسبیح بیان کی، میری تکبیر بیان کی، میری عظمت کو بیان کیا، میری حمد وثنا کی، میرے نبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھا، اس بندے کی جزا کیا ہے؟ پھر اللہ پاک خود ہی فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ...! بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی، اس کے حق میں اس کی شفاعت کو قبول کیا، اگر یہ بندہ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تمام لوگوں کی شفاعت کرے تو میں اس کی شفاعت قبول کروں

www.dawateislami.net

گا۔(شُعب الایمان، 3/463، حدیث:4074)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے ولیٔ کامل ہیں، محبتِ الٰہی سے سرشار، عشقِ رسول سے مالامال، بہت بلند رتبہ شخصیت ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے 14 سال مسلسل حج کی سعادت عطا فرمائی، میں ہر سال مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوتا، کعبہ شریف کا طواف کرنے کی سعادت پاتا رہا۔ ہر سال میں وہاں ایک شخص کو دیکھتا، وہ خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوتا، جب وہ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کہتا تو

www.dawateislami.net

غیب سے آواز آتی: لَا لَبَّیْك (یعنی تیرا لَبَّیْك کہنا قبول نہیں)، حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 14 وَیں سال میں نے اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تُو بہرا تو نہیں ہے؟ کیا تجھے سنائی نہیں دیتا؟ لَا لَبَّیْك کی آواز آرہی ہے۔ اس شخص نے بڑا عشق بھرا جواب دیا، کہا: اے شیخ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر 14 سال کی بجائے میری عمر 14 ہزار سال ہو اور سال میں ایک مرتبہ کے بجائے، ہر روز ہزار مرتبہ مجھے لَا لَبَّیْك کہا جائے، پھر بھی میں اس دروازے کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا، میں اس دروازے پر پڑا رہوں گا کبھی اس دروازے سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی میں اس شخص کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھا کہ اچانک آسمان سے کاغذ کا ایک ٹکڑا اس درویش کے سینے پر گرا اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا۔ میں نے پڑھا، اس میں لکھا تھا: اے مالک بن دینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے، تُو سمجھتا ہے کہ میں نے اس کے 14 سال کے حج قبول نہیں کیے؟ ایسا نہیں ہے، بلکہ اس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول ہوئے ہیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص96)

یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا حنّانُ یَا مَنّانُ
بخش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ یا اللہ مِری جھولی بھر دے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حج کے ایام قریب ہیں ❁ خوش بخت لوگ جنہیں حج کی سعادت کا مُژدہ مل چکا ہے ❁ وہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے ❁ قافلے سوئے حرم روانگی کو تیار ہوں گے ❁ پروازیں اُڑنا شروع ہو چکی ہیں اور خوش نصیب عاشقانِ رسول جُوق در جُوق حرمِ پاک میں پہنچنے لگے ہیں ❁ اللہ پاک ہمیں بھی یہ عظیم سعادت

www.dawateislami.net

نصیب کرے ۞ ہم بھی اِحرام باندھیں ۞ حرمِ پاک پہنچیں ۞ کعبہ مقدّسہ کی خوبصورت مہکی مہکی فضاؤں میں سانس لینے کی سعادت ملے ۞ کعبہ شریف کے پُرنور نظاروں سے آنکھیں ٹھنڈی کر پائیں ۞ کبھی مُلتَزَم (یعنی خانۂ کعبہ میں وہ حصہ جو دروازۂ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے اس) کو چُومیں ۞ کبھی حجرِ اسود کے بوسے لیں ۞ کبھی میزابِ رحمت کے نیچے نفل پڑھنے کی سعادت نصیب ہو ۞ مِنیٰ، عرفات، مُزدَلفہ میں جانا اور لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں بلند کرنا نصیب ہو جائے۔

یاخدا ایسے اَسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو اَرمانِ حج کا بڑا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی!
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں بنا کوئی ایسا سَبب یاالٰہی!

اللہ پاک ہم سب کو حج اور عمرہ کرنے کی، اور مدینہ مُنَوَّرہ کی باادب حاضری کی سَعادت نصیب کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کی سعادت کس کو ملتی ہے...؟

اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ترجَمہ کنزُالایمان: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے۔ (پ17، الحج:27)

مفسرینِ کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: کعبہ شریف جس مقام پر اب ہے

www.dawateislami.net

پہلے بھی یہیں تھا، جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں طوفان آیا، اس وقت کعبہ شریف کو اٹھا لیا گیا، پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! بیتُ اللہ شریف کی تعمیر کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ نے کعبۃُ اللہ شریف کی تعمیر کی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام جو آپ کے شہزادے ہیں، انہوں نے آپ کے ساتھ آپ کی مُعاوَنَت کی، دونوں باپ بیٹے نے کعبہ شریف کی تعمیر کو مکمل کیا، جب تعمیر مکمل ہوگئی۔ تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اب آپ حج کا اعلان کر دیجئے! لوگوں کو پکاریئے کہ وہ حج کے لیے آئیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: یا اللہ پاک! میری آواز کہاں تک پہنچ پائے گی...؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ اے ابراہیم! آپ کا کام اعلان کر دینا ہے، لوگوں تک آواز پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ صفا پر اور ایک روایت کے مطابق جَبَلِ اَبُوقُبَیس پر تشریف لائے، پہلے آپ نے تَلبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك) پڑھا، روایات میں ہے: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے تَلبِیَہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی، تَلبِیَہ پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو پکارا: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اے لوگو! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَیْكُمْ حَجَّ الْبَیْتِ الْعَتِیقِ بے شک اللہ پاک نے تم پر اس بیتِ عَتِیق (یعنی کعبہ شریف) کا حج فرض کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں اعلان کیا: اِنَّ اللّٰهَ یَدْعُوكُمْ اِلَی حَجِّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ اے لوگو! بے شک اللہ پاک تمہیں حج بیت اللہ کی طرف بلاتا ہے، لِیُثِیبَكُمْ بِهِ الْجَنَّةَ تاکہ حج کے ثواب میں تمہیں جنت عطا فرمائے وَیُخْرِجَكُمْ مِنَ النَّارِ

www.dawateislami.net

اور تمہیں حج کی برکت سے جہنّم سے آزاد کر دے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی حیاتِ ظاہری میں جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس وقت آپ نے یہ اعلان کیا لیکن اللہ کریم کی قدرت اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے کہ آپ کی یہ آواز قیامت تک آنے والے لوگوں نے سنی اور جو خوش نصیب تھے انہوں نے اس آواز پر لَبَّیْكَ کہا۔ (تفسیر کبیر، پ17، الحج، تحت الآیۃ:27، 8/219 ملتقطاً)

امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اس وقت لَبَّیْكَ کہا تھا وہی زندگی میں حج کی سعادت پاتا ہے، جس نے ایک مرتبہ لَبَّیْكَ کہا تھا وہ ایک مرتبہ حج کرتا ہے، جس نے دو مرتبہ لَبَّیْكَ کہا تھا وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے اور جس نے زیادہ مرتبہ لَبَّیْكَ کہا تھا وہ زیادہ مرتبہ حج کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر، پ17، الحج، تحت الآیۃ:27، 8/220)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پتا چلا کہ آج جو لوگ حج کی سعادت پاتے ہیں، پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی مشقت برداشت کرتے ہیں، طوافِ کعبہ کی سعادت پاتے ہیں، مِنیٰ میں، میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں، مزدلفہ کا قیام کرتے ہیں، صفا مروہ پر دوڑتے اور مشقت برداشت کرتے ہیں، یہ عملی طور پر اس بات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں، جنہوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پکار پر لَبَّیْكَ کہا تھا۔

حج کس پر فرض ہے...؟

حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ (پ4، آلِ عمران:97)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

پتا چلا جو شخص کعبہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس پر حج فرض ہے۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استطاعت کی تفسیر زَادْ اور رَاحِلَہ سے کی، راحِلہ کا مطلب: سواری، زاد کا مطلب: سفر کا خرچ۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کے پاس اتنا مال ہے کہ گھر سے چل کر مکہ مکرمہ پہنچے، وہاں قیام کے اخراجات، وہاں سے واپسی کے اخراجات اور جتنے دن حج پر لگیں گے ان ایام کا گھر والوں کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو، راستہ بھی پر امن ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ (خزائن العرفان، پ4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:97، ص126)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے، جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اُس پر فرض ہے مرد ہو یا عورت، جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنّم کا مستحق ہو گا۔ عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اُسے بغیر شوہر یا محرم کے سفر کو جانا حرام، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بے شوہر یا محرم جائے گی تو گنہگار ہو گی، ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر ہے اُس قدر بہتر ہے۔ حدیث میں اس قدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمَّہَاتُ المؤمنین کو حج کروا کر فرمایا: یہ ایک حج ہو گیا اس کے بعد گھر کی چٹائیاں۔ لیکن اگر عورت دوسری بار بھی حج کے لئے جاتی ہے تو جا سکتی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا نے اس کے بعد پھر حج کیا۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/657 ملخصًا)

قرض لے کر حج کرے

علما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو گیا، لیکن وہ حج پر گیا نہیں، ٹال مٹول کرتا رہا، مؤخر کرتا رہا، اس سال نہیں اگلے سال چلا جاؤں گا، اُس سے اگلے سال چلا

www.dawateislami.net

جاؤں گا، ابھی بڑی زندگی پڑی ہے پھر چلا جاؤں گا، یوں کرتا رہا پھر اس پر غربت آگئی تو اب بھی اس پر حج فرض ہے، ایسی صُورت میں اس پر لازم ہے کہ قرض لے کر حج پر جائے، اللہ پاک اس کے قرض کا انتظام فرمادے گا۔ (وقار الفتاویٰ، 2/442 ملتقطاً)

فرض حج نہ کرنے کی وعید

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو لوگ فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، وہ نہایت نقصان میں ہیں۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضی، شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مُحَمَّد عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ زاد اور راحلہ (یعنی سواری اور سفر خرچ) کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ مکہ مکرمہ تک پہنچ سکے، اس کے باوجود اگر وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (ترمذی، 2/219، حدیث: 812)

اَللّٰہُ اَکْبَرْ! غور فرمایئے! کیسی سخت وعید ہے، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) ہیں، لوگوں کا ایمان قبول کر لینا، آپ کو انتہائی پسند ہے، جب کفار کلمہ نہیں پڑھتے تھے، قرآنی آیات پر ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے، رحمتِ عالم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کافروں کے کلمہ نہ پڑھنے سے بھی غمگین ہوتے ہیں، وہ ایک مسلمان کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود اگر وہ حج نہیں کرتا، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو حج کا تارِک ہے (یعنی جو حج فرض ہونے کے باوجود نہیں

www.dawateislami.net

کرتا) اس کی موت میں اور یہود و نصاریٰ کی موت میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ پاک تارکِ حج سے بھی ناراض ہے، یہود و نصاریٰ سے بھی ناراض ہے۔ہاں! دونوں ناراضیوں میں فرق ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جو حج کرتا بھی نہیں ہے اور حج کی فرضیت کا بھی انکار کرتا ہے تو وہ بندہ کافر ہو جائے گا اور اس کے اور اہلِ کتاب کے کفر میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔(مرآۃ المناجیح،4/94)

شَرَف دے حج کا مجھے میرے کریا یارب! روانہ سُوئے مدینہ ہو قافلہ یارب!
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب!
بَوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب!

حج سفرِ عشق ہے

یاد رکھئے! دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ سن لو...! اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے دل میں محبتِ حق کا چراغ نہیں جلتا، دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اور حج سراپا سفرِ عشق ہے ❁ انسان حج کرنے کے لئے جاتا ہے تو بغیر سلے کپڑے (یعنی اِحرام) پہن لیتا ہے ❁ کعبہ شریف کے گرد چکر لگاتا ہے ❁ صفا مروہ کے درمیان دوڑتا ہے ❁ منیٰ میں جاکر قربانی کرتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے ❁ مزدلفہ میں قیام کرتا ہے ❁ جَمرات کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارتا ہے، یہ وہ کام نہیں ہیں جو عقل میں آسکیں، صرف و صرف عشق ہی ان کاموں کو سمجھ سکتا ہے، لہٰذا حج اوّل سے آخر تک عشق و محبت کا سفر ہے، اس سفر کا شوق اسی کو تڑپاتا ہے جس کے دل میں محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کے چراغ جل رہے ہوتے ہیں بلکہ جنہیں عشق و محبت کی دولت نصیب ہے، وہ تو سَر کے بَل جانا بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اپاہج حاجی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ حج کے لیے جارہا تھا راستے میں ایک شخص دیکھا، اپاہج ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، گِھسٹ گِھسٹ کر مکہ مکرمہ کی طرف چلا جارہا ہے۔ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ یہ کیسا عجیب شخص ہے، چلنے سے معذور ہے پھر بھی کس شوق اور وارفتگی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف جارہا ہے۔ میں اس کے قریب گیا اور پوچھا: بھائی! کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں سمرقند سے آرہا ہوں۔ (سمرقند اُزبکستان کا ایک صوبہ ہے اور موجودہ نقشے کے مطابق سمرقند سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ تقریباً 4ہزار 4سو 17 کلومیٹر ہے) اتنا طویل سفر اور وہ شخص چلنے سے معذور گِھسٹ گِھسٹ کر جارہا ہے۔ حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں نے اُس سے پوچھا: کتنا عرصہ ہوا سمرقند سے چلے ہوئے؟ کہنے لگا: 10 سال ہو چکے ہیں۔ اب تو تعجب اور حیرانی کی انتہا نہ رہی، حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حیرت میں ڈوب کر ٹکٹکی باندھ کر اُس خوش نصیب عاشقِ رسول کی طرف دیکھنے لگے۔ اُس نے پوچھا: اے شفیق! کیا دیکھتے ہو؟ فرمایا: میں تمہاری کمزوری اور سفر کی درازی سے بہت حیران ہوں، اُس خوش نصیب عاشقِ رسول نے بڑا پیارا جواب دیا، کہنے لگا: اے شفیق بلخی! سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کر دے گا اور جہاں تک بات ہے میری کمزوری کی تو میری کمزوری کا سہارا میرا مالک و مولا ہے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص124)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** سنا آپ نے اپاہج حاجی کا جذبہ کیسا تھا! اپاہج (یعنی چلنے سے معذور) ہونے کے باوجود گِھسٹ گِھسٹ کر کعبہ شریف کی زیارت کے شوق میں چلا جارہا تھا، 10 سال سے مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں تھا، اس کے

www.dawateislami.net

جذبے اور ہمت پر لاکھوں سلام۔ اِس واقعہ میں ہمارے لئے بھی بڑی عبرت ہے، وہ نادان مسلمان جو صحت مند اور تندرست ہونے کے باوجود، مال و دولت ہونے کے باوجود، استطاعت کے باوجود سفرِ حج کی سعادت حاصل نہیں کرتا۔ اَپاہج حاجی گِھسٹ گِھسٹ کر جا رہا تھا، اسے گھر سے نکلے 10 سال ہو گئے تھے، اب بھی سفر میں تھا اور نادان مسلمان صرف چند گھنٹوں کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمت نہیں کرتا۔

کاش! ہمیں شوقِ حج نصیب ہو، کاش...! ہمارے دل میں بھی محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول کی شمع یوں جلے کہ ہم سب کچھ چھوڑیں اور اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حج فرض ہو تو حج کے لیے جائیں۔ اللہ پاک اس اَپاہج حاجی کے صدقے ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

آیئے! شوقِ حج بڑھانے کے لئے حج کے فضائل سنتی ہیں:

حج کرنے کے فضائل

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ کعبہ شریف کا حج کرے، اس دوران نہ فُحش باتیں کرے، نہ ہی گناہ کا کام کرے تو وہ ایسے لوٹ جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔[1]

(2) بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہے۔[2] (3) مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے، نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک حج پہلے کے گناہوں کو معاف کروا دیتا ہے۔ (مسلم، ص63، حدیث:121)

1... بخاری، 1/512، حدیث:1521 2... بخاری، 1/586، حدیث:1773

www.dawateislami.net

حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ایمان اور نیک اعمال گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں، علما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے سے گُناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور مقبول حج میں گناہِ کبیرہ کی معافی کی بھی پختہ اُمید ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ حج کی برکت سے گناہ مٹتے ہیں، حقوق العباد سے خلاصی نہیں ہوتی، مثلاً کسی نے قرض لیا تھا، قرض کی ادائیگی میں اس نے دیر کی، تو اس تاخیر کا گناہ حج کرنے سے معاف ہو جائے گا، لیکن جو رقم لی ہوئی ہے وہ واپس لوٹانی ہی پڑے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

400 افراد کی شفاعت!

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حاجی اپنے اہل خانہ میں سے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا اور حاجی گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (مسند بزار، 8/170، حدیث:3196)

حضرت ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یا اللہ پاک! جو تیرے بیت (یعنی کعبہ شریف) کی زیارت کے لئے آئیں، ان بندوں کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے داؤد! بے شک جو میرے کعبہ کا حج کریں، میرے ذِمۂ کرم پر ہے کہ میں ان کو دنیا میں معاف کر دوں اور (قیامت کے دِن) جب وہ مجھ سے ملیں تو میں ان کی بخشش فرمادوں۔ (معجم اوسط، 4/297، حدیث:6037)

اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا

www.dawateislami.net

ہے، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد ہوتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو! وہ پَرَاگندا حال، بکھرے بالوں کے ساتھ دُور دُور سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں بے شک میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے عَرض کرتے ہیں: اے اللہ پاک! اِن میں گناہ گار بھی ہیں تو اللہ پاک فرماتا ہے: بے شک میں نے اُن کو بھی بخش دیا۔ (کنز العمال، جُز5، 3/29، حدیث:12098)

حج کمزوروں کا جہاد ہے

شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بہت کمزور ہوں، جِہاد پر نہیں جا سکتا، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اس جہاد کی طرف بڑھو! جس میں کانٹے کا خطرہ نہیں یعنی حج ادا کیا کرو۔ (معجم اوسط، 3/190، حدیث:4287)

رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہی ہے۔ (احیاء العلوم، 1/317)

حجِ مَبْرُور کسے کہتے ہیں؟

حجِ مَبْرُور سے مُراد وہ حج ہے: جس میں گناہ سے بچا جائے، یا وہ حج جس میں رِیا و نام و نُمود سے پرہیز ہو، یا وہ حج جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔ (مرآۃ المناجیح، 5/727)

سفرِ حج میں مرنے والے کی فضیلت

www.dawateislami.net

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کے لئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، 5/44، حدیث: 6350)

روزانہ 120 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں: اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک حاجیوں پر روزانہ 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے 60 رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، 40 رحمتیں کعبہ شریف کے قریب نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں اور 20 رحمتیں کعبہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہیں۔ (شُعب الایمان، 3/455، حدیث: 4051)

شیطان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے!

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان سب سے زیادہ حقیر سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غُصّے میں صرف عَرَفہ کے دن دیکھا جاتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ عَرَفہ کے دن میدانِ عَرَفات میں وقوف کرنے والوں پر اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور اللہ پاک ان کے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (کنز العمال، جُز 5، 3/29، حدیث: 12101)

حاجی سے دُعائے مغفرت کرواؤ!

ایک حدیثِ پاک میں ہے نبیِّ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود حاجیوں کے لئے دعا کی: اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما اور اس کی بھی بخشش فرما جس کے لئے حاجی

www.dawateislami.net

دعائے مغفرت کرتا ہے۔(مستدرک،2/84،حدیث:1654)

ایک روایت میں ہے: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کا وفد ہیں، اگر یہ رَبّ سے دُعا کریں اللہ قبول فرماتا ہے اور اگر یہ اللہ پاک سے بخشش چاہیں اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔(ابن ماجہ،3/410،حدیث:2892)

سوال بھی خود بتائے اور جواب بھی دیئے

ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ سوال پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو! اور اگر چاہو تو میں ہی تمہیں تمہارے سوال بھی بتاؤں اور ان کے جواب بھی بتادوں۔ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ ہی ارشاد فرمائیے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟ آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم پوچھنے آئے ہو کہ ❁ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب وہ رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ ❁ جب حاجی آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا، بے شک آپ نے سارے سوال درست ارشاد فرمائے، اب ان کے جواب بھی عطا فرمادیجئے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور

www.dawateislami.net

اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اللہ پاک اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے اگرچہ بارش کے قطروں اور ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔

رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: جب حاجی رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو قیامت تک اس کا ثواب کوئی نہیں جان سکتا، جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہو گا اور جب حاجی کعبہ شریف کا آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (صحیح ابن حبان، ص586، حدیث:1887)

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! حج کرنے کے کیسے زبردست فضائل ہیں ❁ حاجی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے ❁ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں اس کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں ❁ حاجی جب شیطان کو کنکر مارتا ہے تو اس کو بے شمار اجر عطا کیا جاتا ہے ❁ حاجی بال منڈواتا ہے تو ہر ہر بال کے بدلے روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا ❁ حاجی جب بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے ❁ مقبول حج کی جزا جنت ہے ❁ حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ❁ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا ❁ حاجی جس کے لئے دعائے مغفرت کر دے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے ❁ حاجی اللہ کا مہمان ہے ❁ حاجی کی دعا قبول کی جاتی ہے ❁ حاجی کی تنگ دستی مٹا دی جاتی ہے ❁ جو حاجی سفرِ حج میں فوت ہو جائے روزِ قیامت اپنی قبر

www.dawateislami.net

سے با آواز بلند تَلبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك) پڑھتے ہوئے اٹھے گا ❁ حاجی کو دورانِ سفر ایک روپیہ خرچ کرنے کے بدلے 10 لاکھ روپے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ❁ حاجی طوافِ کعبہ کا شرف حاصل کرتا ہے تو اس پر 60 رحمتیں برستی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسے عظیم فضائل ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے، کاش...! ہم بھی حج کی سعادت حاصل کریں، یاد رکھئے! حج کرنے کے لئے پیسے کی نہیں بلکہ سچی تڑپ کی ضرورت ہے، رَبّ کے ہاں سچی طلب اور سچی تڑپ دیکھی جاتی ہے، اگر تڑپ سچی ہو، طلب سچی ہو، شوق سچا ہو تو اللہ کریم کی رحمتیں ضرور ملتی ہیں، ضرور نظرِ کرم ہوتی ہے اور حج کی سعادت مل ہی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے شوقین کا کام بن گیا

امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، تین سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر رَبّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا، مسلسل تین سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا، اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ خوابوں میں آرہے ہیں، بِگڑی بنا رہے ہیں

www.dawateislami.net

رسولِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔ رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، نبیِّ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہوگئی۔ دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کرسکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ کرپایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یَارسولَ اللہ، یَاحَبِیْبَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں ہے، میں کیسے حج کے لئے جاسکتا ہوں؟

رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہوگی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ (عیون الحکایات، 2/223)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

شوقِ حج کیسے بڑھائیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پتا چلا! حج کے لئے مال و اسباب کی نہیں، شوق اور تڑپ کی ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں ❁ حج کے فضائل پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دل میں شوقِ حج پیدا ہو گا ❁ کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وقت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ کبھی منیٰ شریف کا تَصَوُّر باندھیں ❁ تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں ❁ کبھی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگائیں ❁ صفا مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لا کر اللہ کریم کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں کریں: یا اللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو صاحبِ استطاعت ہیں اور وہ کئی بار حج و عمرہ کر چکی ہوں تو وہ اگر کسی مرحوم رشتے دار کے لئے حجِ بدل کروانا چاہیں تو ایسی غریب اسلامی بہنوں کو حج و عمرہ کے لیے بھیجیں جو بظاہر وہاں جانے کے اسباب نہیں پاتیں جو اسلامی بہن اپنے کسی مرحوم کے لئے حجِ بدل کروانا چاہیں تو وہ ذمہ دار اسلامی بہنوں سے رابطہ کر لیں۔ ذمہ

www.dawateislami.net

دار اسلامی بہنیں اس ای میل آئی ڈی hajjebadal@dawateislami.net پر رابطہ کر کے معلومات حاصل کر لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَت بَرَکَاتُہمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت تین کتابیں ہیں: **عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن** یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والی اسلامی بہنوں کو تحفۃً پیش کریں، حج اور عمرہ کرنے والی اسلامی بہنیں ان کتابوں کو پڑھیں گی، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ اور مکۂ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ حُضُور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے کھانا

1 . . . مشکاۃ، 1/97، حدیث:175

www.dawateislami.net

کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ ☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں (گٹوں) تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اُٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[1] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔[2] ☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیجئے۔ ☆اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیجئے۔ ☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[3] ☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔ ☆اپنے سامنے سے کھایئے۔ ☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچارہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے اگر جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا

---

1 . . . ابن ماجہ، 4/9، حدیث: 3260
2 . . . مرآۃ المناجیح، 6/32
3 . . . مسند الفردوس، 1/274، حدیث: 1955

www.dawateislami.net

ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

1 . . . فتاویٰ رضویہ، 21/652 ملخصاً

www.dawateislami.net

بیان:12 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عَرض کرے، اللہ پاک اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو مجھ تک اس کا سلام بھی پہنچائے گا اور دُنیا و آخرت کے کاموں میں اُس کی کفایت بھی کرے گا اور قیامت کے دن میں (سلام پیش کرنے والے) کی شفاعت بھی کروں گا۔ (شعب الایمان، 2/218، حدیث: 1583 ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہت ہی عظیم سَعادت ہے کہ مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری کا موقع نصیب ہو ❁ جس پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہم کلمہ پڑھتی ہیں ❁ جن کی محبت دلوں میں سجائے رکھتی ہیں ❁ جن کی شَفاعت کی اُمّید باندھے ہوئے ہیں ❁ ان آقا کریم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُرنور کی زیارت کا شَرف نصیب ہو ❁ سنہری جالیاں ہوں ❁ ہاتھ باندھ کر ❁ سر جُھکا کر ❁ دل میں یادِ مصطفےٰ سجا کر ❁ آنسو بہاتے ہوئے ❁ تڑپ تڑپ کر اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک دربار میں سلامِ عقیدت پیش کر رہی ہوں، یقین کیجئے! یہ سَعادت مل جانا ہی بہت بڑا اِنعام ہے، جس خوش نصیب کو زندگی میں ایک بار بھی یہ موقع نصیب ہو جائے، یقیناً وہ خوش نصیب ہے۔

www.dawateislami.net

لیکن قربان جایئے! کریم کا کرم رُکتا نہیں ہے، جو کرم والے ہوتے ہیں ان کا کرم مَحدُود نہیں ہوتا۔ ایک تو یہی سَعادت بہت بڑی ہے کہ انسان کو وہاں حاضری کا موقع نصیب ہو جائے، سلام عَرض کرنے کی سَعادت مل جائے، اس کے ساتھ ساتھ سعادَت پانے والے پر مزید کرم یہ بھی ہوتا ہے کہ آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اللہ پاک اس بندے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو حُضُور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس کا سلام بھی عَرض کرتا ہے اور سلام عَرض کرنے والے کے دُنیوی اور اُخروی کاموں میں کِفایَت بھی کرتا ہے، یہاں تک بَس نہیں، اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اس (سلام عرض کرنے والے) کو شفاعت سے بھی نوازیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

www.dawateislami.net

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حج کا پُر بہار موسم جاری وساری ہے، حج کے اَیّام قریب سے قریب ہوتے جارہے ہیں ❁ خوش نصیب، سَعادت مَند عاشقانِ رسول حج کی سعادت حاصل کریں گے ❁ طَوافِ کعبہ ہو گا ❁ صفا و مروہ کی سَعْی ہو گی ❁ مِنٰی میں حاضری ہوگی ❁ میدانِ عرفات اور مزدلفہ کا قیام ہو گا، یہ ساری سَعادتیں لُوٹنے کے بعد عاشقانِ رسول دِلوں میں عشقِ رسول کے چراغ روشن کئے ❁ آنکھوں میں آنسو لئے ❁ تڑپتے، لرزتے ہوئے ❁ خوشی میں جھومتے ہوئے اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ عالی شان میں، روضۂ پُر نُور پر حاضری دیں گے، یہ کیسے خوش نصیب لوگ ہوں گے کہ جن کو آقائے دوجہاں، سرورِ ذیشاں صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَر کی حاضری کا اِذْن عطا فرمایا ہو گا، کاش...! وہ دن بھی آئے، جب ہم گناہ گاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، مدینے سے بُلاوا آئے اور ہم گنہگاروں کو بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ میں حاضری کی سَعادت نصیب ہو جائے۔

اللہ کرے ہمیں یہ سَعادت نصیب ہو، مدینے کی حاضری کا اِذْن ملے اور مدینے پاک میں حاضر ہو کر شفاعت کی بھیک مانگنا نصیب ہو جائے، یقین کیجئے! مدینۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری بہت عظیم سَعادت ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں...!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہری دنیا سے پردہ فرمائے ابھی 3 دن گزرے تھے،

www.dawateislami.net

ایک بَدْوی (یعنی عرب کا دیہاتی) مزارِ پُر اَنْوار پر حاضر ہوا، اس نے اپنے آپ کو قبرِ مُنَوَّر پر گرادیا اور مزار کی پُر نُور خاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عَرض کیا: یَارَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جو کچھ آپ نے اللہ پاک سے سنا ہے، وہ ہم نے آپ سے سنا ہے، یَارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ5، النساء:64)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اَعْرابی نے عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (یعنی مجھ سے گناہ ہو گیا ہے) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے لئے اِسْتِغْفار (یعنی دعائے مَغْفِرَت) فرمائیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کرم کے قربان جائیے! اِدھر اَعْرابی نے عَرض کیا تھا ادھر سے قبرِ پُر نور سے آواز آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ تیرے گناہ بَخش دیئے گئے ہیں۔ (کنز العمال، جز2، 1/166، حدیث:4319)

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

وضاحت: قرآن پاک میں ہے: جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ اللہ پاک تو خود گنہگاروں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بُلا کر خالی ہاتھ واپس لوٹا دیں۔

www.dawateislami.net

بخشش کا پروانہ مل گیا

اسی طرح کی ایک روایت علّامہ ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **عُیُوْنُ الحِکَایات** میں بھی نقل کی ہے: حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں روضۂ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حاضر تھا، میں نے دیکھا! ایک اَعْرابی (یعنی عرب کے دیہات کا رہنے والا) حاضرِ دربار ہوا اور حضورِ انور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کیا: یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ پر جو سچی کتاب نازل فرمائی، اس میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النساء:64)

اس اَعْرابی نے یہ آیت پڑھنے کے بعد عَرض کیا: اے میرے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفِیع (یعنی شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول اعرابی رونے لگا اور اس کی زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ۔۔۔ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ۔۔۔ فِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جن کا مبارک وجود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اس کی عمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطر ہو گئے۔ میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرماہیں، جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک روتے ہوئے ان اشعار کی تکرار کرتا رہا پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اَشک بار آنکھوں سے رخصت ہو گیا، حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں نبیِّ کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شرف یاب ہوا، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اس اَعْرابی سے ملو اور اسے خوشخبری سنادو کہ اللہ پاک نے میری شفاعت کی برکت سے تیری مَغْفِرَت فرمادی ہے۔ (عیون الحکایات، 2/308)

اُمّت کے حق میں اب بھی کرم فرماتے ہیں

سُبْحٰنَ اللہ! ان دونوں واقعات پر غور کیجئے! ان سے واضح پتا چلتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت سے کتنی محبت فرماتے ہیں ❁ کتنے رحیم ہیں ❁ کتنے کریم ہیں ❁ ذرا سوچئے تو سہی! جب ہمارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، تب بھی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، اُمّت کے غم میں غمگین رہا کرتے تھے ❁ جب ظاہِری دُنیا سے پردہ فرمایا، تب بھی رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ اور اب جبکہ مزار مبارک میں تشریف فرما ہیں، الحمدللہ! اب بھی حیات ہیں ❁ کرم بھی فرماتے ہیں ❁ گنہگاروں کی بخشش بھی کرواتے ہیں ❁ شفاعت بھی فرماتے ہیں ❁ اُمّت کے حالات سے آگاہ بھی ہیں اور بگڑیاں بھی بناتے ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کاش صد کروڑ کاش...! ہمیں بھی موقع نصیب ہو، ہم بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضر ہوں، گنبدِ خضرا کے سائے میں سنہری جالیوں کے سامنے سر جھکا کر،

www.dawateislami.net

ہاتھ باندھ کر دربارِ رسالت میں شَفاعت کی بھیک مانگیں۔ہم بھی عَرض کریں: یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبی ہوئی، آپ کی کنیز حاضرِ دربار ہے، بخشش کی خیرات مانگتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینۂ پاک کی حاضِری کے لئے جلدی کرو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو آیتِ کریمہ ہم نے دونوں واقعات میں سُنی کہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النساء:64)

اس آیتِ کریمہ میں ہمیں گناہوں کی بخشش اور مَغفِرَت کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ جب انسان گناہ کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو جائے، بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہو کر توبہ بھی کرے، اللہ پاک سے مَغفِرَت کا سوال کرے اور اس کے ساتھ ساتھ رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس گناہ گار کے لئے دعائے مَغفِرَت فرمائیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا پائیں گے۔ اس سے پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرہ میں روضۂ مصطفےٰ کے سامنے حاضر ہو جانے سے مَغفِرَت کی بھیک ملتی ہے۔

ایک آیت میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ

ترجَمہ کنزُ العرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو۔ (پ4، آلِ عمران:133)

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کے والد محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے کہ ان دونوں آیتوں کو ملا دیجئے! پہلی آیت میں اللہ پاک نے یہ بتایا ہے کہ مدینۂ مُنَوَّرہ میں حاضر ہونے، وہاں توبہ کرنے سے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی بَرَکت سے مَغفرت ملتی ہے، دوسری آیت میں رَبِّ کریم فرماتا ہے: رَبّ کی مَغفِرت کی طرف جلدی جلدی دوڑ کر پہنچو، ان دونوں آیتوں کو ملانے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ قرآن ہمیں یہ تعلیم دے رہا ہے: اے گناہ گار بندو! اے محبوب کے اُمّتیو! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہو، بالکل دیر مت لگاؤ! نہایت جلدی سے اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچ جاؤ! کہ وہاں تمہیں مغفرت کی خیرات ملے گی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص204)

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کرنا قرآنی آیات کا مطلوب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کریں، جنہیں اللہ پاک نے استطاعت بخشی ہے، جو وہاں پہنچ سکتی ہیں، وہ تو مدینۂ پاک کی حاضِری میں بالکل سستی نہ کریں، جب بھی موقع ملے، حاضِر ہو جایا کریں اور جن کے پاس استطاعت نہیں ہے، جن کے پاس مال و دولت نہیں، ظاہِری اسباب نہیں ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ حاضِریٔ مدینہ کا شوق بڑھائیں، حاضِریٔ طیبہ کے لئے تڑپا کریں، رویا کریں، دُعائیں مانگا کریں، طلب سچی ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بگڑی سنور ہی جائے گی۔

مدینہ شریف کی حاضری قریب بہ واجب ہے

فرمانِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خلاصہ ہے: اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُرنُور پر حاضری اور وہاں کی خاک کو بوسہ دینے کی سَعادت سب مستحبات سے اعظم اور اہم بلکہ قریب بہ واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/538 مفہوماً)

www.dawateislami.net

فرشتے استقبال کرتے ہیں

کتاب **جذبُ القلوب** میں شیخِ محقق علّامہ عبد الحق محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان زیارت کی نیت سے مدینۂ مُنَوَّرَہ آتا ہے تو فرشتے رحمت کے تحفوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص211)

لاکھوں قُدسی ہیں کام خدمت پر لاکھوں گِردِ مزار پھرتے ہیں

وضاحت: یعنی حضورِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کے لئے لاکھوں فرشتے حاضِر رہتے ہیں اور لاکھوں فرشتے آپ کے روضۂ پُرنور کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔

شفاعت واجب ہوگئی...!

سنن دارِ قطنی میں روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (سنن دار قطنی، 1/217، حدیث:2669)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت دو ایمان افروز مدنی پھول ذکر فرمائے ہیں، آیئے ان کا خلاصہ سنتی ہیں:

ایمان کی حفاظت کا ایک پختہ ذریعہ

یہاں ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے، وہ یہ کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری شفاعت میری اُمّت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔[1] اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تک میں اپنے ہر اُمّتی کو جہنّم سے نکال کر جنت میں داخل نہ کروالُوں، اس وقت تک میں راضی نہ ہوں گا۔[2]

1... ترمذی، 4/198، حدیث:2443 2... سبل الہدی، "والرشاد" 2/272

www.dawateislami.net

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ ہر گناہ گار مسلمان کے لئے شفاعت ہے، جب ہر گناہ گار کے لئے شفاعت ہے، چاہے اس نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہو یا نہ دی ہو تو روضۂ پُرنور کی زیارت کرنے والے کی کیا خصوصیت ہوئی؟ اب **جواب** سنئے: بعض عُلَماء نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو عام گناہ گار ہیں، جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری نہیں دی، ان کے لئے عمومی شفاعت ہو گی لیکن جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہے، ان کے لئے خصوصی شفاعت ہو گی، میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے ان کی حفاظت کی جائے گی، ان کا جنت میں بے حساب داخلہ ہو جائے گا، وہ جنت میں بلند درجات پائیں گے، ان کو اللہ پاک کا خصوصی دیدار نصیب ہو گا۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا ایک اور ایمان افروز جواب لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ دیکھئے! شفاعت کس کو ملے گی؟ صرف مسلمان کو ملے گی، کافر شفاعت کا حقدار نہیں ہے۔ اب ذرا غور کیجئے! شفاعت ہر گناہ گار کے لئے ہے لیکن صرف اس کے لئے جو دنیا سے حالتِ ایمان میں جائے گا، اب ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے واقف نہیں ہے، اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے، جو گناہ گار ہے ممکن ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب ایمان ہی سے محروم ہو جائے، دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس کا ایمان چھن جائے، اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے اس کو شفاعت نصیب نہیں ہو گی، وہ ساری زندگی شفاعت پر اُمید رکھے رہا لیکن اب حالتِ ایمان میں دنیا سے نہیں گیا تو اب وہ شفاعت سے محروم ہو جائے گا لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضر ہو کر روضۂ پرنور کی زیارت کرنے والے کے لئے بشارت دیتے ہیں: وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

واجِب ہونے کا معنٰی ہے: ضرور مل کر رہے گی۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: اب حدیثِ پاک کا یہ مطلب بنے گا کہ جس نے حالتِ ایمان میں روضۂ پُرنُور کی زیارت کر لی، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ کریم کے محبوب، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایمان کی حفاظت بھی فرمائیں گے اور اس کو شفاعت ضرور مل کر رہے گی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص205،206 ملتقطاً)

شفاعتِ مصطفےٰ! مرحبا...! مرحبا...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیث پاک میں ایک اور ایمان افروز مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ میدانِ محشر میں شفاعت بہت سارے لوگ کریں گے۔ ❁ شفاعتِ کبریٰ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے، ابتداءً شفاعت کا دروازہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کھولیں گے ❁ اس کے بعد دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی شفاعت کریں گے ❁ فرشتے بھی شفاعت کریں گے ❁ عُلَما بھی شفاعت کریں گے ❁ شُہَدا بھی شفاعت کریں گے ❁ حاجی بھی شفاعت کریں گے ❁ باعمل حافِظ بھی شفاعت کریں گے۔

لیکن مدینۂ منورہ حاضِری دینے والے کی شان ہی نرالی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (سنن دار قطنی، 1/217، حدیث:2669)

یہاں لفظ شَفَاعَتِی ہے، اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ روضۂ پاک کی زیارت کرنے والے کی شفاعت علما نہیں کریں گے، فرشتے نہیں کریں گے، شُہَدا نہیں کریں گے، حاجی یا حافظ نہیں کریں گے بلکہ اس کی شفاعت خُود رسولِ خُدا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص205 ملتقطاً)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی بڑی سَعادت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم خود

www.dawateislami.net

شفاعت فرمائیں کیونکہ شفاعتِ مصطفےٰ کا انداز ہی نرالا ہو گا، اس کا لطف ہی نرالا ہو گا، اس کا ذوق ہی نرالا ہو گا۔

بہر حال! حدیثِ پاک سے معلوم ہوا جو بندہ روضۂ پُر نُور کی زیارت کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہے، اس کو کسی اور کی نہیں بلکہ خود حضور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی، سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک نصیب فرمائے۔

نیت صرف زیارتِ اقدس کی ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری بارگاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوا اس کے علاوہ اسے کوئی حاجت نہ ہو (یعنی نہ تجارت کے لئے آیا، نہ کسی اور مقصد کے لئے آیا) صرف اور صرف میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔ (معجم اوسط، 3/266، حدیث:4546)

ایک روایت میں فرمایا: جو خاص میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا وہ روزِ قیامت میرے جوارِ رحمت میں ہو گا۔ (شُعب الایمان، 3/488، حدیث:4152)

ایمان مدینے کی طرف سمٹ جائے گا

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: بے شک ایمان مدینے کی طرف سمٹ آتا ہے جیسے سانپ بِل (یعنی سوراخ) کی طرف سمٹ جاتا ہے۔ (بخاری، 1/618، حدیث:1876)

یہ بڑی ایمان افروز حدیثِ پاک ہے، علمائے کرام نے اس کے مختلف معنٰی بیان کئے ہیں، ایک معنی تو یہ ہے کہ قربِ قیامت جب دجال نکلے گا تو پوری دنیا میں ایمان

www.dawateislami.net

بچانے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہو گی، اس وقت ایمان مدینۂ مُنَوَّرہ میں سمٹ جائے گا، مدینے کے علاوہ اہلِ ایمان کہیں نہیں ہوں گے۔

محدثین کرام نے اس کا ایک اور معنیٰ بیان کیا ہے: فرماتے ہیں: ذرا دیکھو! آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے مدینے میں ایمان کے سمٹنے کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دی ہے، یعنی فرمایا کہ جیسے سانپ اپنے بِل (یعنی سوراخ) میں چلا جاتا ہے، ایسے ہی ایمان مدینے میں چلا جائے گا، ذرا غور کریں! سانپ اپنے بِل سے باہر نکلتا ہے، اپنی ضرورت کی چیزیں لیتا ہے، کھانا وغیرہ اس نے ڈھونڈنا ہوتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے، باہر گھومتے گھومتے اس کے اوپر سورج کی دھوپ پڑتی ہے، گرمی پڑتی ہے، گرد پڑتی ہے جس سے اس کی کھال پرانی پڑ جاتی ہے سال میں کچھ عرصہ وہ ایسے گزارتا ہے کہ وہ چھپ جاتا ہے، باہر نہیں نکلتا، جب اپنا وقت پورا کرنے کے بعد وہ باہر نکلتا ہے تو اس کی کینچلی تبدیل ہو چکی ہوتی ہے، پرانی کھال اتر جاتی ہے، نئی تازہ چمکدار کھال اس کے اوپر آجاتی ہے۔

یہی بات حدیثِ پاک میں بتائی گئی کہ جس طرح سانپ جب بِل میں جاتا ہے تو اس کی کھال تازہ اور چمکدار ہو جاتی ہے، ایسے ہی جب انسان دنیا میں ہوتا ہے، دیگر شہروں میں رہ رہا ہوتا ہے تو اس پر شیطان بھی حملہ آور ہوتا ہے، نفس گناہ بھی کروا دیتا ہے، دنیاداری کی طرف دل مائل بھی ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ایمان کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے، تب ایمان کو دوبارہ سے تازگی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تازگی کیسے ملتی ہے؟ فرمایا: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ایمان مدینے کی طرف سمٹتا ہے۔ یعنی جب مسلمان دنیا میں رہتے ہیں دیگر شہروں میں، اپنے اپنے علاقوں میں رہتے ہیں، وہاں ان کو دنیاداروں سے بھی واسطہ پڑتا ہے، شیطان سے بھی واسطہ پڑتا ہے، نفس بھی گھائل

www.dawateislami.net

کرتا ہے، اب ان کا ایمان کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے، پھر وہ مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچتے ہیں تو مدینۂ مُنَوَّرہ کی آب وہوا ایسی نرالی، ایسی ایمان افروز ہے کہ اس کی برکت سے ایمان کو دوبارہ سے تازگی مل جاتی ہے۔

مدینے کی کھجور سے ایمان کی تازگی

عظیم عاشقِ رسول، حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ مُنَوَّرہ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل میں اکثر مدینۂ مُنَوَّرہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اگر کوئی زائرِ مدینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس سے مدینۂ مُنَوَّرہ کے حالات پوچھتے، مدینۂ مُنَوَّرہ کے رہائشی عاشقانِ رسول کی خیریت دریافت کرتے اور اگر کوئی تبرک پیش کرتا تو بڑی خوشی سے قبول فرماتے۔ ایک دفعہ ایک حاجی صاحب مدینۂ مُنَوَّرہ سے واپس آئے، وہ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیں، اس وقت دورۂ حدیث جاری تھا (یعنی کلاس لگی ہوئی تھی) اور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے، آپ نے مدینۂ مُنَوَّرہ کی کھجوریں تمام طلبا میں تقسیم فرمائیں اور ایک کھجور اپنی داڑھوں کے نیچے دبالی، پھر فرمایا: خرمائے مدینہ (یعنی کھجورِ مدینہ) جب تک گھل گھل کر اندر جاتی رہے گی، ایمان تازہ ہوتا رہے گا۔ (حیاتِ محدث اعظم پاکستان، ص155)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینے میں مرنے کی خواہش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے! مدینۂ منورہ کی یادوں میں تڑپنا چاہئے، حاضریٔ مدینہ کے لئے مچلنا چاہئے، سرزمینِ مدینہ کی اہمیت کا

www.dawateislami.net

اندازہ اس سے لگائیے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کیونکہ میں اہل مدینہ کی شفاعت فرماؤں گا۔(ترمذی، 5/483، حدیث:3943)

محدث اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عشق رسول کمال ہے، جب مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری ہوئی، تو آپ نے کچھ بال اور ناخن شریف مدینۂ مُنَوَّرَہ میں دفن کر دیئے اور رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عَرض کیا: یارَسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مدینۂ پاک میں مرنا تو میرے اختیار میں نہیں ہے، البتہ اپنے جسم کے چند اجزا دفن کر کے جارہا ہوں کہ ہم غریبوں کے لئے یہی غنیمت ہے۔(حیاتِ محدث اعظم پاکستان، ص155)

اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے، شوقِ مدینہ نصیب فرمائے، کاش! مدینۂ مُنَوَّرَہ میں بار بار، بار بار حاضری ہو، بالآخر بقیع پاک میں دو گز زمین مل جائے، اللہ پاک ہم سب کو عشقِ مدینہ، ذوقِ مدینہ، ذکرِ مدینہ، فکرِ مدینہ، یادِ مدینہ کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری اسلامی بہنو! جو صاحب استطاعت ہیں اور وہ کئی بار حج و عمرہ کر چکی ہوں تو وہ اگر کسی مرحوم رشتے دار کے لئے حجِ بدل کروانا چاہیں تو ایسی غریب اسلامی بہنوں کو حج و عمرہ کے لیے بھیجیں جو بظاہر وہاں جانے کے اسباب نہیں پاتیں جو اسلامی بہن اپنے کسی مرحوم کے لئے حجِ بدل کروانا چاہیں تو وہ ذمہ دار اسلامی بہنوں سے رابطہ کر لیں۔ ذمہ دار اسلامی بہنیں اس ای میل آئی ڈی hajjebadal@dawateislami.net پر رابطہ کر کے معلومات حاصل کر لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عنقریب ماہ ذُوالحجۃِ الحرام کی آمد آمد ہے اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِیْن کے اَعراس منائے جاتے ہیں، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قُطبِ مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی ہیں۔ آیئے! ان کی مختصر سیرتِ مُبارَکہ سنتی ہیں چنانچہ

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام ضِیاءُ الدّین احمد ہے، آپ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا شیخ قُطبُ الدین قادری نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بروز پیر ربیعُ الاَوّل کے مہینے میں 1294 ہجری بمطابق 1877 عیسوی کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[1] آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر سیالکوٹ کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حسین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نہایت ہی عُمدہ اَوصاف و اَخلاق والے تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا معمول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بیض (ہر اسلامی ماہ کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/486 بتغیر)

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/164 ملتقطاً

2... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، 1/167 ملخصاً

www.dawateislami.net

4 ذُوالحجۃِ الحرام 1401 ہجری مطابق 2 اکتوبر 1981 عیسوی بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف میں آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غسل شریف کے بعد کفن بچھا کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مختلف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا اور آپ کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اہلبیتِ اطہار علیہمُ الرّضوان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص17)

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روضۂ رسول پر حاضری کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! سَفَرِ مدینہ اور رَوضۂ اَقْدَس کی حاضِری کے کچھ آداب سنتی ہیں:

مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَوضۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ☆ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت کرو ☆ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں ڈوب جاؤ ☆ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہو لو، روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی اور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو۔ ☆ روضۂ رسول پر حاضری سے پہلے (اُن) تمام ضَروریات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مَشْغُول نہ ہو معاً (فوراً) وُضو و مِسواک کرو اور غُسل بہتر، پاکیزہ کپڑے پہنو ☆ اب فوراً آستانۂ اَقْدَس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُونھ (مُنہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کرکے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دِلی سے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اِلتجا کرو ☆ روضۂ رسول پر حاضر ہو، صلوٰۃ وسلام عرض کرکے تھوڑا

www.dawateislami.net

ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر نہایت ادب کے ساتھ داخِل ہو ☆ اُس وقت جو اَدَب و تَعْظِیْم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اَقْدَس کے نَقْش و نِگار نہ دیکھو ☆ ہرگز ہرگز مسجدِ اَقْدَس میں کوئی حرف چِلّا کر نہ نکلے ☆ یقین جانو کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سچّی حقیقی دُنیاوی جِسْمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔[1] ☆ اب اَدب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جُھکائے، آنسو بہاتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضْل و کَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَمینِ شَریفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبَرُو (یعنی سامنے) مُوَاجَہَہ شریف میں حاضِر ہوں ☆ اَدَب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔**

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بُلند اور سخت ہو کہ تمام اَعْمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعْتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہئے۔[2] ☆ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اَوْلاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ☆ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو تو بجالائیے، شَرْعاً اس کا حکم ہے ☆ جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے،

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ 6، 1/1222 تا 1223 ملتقطاً

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ 6، 1/1224-1225، ملتقطاً و مفہوماً

www.dawateislami.net

☆یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے تَصَدُّق (صَدَقہ) کیجئے ☆قبرِ کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتَّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے ☆روضۂ اَنور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضۂ اَنور کا سجدہ و طواف کرنا یا اُس کے آگے رُکوع کی حَد تک جھکنا اِطاعتِ رسول کے خِلاف ہے)۔ (بہارِ شریعت، حصہ 6، 1/1225 تا 1228 ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

بیان:13 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔(جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

عظمت والا مہینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃ الحَرام اسلامی سال کا آخری اور بہت بابرکت مہینا ہے، ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور حُرمت و عزّت کے اعتبار سے سب سے عظمت والا مہینا ذُوالحجۃ الحرام ہے۔ (شعب الایمان، 3/355، حدیث: 3755 ملتقطاً)

حضرت کعبُ الاَحبار رَضِیَ اللہُ عنہ جنہیں حافِظُ الْکِتَابَین بھی کہا جاتا ہے، آپ قرآنِ کریم کے بھی عالم تھے اور تورات شریف کے بھی عالم تھے۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے زمانے کو اختیار فرمایا، پس اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب زمانہ حرمت والے چار مہینے (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب) ہیں، ان مہینوں میں سے اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ذُوْالْحِجَّۃ الحَرام ہے اور ذُوْالْحِجَّۃ الْحَرام میں اس کے ابتدائی 10 دن (جن کو عشرۂ ذوالحج کہا جاتا ہے، یہ) اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب دن ہیں۔ (شعب الایمان، 3/350، حدیث: 3740)

سُبْحٰنَ اللہ! عشرۂ ذی الحج کے ابتدائی 10 دن بہت بابرکت ہیں، یہ اللہ پاک کے ہاں بہت محبوب دن ہیں، یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں پارہ 30 سورۂ فجر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ان اَیّام کی قسم ارشاد فرمائی، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

ایک قول کے مطابق اس آیت میں ذِکْر کی گئی 10 راتوں سے ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں مراد ہیں۔[1] پتا چلا ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں بہت فضیلت والی ہیں کہ

1... تفسیر قرطبی، پ30، الفجر، تحت الآیۃ: 2، 30/24

www.dawateislami.net

اللہ پاک نے ان کی قسم ارشاد فرمائی۔

عَشْرَۂ ذِی الحج میں عبادت کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن ہیں، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں، بہت عظیم صحابی ہیں اور مُفَسِّرِ قرآن بھی ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کوئی دن نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل کرنا اللہ پاک کے ہاں، ان 10 اَیّام سے بڑھ کر محبوب ہو۔(ابو داؤد، 2/478، حدیث:2438ملتقطاً)

یعنی عام دِنوں میں نیکی کی جائے وہ بھی اللہ پاک کو بڑی پیاری ہے، عام دِنوں میں نیکی کرنا بھی بڑی فضیلت کی بات ہے لیکن عام دنوں کی نسبت عشرۂ ذی الحج (یعنی ذی الحج کے ابتدائی 10 دِنوں) میں نیکی کرنا اللہ پاک کے ہاں بہت زیادہ محبوب ہے۔

ایک روایت میں ہے: وَالْعَمَلُ فِیهِنَّ یُضَاعَفُ سَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ ان 10 دنوں میں نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(شعب الایمان، 3/356، حدیث:3757)

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عشرۂ ذی الحج میں عبادت کرنا اللہ پاک کے ہاں عام دنوں کی نسبت زیادہ محبوب ہے ان دنوں میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں کی ہر رات کا قیام (یعنی جاگ کر عبادت کرنا) شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔(ترمذی، 2/191، حدیث:758)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! کیسے پیارے اور فضیلت والے دن ہیں، کیسی عظیم راتیں ہیں ❁ ان دنوں میں ایک نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے ❁ ان دنوں میں نیکی کرنا افضل نیکی ہے ❁ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک

www.dawateislami.net

سال کے روزوں کے برابر ہے ❁ ان دنوں کی راتوں میں قیام کرنا(یعنی رات کو جاگ کر عبادت کرنا)شبِ قدر میں عبادت کرنے کے برابر ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اس جگہ نیکی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ❁ یعنی ان مبارک اَیّام میں ہر نیکی کا ثواب بڑھ جاتا ہے ❁ ان دِنوں میں فرض نماز ادا کرنا عام دنوں کی فرض نمازوں سے زیادہ افضل ❁ ان دِنوں کی نفل عبادت عام دِنوں کی نفل عبادت سے افضل ❁ ان دنوں کے نفل روزے، عام دِنوں کے نفل روزوں سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں نیکی کی دعوت دینا عام دنوں میں نیکی کی دعوت دینے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں صدقہ کرنا عام دنوں میں صدقہ کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں ذکرُ اللہ کرنا عام دنوں میں ذکر اللہ کرنے سے افضل ❁ عشرہ ذی الحج میں ماں باپ کی زیارت کرنا عام دنوں میں ماں باپ کی زیارت کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں تلاوت کرنا عام دنوں میں تلاوت کرنے سے افضل، الغرض کوئی بھی نیکی ہو وہ عشرۂ ذی الحج میں کی جائے تو عام دنوں کی نسبت اس میں زیادہ فضیلت بھی ہے، اللہ پاک کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہے اور اس کا ثواب 700 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

نیکیوں کا موسمِ بہار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! یہ 10 دِن گویا نیکیوں کا موسمِ بہار ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم ان اَیّام کو غنیمت جانیں، خوب نیکیاں کریں، فرض نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، نوافل بھی پڑھیں، نفل عبادت کریں، تلاوت کریں، ذِکْرُ اللہ کریں بلکہ حق تو یہ ہے کہ راتوں کو جاگ کر عبادت کی جائے کہ رات کی عبادت محبوب ہے۔ حضرت سعید بن جُبَیْر رَضِیَ اللہُ عنہ کا معمول مبارک تھا کہ جب عشرۂ ذی الحج تشریف لے آتا تو آپ

www.dawateislami.net

عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے اور فرمایا کرتے: عشرۂ ذی الحج کی راتوں میں اپنے چراغ مت بجھایا کرو۔(حلیۃ الاولیا،4/311، رقم:5671)

اُس وقت بھی سوتے وقت چراغ بند کر دیئے جاتے ہوں گے، اس لئے حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا کہ عشرۂ ذی الحج میں چراغ بند نہ کیا کرو یعنی ان راتوں میں سویا نہ کرو بلکہ راتوں کو جاگ کر خوب عبادت کیا کرو!

عشرۂ ذی الحج میں نفل روزے

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج میں پابندی کے ساتھ نفل روزے رکھا کرتے تھے۔(صحیح ابن حبان، ص1703، حدیث:6422)

خیال رہے! عَشْرَۂ ذی الحج کے روزے کا مطلب ہے: ذوالحج کے ابتدائی 9 دِنوں کے روزے کہ 10 ذوالحج (یعنی عید الاضحیٰ) کا روزہ رکھنا جائز نہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کاش! ہم بھی نیکیوں کی حریص بن جائیں، ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج کے روزے رکھا کرتے تھے، کاش! ہم بھی اس ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کے لئے نفل روزے رکھیں، نمازیں پڑھیں، عبادت کریں کہ یہی کمائی قبر و حشر میں کام آنی ہے، باقی سب تو یہیں چھوڑ جانا ہے، اس لئے نیکیوں کی حِرص بڑھانی چاہئے، عشرۂ ذی الحج کی ایک نیکی 700 گُنا بڑھا دی جاتی ہے، لہٰذا اس موقع کا فائدہ اُٹھائیں اور خوب نیکیاں کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رضا والے کاموں میں مَصْرُوف رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

قربانی کس پر واجِب ہے؟

ذوالحجۃ الحرام میں کی جانے والی ایک اَہَم ترین عبادت قربانی بھی ہے ❁ قربانی ہر اس

www.dawateislami.net

بالغ مقیم مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو مالکِ نصاب ہے (یعنی جس کے پاس ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا حاجتِ اصلیہ سے زائد اتنی مالیت کا سامان ہے)[1] ❁ قربانی واجب ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پورا سال مالکِ نصاب رہے بلکہ اگر ایامِ قربانی (یعنی 10 ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے 12 ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی وقت قربانی واجب ہونے کی شرائط پائی گئیں تو قربانی واجب ہے) ❁ اگر کسی پر اتنا قرض ہے کہ قرض کی رقم نکالنے کے بعد وہ مالکِ نصاب نہیں رہتا تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، 3/332-333، حصہ 15)

ہر بال کے بدلے نیکی

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُنَّۃُ اَبِیْکُم اِبْرَاھِیْم یعنی تمہارے والد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ یعنی قربانی کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، 3/531، حدیث: 3127)

بقرہ عید کے دِن سب سے اَفضل عمل

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید الاضحیٰ (یعنی ذُوالْحِجَّۃ الحَرام کی 10 تاریخ) کو فرمایا: آج کے دن آدمی کا کوئی عمل خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہے۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: یومُ النحر (یعنی عید الاضحیٰ کی 10 تاریخ) میں اللہ پاک

1... فتاویٰ عالمگیری، 5/365
2... مجمع الزوائد، 4/5، حدیث: 5939

www.dawateislami.net

کے ہاں آدمی کا سب سے پسندیدہ عمل خون بہانا (یعنی قربانی کرنا) ہے، بے شک قربانی کا جانور روزِ قیامت اپنے سینگوں، اپنے بالوں اور اپنے کُھروں کے ساتھ آئے گا، بے شک قربانی کا خون زمین پر بعد میں گرتا ہے، رب کے ہاں قبول پہلے ہو جاتا ہے، پس خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی، 3/162، حدیث:1498)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں مقصود خُون بہانا ہے، گوشت کھایا جائے یا نہ کھایا جائے، لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی کی قیمت ادا کر دے یا اس سے دُگنا تِگنا گوشت خیرات کر دے، قربانی ہرگز ادا نہ ہوگی اور کیوں نہ ہو کہ قربانی حضرت خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی نقل ہے اور حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے خُون بہایا تھا، گوشت یا پیسے خیرات نہ کئے تھے اور نقل وہی درست ہوتی ہے جو مطابقِ اَصْل ہو۔

مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اَور اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں مگر قربانی کرنے سے پہلے ہی قبول ہو جاتی ہے، لہٰذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دِلی سے نہ کرو! ہر جگہ عقلی گھوڑے نہ دوڑاؤ! (مرآۃ المناجیح، 2/375 ملتقطاً)

قربانی جہنّم سے حجاب بن جائے گی

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ خوش دلی سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قربانی کرے، یہ قربانی اس کے لئے جہنم سے حجاب (یعنی رکاوٹ) بن جائے گی۔ (جامع صغیر، ص533، حدیث:8825)

قربانی گُناہوں کا کفارہ ہے

ایک حدیث شریف کا خلاصہ ہے: جانور کے خون کے پہلے قطرے کے بدلے اللہ

www.dawateislami.net

پاک قربانی کرنے والے کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔(مستدرک،5/314،حدیث:7600ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور طلب بات ہے! گناہ کون کرتا ہے؟ یقیناً انسان کرتا ہے، جانور تو مُکَلَّف ہی نہیں، یہ تو گُناہ نہیں کرتے مگر دیکھئے! انسان کے گُناہوں کا کفّارہ کون بن رہا ہے؟ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس جانور کا ہم پر کتنا بڑا اِحسان ہے کہ گُناہ ہم نے کئے اور یہ بے گُناہ جانور اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے گُناہوں کا کفّارہ بَن رہا ہے۔

اس میں اُن لوگوں کے لئے عِبرت ہے جو قربانی کے وقت تماشا لگاتے، جانور کی جان نکلتے دیکھ کر، اس کے بلکنے کی آوازیں سُن کر خوش ہوتے ہیں۔ آہ! یہ وقت تماشا دیکھنے کا نہیں بلکہ اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہونے اور اس جانور کا اِحسان ماننے کا وقت ہے، اپنی موت کو یاد کر کے گناہوں سے پکی سچی توبہ کرنے کا وقت ہے کہ عنقریب میرا بھی اِس دُنیا سے کُوچ ہونے والا ہے، میری بھی ایسی ہی بے بسی ہوگی، بے کسی کے اس عالم میں میری کون سنے گا!

وہ لوگ بھی عبرت پکڑیں جو جانور کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں ❁ انہیں چارہ پانی پُورا نہیں دیتے انہیں ڈرنا چاہئے، عبرت لینی چاہئے، یہ جانور تو وہ ہے جو اپنے رَبِّ کریم کے نام پر اپنی جان قربان کر رہا ہے، اپنی جان کی بازی لگا کر ان کے گُناہوں کا کفّارہ ادا کر رہا ہے، انہیں تو چاہئے کہ اس کا اِحسان مانیں اور اس کی خوب عزّت کریں۔

اللہ پاک سب کو ہدایت نصیب فرمائے اور مخلوقِ خُدا کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی ایک بامقصد فریضہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات یاد رکھئے! کہ قربانی کوئی تہوار یا رَسم نہیں بلکہ ایک

www.dawateislami.net

بامقصد فریضہ ہے۔ قربانی میں ہمارے لئے سیکھنے کا بہت کچھ موجود ہے ❁ قربانی ہمیں جینے کا مقصد سمجھاتی ہے ❁ قربانی میں ایثار کا درس ہے ❁ قربانی ہمیں ہمدردی کا سبق دیتی ہے اور ❁ سب سے اَہم بات یہ کہ قربانی ہمیں **بندگی** کے آداب سکھاتی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے قرآنِ کریم کی ایک آیتِ کریمہ سنتی اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۙ(۳۴)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔ (پ17، الحج:34)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: یعنی گزشتہ ایماندار اُمتوں میں سے ہر امت کے لئے اللہ پاک نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ پاک کا نام لیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ17، الحج، تحت الآیۃ:34، 6/443)

قربانی شکرِ نعمت اور عقیدۂ توحید کا عملی اِظہار ہے

زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے جھوٹے خُداؤں کے لئے قربانی کیا کرتے تھے اور ذَبح کے وقت بھی اِنہی کا نام پُکارا کرتے تھے، مُشرِکین کے اس شِرک کی کاٹ کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

لِیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔ (پ17، الحج:34)

www.dawateislami.net

یعنی اللہ پاک ہی تمہارا رازِق (یعنی تمہیں رِزق دینے والا) ہے، اللہ پاک ہی نے یہ جانور پیدا فرمائے، اللہ پاک ہی نے ان طاقتور جانوروں کو تمہارے قابُو میں دیا اور اللہ پاک نے ہی انہیں ذبح کرنے اور گوشت کے ذریعے توانائی حاصِل کرنے کی تمہیں اجازت دِی، تمہارا ایک ہی خُدا ہے، لہٰذا جانور ذَبح کرتے وقت اسی کا نام لو! اسی کا شُکر ادا کرو! اور اسی کے حُضُور سَر جھکاؤ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اللہ پاک نے جانوروں سے متعلق ہم پر جو انعامات فرمائے، جانور پیدا کئے، انہیں ہمارے قابُو میں دیا، ان کا گوشت ہمارے لئے حلال فرمایا، قربانی ان انعامات کا شکر بھی ہے اور ساتھ ساتھ اس میں اِظْہارِ توحید بھی ہے، یعنی دُنیا بھر میں مسلمان عیدُ الاَضْحٰی کے موقع پر جانور ذَبح کرتے وقت اللہ پاک کا نام لے کر عملی طور پر یہ اِظْہار کرتے ہیں کہ اللہ ایک ہے، ہم پر انعام فرمانے والا ایک ہے، تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ایک ہے اور ہم صِرْف اسی ایک خُدائے وحدہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کرتے ہیں، اس کے سِوا کسی کو اپنا خُدا نہیں مانتے۔

معلوم ہوا قربانی کوئی رَسْم نہیں بلکہ شکرِ نعمت بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ عقیدۂ توحید کا عملی اِظْہار بھی ہے۔

قربانی نیک توانائی کا ذریعہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک سوال ذہن میں اُبھرتا ہے، وہ یہ کہ قربانی اگر شکرِ نعمت ہے تو یہ شکر کسی اور انداز میں مثلاً، نمازیں پڑھ کر، روزے رکھ کر، صدقہ وخیرات کر کے بھی تو ادا ہو سکتا ہے، آخر اس کے لئے جانور قربان کرنا ہی کیوں ضروری ہے؟ عُلَمائے کرام نے اس سوال کے بہت جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔

www.dawateislami.net

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سلسلے میں بڑے ایمان افروز مدنی پھول بیان فرمائے، آپ لکھتے ہیں: جانور اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں، اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ترجَمہ کنزُالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔ (پ15، بنی اسرائیل:44)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیہ واٰلہٖ وسَلَّم کے فرمان کا خُلاصہ ہے: کتنے جانور ایسے ہیں جو انسانوں سے بہتر اور ان سے زیادہ ذِکْرُ اللہ کرنے والے ہیں۔ (جامع صغیر، ص64، حدیث:953 ملخصاً)

اس سے معلوم ہوا مجموعی طور پر جانور انسانوں کی نسبت زیادہ ذِکْرُ اللہ کرتے ہیں، ہاں! انسانوں میں بھی ایسے ہیں جو بہت کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کرتے ہیں مگر انسانوں کی ایک تعداد ہے جو غفلت کا شکار رہتی ہے جبکہ جانور عموماً اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے ہمیں جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ گوشت کھانے سے عقل بڑھتی ہے، جسم کی قوّت وطاقت میں اِضافہ ہوتا ہے اور گوشت کی یہ خاصِیَّت ہے کہ یہ انسان کی طبیعت پر اَثَر انداز ہوتا ہے۔

چنانچہ ہم پر حلال جانوروں کی قربانی لازِم قرار دی گئی، تاکہ ہم ان ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانوروں کا گوشت کھائیں، اس سے ہماری عقل بڑھے گی، جب ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کے گوشت کے ذریعے عقل بڑھے گی تو وہ عقل نیکی کی طرف زیادہ مائل ہوگی، اس میں فتور کم آئے گا، ایسی عقل اچھی سوچ والی ہو جائے گی۔

یُونہی ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کا گوشت ہمارے جسم کا حِصّہ بنے گا، ہماری طبیعت کا حِصّہ بنے گا تو اس سے غفلت زائل ہوگی اور انسان کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے والا بن جائے گا۔

www.dawateislami.net

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ مدنی پھول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو بندہ اللہ پاک کی اطاعت کرنے والے، ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنے والے، ان جانوروں کو ذبح کرے، پھر ان کا گوشت کھائے، پھر اس گوشت سے جو طاقت حاصل ہو، اس طاقت کو گناہوں میں صَرْف کر دے تو اس نے گویا معاملہ الٹا کر دیا، شکر کے بجائے ناشکری کی، ایسے نادان سے تو جانور بہت درجے بہتر ہیں۔ (لطائف المعارف، ص390)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مقامِ عِبْرت ہے! یہ جانور جو قربانی کے روز ذبح کیے جاتے ہیں، ان کا گوشت امیر، غریب سب کھاتے ہیں، حق یہ بنتا ہے کہ یہ گوشت کھا کر جو توانائی حاصل ہو ❁ اس سے ہمارا ذِکْرُ اللہ کرنے کا ذہن بنے ❁ نیکیوں کی طرف دل راغب ہو ❁ اُس طاقت کو نماز کے لئے صَرف کیا جائے ❁ تلاوتِ قرآن پر صَرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیکی کی دعوت عام کرنے میں صَرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیک اعمال پر صَرف کیا جائے مگر افسوس! ہمارے ہاں ایک تعداد ہے جو مہنگے سے مہنگے جانور کی قربانی کرتے ہیں، گوشت بھی کھاتے ہیں مگر عبرت نہیں لیتے، قربانی کے دِن بھی نمازیں قضا کی جاتی ہیں، فلموں ڈراموں اور مختلف گناہوں بھرے فنکشنز (Functions) میں عید کا دِن گزارا جاتا ہے اور یومِ عِیْد کو اپنے حق میں یومِ وَعِیْد بنا لیا جاتا ہے۔

ایسے نادانوں کو ڈر جانا چاہئے، علّامہ اِبْنِ رَجَب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایسے نادان سے تو وہ جانور بہتر ہیں کہ جب تک زِندہ رہے، ذِکْرُ اللہ کرتے رہے، آخِر اللہ پاک ہی کے نام پر قربان ہو گئے۔ (لطائف المعارف، ص391)

قربانی درسِ بندگی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی کا اَصْل دَرْس تو یہی ہے کہ انسان اللہ پاک کا حقیقی

www.dawateislami.net

بندہ بن جائے، اطاعت گزار ہو جائے، دیکھئے! اللہ پاک نے بتایا کہ قربانی ہر اُمّت پر لازِم کی گئی تھی، پھر بتایا قربانی شکرِ نعمت ہے اور یہ صِرْف اللہ پاک ہی کے لئے کی جائے گی، پھر آخر میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ۝۳۴ (پ17، الحج:34) ترجَمہ کنزُ الایمان: اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) ہیں، انہیں جنّت کی خوشخبری سُنا دیجئے! مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) کون ہیں؟ آیئے! سنتی ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝۳۵ (پارہ:17، سورۂ حج:35) ترجَمہ کنزُ العرفان: وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مُخْبِت (اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنے والے) وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ پاک کا ذِکْر ہوتا ہے تو ہیبت و جلال سے ان کے دِل ڈرنے لگتے ہیں، اللہ پاک کے عذاب کا خوف ان کے اعضا سے ظاہِر ہونے لگتا ہے، انہیں دُنیا میں جو مصیبت پہنچے، اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ پاک کے دیئے ہوئے رِزْق میں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ17، الحج، تحت الآیۃ:35، 6/443)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کا مقام ہے! لوگ قربانی تو کرتے ہیں، مہنگے سے مہنگا

www.dawateislami.net

جانور خرید کر بڑے ذوق وشوق کے ساتھ قربانی کرتے ہیں، جب جانور لاتے ہیں تو گلی، محلے میں چرچا ہو جاتا ہے کہ فلاں اتنا مہنگا جانور لایا، رشتے داروں کو، پڑوسیوں کو، دوستوں کو بتایا جاتا ہے مگر غور کیجئے! ان لوگوں میں سے جنّت کی خوشخبری کے حق دار بننے والے یعنی مُخْبِت کتنے ہیں؟ اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے، ذِکْرُ اللہ سُن کر مچلنے والے، خوفِ خُدا کے سبب کانپنے والے، نمازیں پڑھنے والے، راہِ خُدا میں دِل کھول کر صدقہ خیرات کرنے والے کتنے ہیں؟

افسوس! لوگ قربانی تو کرتے ہیں، یہ بھی بہت اچھا کام ہے، نیک کام ہے، جن پر قربانی واجِب ہے، ان کو تو کرنی ہی ہو گی، اس کے بغیر چھٹکارا نہیں مگر قربانی کا اَصْل مقصد کیا ہے؟ قربانی ہمیں درس کیا دیتی ہے؟ یہ مقصد ہم کب پُورا کریں گے؟

سُنّتِ ابراہیمی کو ادا کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی پر ہم غور کر لیں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک انداز کیا ہے؟ آپ کی سیرتِ پاک ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال تھی،[1] اللہ پاک نے آپ کو فرمایا:

اَسْلِمْۙ (پ1، البقرہ:131) ترجَمہ کنزُالعرفان: فرمانبرداری کر۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر مبارک میں عرض کیا:

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴿۱۳۱﴾ ترجَمہ کنزُ العرفان: تو اس نے عرض کی: میں نے (پ1، البقرہ:131) فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر میں رَبِّ کریم کی بارگاہ میں یہ عرض

1... تفسیر نعیمی، پ1، البقرہ، تحت الآیۃ:131، 1/746

www.dawateislami.net

کیا، پھر ساری زِندگی اس پر قائِم رہے، آپ پر مصائِب بھی آئے، پریشانیاں بھی آئیں، دُکھ بھی آئے، آپ کو تکلیف بھی پہنچائی گئی مگر ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے قدم ڈگمگائے نہیں، آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے، آپ کو نیکی کی دعوت عام کرنے کا حکم ہوا، آپ تَنِ تنہا دِین کا پیغام عام کرنے میں مَصْرُوف ہوئے، نمرود وقت کا ظالِم ترین بادشاہ تھا، اس کے دارالحکومت میں رہ کر، بغیر ڈرے، فقط اللہ پاک کے بھروسے پر آپ نے کلمۂ حق بلند فرمایا۔

نمرود نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو معاذَ اللہ! آگ میں ڈالنے کی جسارت کی، اس پر بھی ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مطمئن رہے، اللہ پاک کے فرمانبردار رہے، جب آپ کو آگ میں ڈالا جارہا تھا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، عَرْض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! کوئی حاجت ہو تو فرمایئے! فرمایا: حاجت تو ہے مگر تم سے نہیں، عَرْض کیا: پھر جس سے حاجت ہے، اسی سے کہئے! فرمایا: وہ دیکھ رہا ہے، کہنے کی ضرورت نہیں۔ (کشف الخفاء، 1/318 بتغیر قلیل)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ یقین تھا، توکل تھا، پھر اللہ پاک نے آپ کے اس یقین اور فرمانبرداری کا صِلہ بھی عطا فرمایا، میلوں تک پھیلی ہوئی اس ہولناک آگ کو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے پھولوں کے باغ میں تبدیل فرمادیا۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ہجرت کا حکم ہوا، چنانچہ آپ نے اپنا گھر، اپنے رشتے دار، سب چھوڑے اور ہجرت کرکے ملکِ شام تشریف لے گئے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب بڑھاپے کو پہنچ چکے تھے، آپ نے دُعا کی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ ترجَمہ کنزُالعرفان: اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ (پ23، الصّٰفّٰت:100)

اس عمر میں اللہ پاک نے آپ کو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت میں نیک

www.dawateislami.net

بیٹا عطا فرمایا، ابھی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی دُودھ پینے کی عمر تھی، حکم ہوا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے کو اور ان کی والدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آیئے!

اللہ اکبر! بڑھاپے میں بیٹا عطا ہوا، ابھی دُودھ پینے کی عمر میں ہے اور بیٹے کو خود سے جُدا کر دینے کا حکم آگیا، قربان جایئے! یہ جذبۂ اطاعت ہے، یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے رَبّ سے کمال محبت ہے کہ یہ حکم سُن کر بھی آپ کی پیشانی پر بَل نہیں آیا، زبان پر کوئی شکوہ آنا تو دُور کی بات، دِل میں بھی کوئی خیال نہیں گزرا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رَبِّ کریم کے حکم پر سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے دُودھ پیتے ننھے شہزادے کو اور ان کی والدہ کو تنہا مکہ مکرمہ کی بے آباد وادی میں چھوڑ کر واپس تشریف لے آئے۔ (بخاری، 2/424، حدیث:3364 ملخصًا)

جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک کم و بیش 13 سال تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذَبح کر رہے ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خواب کے ذریعے دیئے گئے اس حکمِ خُداوندی پر عَمَل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو خواب سُنایا، فرمانبردار بیٹے نے عَرض کیا:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۰۲ (پ23، الصّٰفّٰت:102)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

سُبْحٰنَ اللہ! بیٹا ہو تو ایسا ہو...! فرمانبرداری ہو تو ایسی ہو...!!

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی؟

www.dawateislami.net

اللہ اکبر! اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے شہزادے کو ساتھ لیا، وادیٔ منیٰ میں تشریف لائے، بیٹے کو لٹا دیا، گلے پر چُھری رکھ دی، روایات میں آتا ہے: چھری بہت تیز تھی مگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے گلے پر چلائی جاتی تو چلتی نہیں تھی۔

اللہ پاک کا حکم پُورا کرنے میں غیر اختیاری طور پر دیر ہو رہی تھی، ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانبردار دِل اس تاخیر کو قبول نہیں کر سکتا تھا، آپ نے چھری کو تیز کیا، پھر چلائی، نہ چلی، پھر تیز کیا، چلائی، پھر نہ چلی، تین بار ایسا ہی ہوا۔ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جوشِ فرمانبرداری میں بار بار چھری چلانے کی کوشش کر رہے تھے، اسی وقت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جنّتی مینڈھا لے کر حاضِر ہوئے اور حضرت ابراہیم و اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کو قربانی قبول ہونے کی خوشخبری سُنا دی گئی۔ (حاشیہ صاوی علی جلالین، پ23، الصّٰفّٰت، 3/123 تا 125)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے جذبۂ اطاعت، جذبۂ جانثاری، جذبۂ وفاداری، جس طرح جانور ذَبح کرنا سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی طرح یہ جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری، اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ پاک کے سِپُرد کر دینا، یہ بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ہی مبارک طریقہ ہے۔ یقیناً حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، کوئی اُن کے برابر نہیں ہو سکتا مگر جس طرح جانور قربان کر کے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت ادا کی جاتی ہے، یونہی خود کو اللہ پاک کے سِپُرد کر کے، خود کو مکمل طور پر اللہ پاک کی اطاعت میں لگا دینے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت کب درست ہو گی؟

غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ لِمَ (یعنی کیوں)؟ اور کَیْفَ (یعنی کیسے)؟ نہیں جانتا (یعنی بندۂ مؤمن یہ نہیں دیکھتا کہ حکم کیوں دیا گیا،

www.dawateislami.net

کیسے دیا گیا بلکہ ایک مسلمان صِرْف یہ دیکھتا ہے کہ حکم کس نے دیا؟ اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے تو بَس اب بندہ اس کو بجالاتا، اس پر اعتراض نہیں کرتا، چاہے سر دھڑ کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے، وہ اللہ و رسول کے حکم پر عَمَل کرتا ہے)۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مزید فرماتے ہیں:** نفسِ اَمّارہ شَر ہی شَر ہے، اگر آدمی مجاہدہ کرے (یعنی خود کو مشقت میں ڈالے، ہر حال میں اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرے تو آہستہ آہستہ) نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ بن جاتا ہے، جب نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ ہو جاتا ہے، اب یہ صُورت ہوتی ہے کہ آدمی اطاعت کرتا ہے، گُناہوں سے بچتا ہے، اس درجہ پر آکر نفسِ انسانی خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اس وقت انسان نفسانی خواہشات سے بچتا ہے، پُورے طور پر اللہ پاک پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہی وہ درجہ ہے کہ جب انسان کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت درست ہوتی ہے (یعنی اس درجہ پر پہنچ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بندہ سُنّتِ ابراہیمی پر عَمَل کرنے والا ہے)، اس وقت اللہ پاک بندے کی بے حساب مدد فرماتا ہے اور آخرت میں اسے بے حساب نعمتوں سے نوازتا ہے۔ (الفتح الربانی والفیض الرحمانی، ص14)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے قربانی کا اَصْل سبق کہ ہم اللہ پاک کی کامل اطاعت کریں، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کو نہ دیکھیں، عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں بلکہ آنکھیں بند کر کے حکمِ شریعت پر عَمَل کریں، نفسانی خواہشات سے بچیں، نفسِ اَمّارہ کی خباثتوں سے بچیں، اپنی اِصْلاح کریں یہاں تک کہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اللہ پاک ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے، ہم جانوروں کی قربانی کریں، ضرور کریں، ساتھ ہی ساتھ نفسِ اَمّارہ کی بھی قربانی دیں، نفسانی خواہشات کی بھی قربانی دیں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے کاش!

www.dawateislami.net

ہم اللہ پاک کی حقیقی فرمانبردار بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی خدمت دِین کے 80 سے زائد شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ یاد رہے! ان تمام شعبہ جات پر سالانہ کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حضرات کے تعاوُن سے پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ بقر عید کے موقع پر ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے قربانی کی کھالیں بھی جمع کی جاتی ہیں۔ بقر عید کی آمد آمد ہے۔ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ بھی نہ صرف اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اِسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتے داروں پڑوس میں رہنے والی اسلامی بہنوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں اور مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ وہ بھی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی ہی کو دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت "قربانی کی کھالوں" کے لیے اسٹال لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کے گھر والوں کو جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو اپنے محرم کے ذریعے اپنے عِلاقے یا قریبی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے فوراً رابطہ کیجئے، تاکہ قربانی کی کھال بروقت محفوظ ہو کر اس کا دُرست اِستعمال ہو سکے۔ اللہ پاک ہمیں بڑھ چڑھ کر دعوت اسلامی کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

قربانی سے متعلق مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے قربانی سے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1] ☆قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔[2] ☆قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں، مالداروں اور فقیروں کو بھی دے سکتے ہیں۔ ☆قربانی کرنے والے کے لئے قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھالینا مستحب ہے۔ ☆بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں: ایک حصہ فقراء کے لئے، ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ گھر والوں کے لئے۔[3] ☆تین حصے کرنا صرف مستحب ہے ضروری نہیں، اگر چاہیں تو سارا گوشت خود بھی رکھ سکتے ہیں یا سارا گوشت رشتہ داروں یا مساکین میں بھی بانٹ سکتے ہیں۔[4] ☆منت یا مرحوم کی وصیت پر کی جانے والی قربانی کا

1... ترمذی، 3/162، حدیث: 1498
2... بہار شریعت، 3/352، حصہ 15
3... فتاوی عالمگیری، 5/300
4... فتاوی رضویہ، 20/253

www.dawateislami.net

سب گوشت فقراء اور مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے نہ خود کھائیں نہ مالداروں کو دیں۔[1] ☆ قربانی کی گائے یا اونٹ میں عقیقے کا حصہ ہو سکتا ہے۔[2] ☆ قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے **"اسلامی بہنیں"** کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

1... بہار شریعت، 3/345 ملخصًا 2... ردالمحتار، 9/540

www.dawateislami.net

بیان:14 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے لوگو! بیشک روزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ ہو گا، جس نے مجھ پر دنیا میں بکثرت دُرُود پڑھے ہوں گے۔ (جمع الجوامع، 9/129، حدیث:27684)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

www.dawateislami.net

پُراَسرار مَعذور

حضرت ابُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ ملکِ شام میں تھا، ایک دِن میں نے ایک آواز سنی، کوئی پُکار رہا تھا: **ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے، ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے**، مجھے تعجب ہوا کہ آخر یہ کون ہے؟ جو اتنے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ **میرے لئے جہنّم ہے**۔ فرماتے ہیں: جس طرف سے آواز آرہی تھی، میں اُٹھ کر اس طرف گیا، وہاں میں نے ایک حیران کر دینے والا منظر دیکھا ایک شخص ہے، جس کے دونوں ہاتھ بھی کٹے ہوئے ہیں، دونوں پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا بھی ہے اور منہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہہ رہا ہے: **ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے، ہائے افسوس! میرے لئے جہنّم ہے۔**

میں نے اس سے پوچھا: اے شخص! تو ایسا کیوں اور کس وجہ سے کہہ رہا ہے؟ وہ پُراسرار شخص بولا: اے پوچھنے والے! میرا حال نہ پوچھ...!! افسوس! میں ان بد نصیبوں میں سے ہوں جو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ کے مکانِ عالی شان میں داخل ہوئے تھے، میں جب تلوار لے کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے قریب پہنچا تو آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں، ان کی ڈانٹ کی آواز سن کر مجھے غصہ آیا، میں نے غصے میں بی بی صاحبہ کو مَعَاذَاللہ تھپڑ مار دیا، جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ منظر دیکھا تو آپ نے میرے خِلاف 4 دعائیں کیں آپ نے فرمایا: (1) اللہ پاک تیرے دونوں ہاتھ (2) دونوں پاؤں کاٹے (3) تجھے اندھا کرے اور (4) تجھے جہنّم میں جھونک دے۔

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن کا پُر جلال چہرہ دیکھ کر اور ان کی یہ دعا سُن کر میرے بدن کا ایک

www.dawateislami.net

ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ افسوس! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی 4 دعاؤں میں سے 3 کی زَد میں تو آچکا ہوں، تم دیکھ ہی رہے ہو، میرے دونوں ہاتھ بھی کٹ چکے ہیں، میرے دونوں پاؤں بھی کٹ چکے ہیں اور آنکھوں کی بینائی بھی زائل ہو چکی ہے، افسوس! صَد کروڑ افسوس! اب صرف چوتھی دُعا باقی ہے (یعنی میرا جہنّم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے)۔ (الریاض النضرۃ، ص37)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی کا مختصر تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بہت بلند رتبے والے ہیں ❁ آپ عشرۂ مبشرہ (یعنی وہ 10 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جن کو رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت دی، اُن 10) میں سے ہیں ❁ آپ کا نامِ مبارک عثمان ❁ کنیت ابو عمر اور ابو عبد اللہ ہے ❁ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ آپ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے نواسے ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی نانی جان ہیں) ❁ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو 18 ذُوالحِجَّۃِ الْحرام 35ھ کو نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کیا گیا۔ (الریاض النضرۃ، ص37 ملتقطاً)

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے بہت سارے فضائل ہیں، البتہ آج ہم آپ کی چند خصوصیات سننے کی سَعادت حاصل کریں گی:

عثمانِ غنی ذُوالنُّوْرَیْن ہیں

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی پہلی اور مشہور و معروف خصوصیت یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

آپ کو ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صف میں سے صرف آپ کو ذُوالنُّورَین کا لقب عطا کیا گیا۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں کسی نے عَرض کیا: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق کچھ ارشاد فرمایئے؟ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ وہ ہستی ہیں، جنہیں فرشتوں میں بھی ذُوالنُّورَین کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ص6)

ذُوالنُّورَین لقب کی پہلی وجہ

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو ذُوالنُّورَین کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی چند وُجوہات ہیں: ایک تو بڑی مشہور وجہ ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے نکاح میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 بیٹیاں یکے بعد دیگرے آئیں، اس لئے آپ کو ذُوالنُّورَین کہا جاتا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ص6)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا

اس سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی نُور ہیں اور اللہ پاک کے فضل سے آپ کی نسلِ پاک کا بچہ بچہ بھی نُور ہے، دیکھئے! عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو ذُوالنُّورَین دو نور والا کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے نکاح میں سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں (یعنی حضرت رقیہ، حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عنہما) آئیں، یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ 2 شہزادیاں نور ہیں اور حضرت عثمانِ غنی کے نکاح میں آئیں، اس لئے آپ 2 نور والے ہو گئے، معلوم ہوا پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں کو نور ماننا نہ صِرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عقیدہ ہے بلکہ

www.dawateislami.net

فرشتے بھی حضرت عثمان رضی اللہُ عنہ کو ذُوالنُّوْرَین ہی کہتے ہیں، گویا فرشتوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود تو نور ہیں ہی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد بھی نور ہے، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنی خوبصورت بات کہی:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نور کا

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو ذُوالنُّوْرَین کیوں کہا جاتا ہے، اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ آپ کے نکاح میں سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں آئیں، اس کے ساتھ ساتھ عُلمائے کرام نے اس کی بعض دیگر وُجُوہات بھی بیان فرمائی ہیں:

علما فرماتے ہیں: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی یہ شان ہے کہ روزِ قیامت جب آپ رَضِیَ اللہُ عنہ جنّت میں داخل ہوں گے تو آپ کے استقبال میں جنّت میں 2 نور جگمگائیں گے۔ اس لئے آپ کو ذُوالنُّوْرَین کہا جاتا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ص6)

امام ابو حُسَیْن قَزوِینی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ آپ وِتْر کی نماز میں پورا قرآنِ کریم پڑھا کرتے۔ چونکہ قرآن بھی نور ہے اور رات کا قیام (یعنی رات کو نماز پڑھنا) بھی نور ہے، عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ان 2 نوروں کو جمع فرمایا کرتے تھے اس لئے آپ کو ذُوالنُّوْرَین کہا جاتا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ص6)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس مقام پر ہمارے لئے بھی سیکھنے کا مدنی پھول ہے، مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ روزانہ رات کو نمازِ وِتْر میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے، اب ہم نے غور کرنا ہے کہ ❁ ہم قرآنِ کریم کی کتنی تلاوت کرتی ہیں؟ ❁ ہمارا قرآنِ کریم کے ساتھ کتنا لگاؤ ہے؟

www.dawateislami.net

❁ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ زبانی قرآن پڑھا کرتے تھے، ہم کم از کم دیکھ کر ہی پڑھ لیں ❁ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پورا قرآنِ پاک کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے، ہم کم از کم بیٹھ کر ہی پڑھ لیا کریں ❁ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روزانہ پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا کرتے تھے، ہم کم از کم ایک پارہ تو روزانہ پڑھیں۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قرآنِ کریم پڑھا کرو! بے شک جو دِل قرآنِ کریم کا جُزْدان ہو، اللہ پاک اُس دِل کو عذاب نہیں دیتا۔ (جامع صغیر، ص83، حدیث:1340)

فِلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی بس شوق مجھے نَعت و تِلاوت کا خُدا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح میں حضور کی 2 شہزادیاں آئیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خصوصیات میں سے دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے (یعنی ایک ایک کرکے) پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں آئیں۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک کم و بیش 1 لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام علیہمُ السَّلام تشریف لائے، بہت سارے انبیا کو اللہ پاک نے بیٹیوں سے بھی نوازا، انہوں نے اپنی شہزادیوں کے نکاح بھی کئے لیکن حضرت عثمانِ غنی رضی اللّٰہُ عنہ کے عِلاوہ انسانوں کی تاریخ میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے کہ جس کے نکاح میں کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی 2 بیٹیاں آئی ہوں۔

شہزادیوں کا نِکاح بذریعہ وحی ہوا

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میری طرف وحی فرمائی

www.dawateislami.net

کہ میں اپنی 2 شہزادیوں کا نکاح عثمان سے کر دوں۔(الشریعۃ للآجری،4/1938،حدیث:1406)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیاں بارگاہِ اِلٰہی میں بڑی مَقبول ہیں کہ ان کے نِکاح کا فیصلہ اللہ پاک نے فرمایا، اس سے یہ بھی اندازہ لگا لیجئے کہ اللہ پاک نے اپنے سب سے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری بیٹیوں کے لئے جن کا اِنتخاب فرمایا یعنی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کیسی بلند شان والے ہیں!

ایک روایت میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عُثمان کتنا اچھا انسان ہے! میرا داماد ہے، میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ نے اس میں میرا نور اکٹھا کر دیا۔(روض الفائق، ص313)

نبی کے نُور دو لے کر وہ ذُو النُّورَین کہلائے انہیں حاصِل ہوئی یوں قربتِ محبوبِ رحمانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حیا فرمانے والے

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خصوصیات میں سے تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ اُمّت میں سب سے بڑے حیادار ہیں۔ حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَیا ایمان سے ہے اور عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ میری اُمّت میں سب سے بڑھ کر حیا کرنے والے ہیں۔(جامع صغیر، ص253، حدیث:3869)

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا فرمان ہے: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ پاک سے حیا کی وجہ سے سِمٹ جاتا ہوں۔(باحیا نوجوان، ص9)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی اپنی حیا کا معیار چیک کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک

www.dawateislami.net

میں ہے: حیا جتنی بھی ہو اچھی ہے۔[1] افسوس یہ ہے کہ ہماری ایک تعداد وہاں حیا نہیں کرتی جہاں حیا کرنی چاہیے اور وہاں حیا کرتی ہے جہاں حیا نہیں کرنی چاہیے۔ جہاں گناہ ہوتے ہیں وہاں حیا کرنی ہوتی ہے، اسی طرح بے پَردگی اور بدنگاہی میں حیا کرنی ہوتی ہے کہ میرا رَبّ مجھے دیکھ رہا ہے، میرا کیا بنے گا!! حیا کا سب سے زیادہ حق یہی ہے کہ ہم اللہ پاک سے حیا کریں، مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم گناہ کے کاموں میں حیا نہیں کرتیں۔ اس کے بَرعکس بعض اوقات جہاں نیکی کا کام ہوتا ہے وہاں مَعَاذَاللہ ہمیں شرم آجاتی ہے، درس و بیان کے معاملے میں شرم ہمارے آڑے آجاتی ہے، نیکی کی دعوت دینے میں شرم آتی ہے، اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حالانکہ شرم وہاں کرنی چاہیے جو گناہ کا کام ہو، لیکن افسوس...! ہمیں وہاں شرم نہیں آتی۔

بھلائی چار چیزوں میں ہے

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بھلائی 4 چیزوں میں ہے: (1) نوافِل پڑھ کر اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کرنے میں (2) اللہ پاک کے اَحْکامات پر صبر سے کام لینے میں (3) اللہ پاک کی تقدیر پر راضی رہنے میں (4) اور اللہ پاک دیکھ رہا ہے، اس لئے اس سے حیا کرنے میں۔ (اللمع مترجم، ص247)

ابنِ ماجہ کی حدیث ہے: بے شک ہر دین کا ایک خُلُق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔[2] یعنی ہر اُمَّت کی کوئی نہ کوئی خاص خَصلت ہوتی ہے جو دیگر خصلتوں پر غالِب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خصلت حیا ہے۔ اس لئے کہ حیا ایک ایسا خُلُق ہے جو اَخلاقی اچّھائیوں کی تکمیل، ایمان کی مضبوطی کا باعِث اور اس کی عَلامات میں سے ہے۔

1... مسلم، ص39، حدیث:37 2... ابن ماجہ، 4/460، حدیث:4182

www.dawateislami.net

حیا کا ماحول سے تعلق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیَّت کا بَہُت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول مل جانے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی چھین کر بے شرم کر دیتی ہے اور انسان بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیا ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی وبدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بد اَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔

یاالٰہی! دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا حضرتِ عثماں غنی باحیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعائے مصطفےٰ کے حریص

ایک بہت پیاری خصوصیت یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دُعائیں فرماتے تھے۔ آیئے! اس بارے میں چند روایتیں سنتی ہیں:

غزوۂ تبوک کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا لشکر سَفَر پر تھا، راستے میں ایک مقام پر بہت مشکل درپیش آئی، کھانے پینے کی اشیا ختم ہو گئیں، شدید گرمی تھی، بھوک اور پیاس کی شِدَّت ہوئی، اس حالت میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چہروں پر اَفْسُردَگی کے آثار دکھائی دینے

www.dawateislami.net

لگے، جبکہ منافقین اس حالت کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: **اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ پاک تمہارے پاس رزق بھیج دے گا۔**

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی لشکر میں موجود تھے، آپ نے جب یہ فرمانِ مصطفےٰ سُنا تو فوراً انتظام کرنا شروع کیا، آپ نے غلے سے بھرے ہوئے 7 اونٹ خریدے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیئے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ اُونٹ دیکھے تو ان کے چہروں پر خوشی پھیل گئی، دوسری طرف منافقوں کے چہرے غمگین ہو گئے۔ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب وہ 7 اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ کس کی طرف سے ہے؟ عَرض کیا گیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم! عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کیا ہے۔ روایت بیان کرنے والے کہتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سُنی تو میں نے خُود دیکھا، آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور اتنے بلند کئے کہ سَر مبارک سے اُوپَر ہو گئے، پھر **آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے ایسی دُعا فرمائی کہ آپ کو ایسی دُعا کبھی کسی کے لئے کرتے نہیں دیکھا۔** (الریاض النضرۃ، ص25) ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی: **اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں تُو بھی عثمان سے راضی ہو جا۔** (فضائل الصحابۃ احمد بن حنبل، جز1، ص484، حدیث:784)

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا، مدینے

www.dawateislami.net

والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات بھر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے لئے یہ دُعا کرتے رہے: **اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوا تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔** (تاریخ ابنِ عساکر، 39/54)

رِضائے مصطفےٰ ملنا بڑی فضیلت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خوش بختی قابلِ رشک ہے، پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ساری رات** آپ کے لئے دُعا فرمائی: **یا اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔** اللہ اکبر! جس سے دو عالَم کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں، اسے اور کیا چاہئے...!!

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد

وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت، امام عشق و محبت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ فرمایا جس میں یہ ہے کہ قیامت والے دن اللہ پاک سب اگلوں اور پچھلوں کو جمع کر کے اپنے محبوب سے فرمائے گا: یہ سب میری رضا چاہتے ہیں، لیکن اے میرے محبوب! میں تیری رِضا چاہتا ہوں۔

یاد رکھئے! محبوبِ خُدا، سرورِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا مل جانا کوئی عام بات نہیں، بہت بڑی فضیلت ہے۔ امام محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخرت میں اللہ پاک کی طرف اَہْلِ جنّت کو جو سب سے بڑا انعام ملے گا، وہ **اللہ پاک کی رِضا** ہے۔

معلوم ہوا جس سے اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں، وہ آخرت کے سب سے بڑے انعام یعنی اللہ پاک کی رِضا کا مستحق ہو جاتا ہے اور اللہ پاک کے فضل سے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ وہ بلند رُتبہ صحابی ہیں کہ رسولِ

www.dawateislami.net

اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری رات آپ کے لئے دُعا فرمائی: **یااللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔**

اب ذرا اَندازہ لگایئے! یہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔

رِضائے مصطفےٰ پانے کی کوشش کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے! ہم بھی محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے کی کوشش کریں ❁ نیک کام کریں ❁ گُناہوں سے بچیں ❁ دُرُودِ پاک پڑھیں ❁ ذِکْرُ اللہ کریں ❁ قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت کریں ❁ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کا غم بانٹا کریں ❁ اسلامی بہنوں کے ساتھ ہمدردی کیا کریں ❁ دوسروں کے کام آیا کریں، ایسا کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے راضی ہو جائیں گے، اگر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو گئے تو اللہ پاک بھی راضی ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعتِ رضوان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خصوصیات میں سے پانچویں اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیعتِ رِضْوان کے موقع پر اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہاتھ فرمایا۔

ہجرت کا چھٹا سال، صلح حدیبیہ کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو سَفِیر بنا کر مکۂ مکرمہ روانہ فرمایا۔ اُس وقت تک مکۂ مکرمہ فتح نہیں ہوا تھا، مکۂ مکرمہ پر کافِروں کا قبضہ تھا، چنانچہ اَہْلِ مکہ نے حضرت

www.dawateislami.net

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو روک لیا۔ اِدھر ایک جھوٹی خبر پھیلی کہ کافروں نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ جانتے تھے کہ یہ خبر جھوٹی ہے، البتہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اس بات پر بیعت لی کہ اگر واقعی عثمان شہید ہو چکے ہیں تو ہم ان کا بدلہ ضرور لیں گے۔ اس بیعت کا ذِکر قرآنِ کریم میں یُوں کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۠(۱۰)

(پ26، الفتح:10)

ترجَمہ کنزُالایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اُسے بڑا ثواب دے گا۔

دستِ حبیبِ خُدا، ہاتھ بنا آپ کا

روایات میں ہے: اس بیعت کی صُورت یہ تھی کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سیدھا ہاتھ مبارک پھیلایا، سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دِل کی جانِب والا ہاتھ سب کے اُوپر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ (بخاری، 2/530، حدیث:3698 ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیعتِ رضوان کے موقع پر جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکۂ مکرمہ گئے ہوئے تھے، اس وقت چند ایمان افروز معاملات ہوئے۔ آیئے! ان میں سے 2 روایتیں سنتی ہیں:

www.dawateislami.net

عثمانِ غنی اور سُنّتِ مصطفےٰ سے محبت!

سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو سفیر بنا کر مکۂ مکرمہ بھیجا، آپ مکۂ مکرمہ پہنچے، آپ کا چچازاد بھائی ابان بن سعید جو مسلمان نہیں تھا، وہ مکۂ مکرمہ ہی میں رہتا تھا، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سب سے پہلے اپنے چچازاد بھائی ابان بن سعید کو ملے۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سُنّتوں کے عامِل تھے، لہٰذا آپ نے سُنّت کی پیروی میں اپنا تہبند مبارک ٹخنوں سے اُوپر رکھا ہوا تھا مگر کفّار اس کو بُرا سمجھتے تھے، کفّار تکبر اور فخر کے طور پر تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتے تھے۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے چچازاد بھائی ابان بن سعید نے جب آپ کا تہبند مبارک ٹخنوں سے اُوپر دیکھا تو طنز کرتے ہوئے بولا: کیا بات ہے، میں تمہیں کمزور حالت میں دیکھ رہا ہوں، تمہارا تہبند ٹخنوں سے اُوپَر ہے؟ مطلب یہ تھا کہ اے عثمان! تم امیر آدمی تھے، تمہارا ایک نام تھا، یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تم سفیر بن کر آئے ہو، تمہیں چاہئے تھا کہ ذرا بَن ٹھن کر آتے مگر تمہاری حالت بہت کمزور لگ رہی ہے، تمہارا تہبند ٹخنوں سے اُوپر ہے۔

اس پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بہت پیارا جواب دیا، دل کے کانوں سے سنئے! آپ نے فرمایا: ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند شریف ایسے (یعنی ٹخنوں سے اوپر ہی) ہوتا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ص22 ملخصًا)

یعنی اَہلِ مکہ مجھے کیا کہیں گے، اُن کی نظروں میں میرا کیا تاثُّر بیٹھتا ہے، مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، میرے آئیڈیل (Ideal) میرے محبوب ہیں، میں اُن کی اداؤں کو ادا کرنے ہی میں فخر سمجھتا ہوں۔ (الریاض النضرۃ، ص22 ملخصًا)

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی خوبصورت بات ہے! سُنّتِ مصطفےٰ ہمارے لئے مِعْیار ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمہ کنزُالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ21، الاحزاب:21)

معلوم ہوا سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زِندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے ۞ ہم نے اس کی پیروی کرنی ہے، زمانہ کیسا چل رہا ہے؟ حالات کیسے ہیں؟ ہم نے یہ نہیں دیکھنا ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے محبوب آقا، سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کیا ہے! ۞ کپڑے خریدنے ہیں تو یہ نہ دیکھیں کہ فیشن کونسا چل رہا ہے، یہ دیکھیں! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لباس مبارک کیسا ہوتا تھا! ۞ غرض اٹھنے بیٹھنے میں، چلنے میں، سونے جاگنے میں، آنے جانے میں، ہر ہر معاملے میں ہم نے فیشن نہیں دیکھنا، زمانے کے حالات نہیں دیکھنے بلکہ ہم نے ایک ہی بات دیکھنی ہے، وہ یہ کہ ہمارے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ادا کیسی ہے۔ کاش...! ہمیں بھی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ جیسا عشقِ رسول نصیب ہو جائے، ہمیں بھی ایسی خوبصورت سوچ مل جائے اور ہم بھی سُنّتِ مصطفےٰ پر چلنے والی بن جائیں۔

آقا کریم سے پہلے طواف نہ کیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس موقع پر ایک اور بڑا ایمان افروز معاملہ پیش آیا، ہوا یہ کہ جب عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ مکۂ مکرمہ میں تھے، آپ کے چچازاد اَبان بن سعید نے آپ سے کہا: اے چچازاد! طواف کر لیجئے...!! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اے ابان بن سعید! ہمارے ایک رسول ہیں، ایک محبوب ہیں، ہم کوئی بھی کام اپنی

www.dawateislami.net

مرضی سے نہیں کرتے، سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہل فرماتے ہیں، ہم جو بھی کرتے ہیں، اُن کی پیروی ہی میں کرتے ہیں۔ (الریاض النضرۃ، ص22)

رسول اللہ سے آگے بڑھنا منع ہے

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی ایسا عشقِ رسول، ایسی کمال محبّت نصیب فرمائے، کاش! ہم بھی اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے والی بنیں۔ آہ! آج کل لوگ عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں، قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عقل کے ترازو پر تولتے ہیں، فیشن پرستی میں ایسے گھرے ہیں کہ سُنّتِ مصطفےٰ کو اپنانا تو دُور کی بات، سُنتوں کی معلومات بھی حاصِل نہیں کرتے۔ کاش! ہم اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچّی پیروکار بَن جائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۱ (پ26، الحجرات:1)

ترجَمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔

بعض لوگ رمضان المبارک سے ایک دِن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور حکم دیا گیا: اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو! (تفسیر خازن، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ: 1، 4/175)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ میں دیا گیا حکم سب کو عام ہے، یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ راستے میں جارہے ہوں تو بِلا اِجازت آگے آگے چلنا منع ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف ملے تو پہلے

www.dawateislami.net

شروع کر دینا ناجائز ہے، اسی طرح اپنی عقل اور اپنی رائے کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رائے سے مُقَدَّم کرنا حرام ہے۔(شانِ حبیب الرحمن، ص224)

عثمان ہرگز طواف نہیں کریں گے

سُبْحٰنَ اللہ! ایک طرف مکۂ مکرمہ میں حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا اپنے چچازاد کے ساتھ یہ مکالمہ چل رہا تھا، دوسری طرف پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ابو عبد اللہ (یعنی عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کیسے خوش قسمت ہیں، وہ طوافِ کعبہ کی سَعادت حاصِل کر رہے ہوں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جب یہ بات کی تو سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایسا نہیں ہے، عثمان اگر سالہا سال بھی مکہ میں رہیں، وہ ہرگز مجھ سے پہلے طواف نہیں کریں گے۔(الریاض النضرۃ، ص22)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نرالی محبّت ہے، عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکہ مکرمہ میں ہیں، آپ کو کہا جاتا ہے: طواف کر لیجئے! آپ کہتے ہیں: اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ہرگز طواف نہیں کروں گا۔ ادھر محبوبِ خُدا، سَرورِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے پیارے صحابی کی محبّت پر بھروسا کتنا ہے...!! آپ فرماتے ہیں: عثمان چاہے سالہا سال بھی وہاں رہیں، تب بھی وہ میرے بغیر طواف نہیں کریں گے۔ سُبْحٰنَ اللہ!

اللہ پاک حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے، آپ کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول کی لازوال دولت، سُنّت سے محبت، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سنئے، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر

امیر اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد حاجی عبد الرَّحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیک سیرت، تقوی و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا لالچ بالکل نہ تھا۔ آپ مساجد سے مَحبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے، 1979ھ میں جب شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"کولمبو (سری لنکا)"** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بَہُت متأثر پایا، کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سَفرِ حج میں وصال

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالمِ شیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی

www.dawateislami.net

تھے کہ آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 1370 ہجری میں سَفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حُجّاجِ کرام فوت ہوگئے تھے، ابُو عطّار حاجی عَبْدُالرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃ الحرام 1370 ہجری کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص11)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدھے ہاتھ سے لین دین کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 1 فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔[1] ☆ سیدھی جانب میں نیک فال ہے کہ یہ جنتیوں کی جانب ہے۔[2] ☆ سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔[3] ☆ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔[4] ☆ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استِعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔[5] ☆ اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال

1...ابنِ ماجہ، 4/12، حدیث:3266
2...فیض القدیر، 5/263، تحت الحدیث:6995
3...آداب طعام، ص130
4...مرآۃ المناجیح، 1/287
5...حیاتِ محدث اعظم، ص374

www.dawateislami.net

بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔[1] ☆حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔[2] ☆سیدھے ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔[3] ☆کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گِلاس دوسروں کو دیتے ہیں، کسی سے جگ اور گلاس دونوں لینے ہوں تو ہم دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ یہ طریقہ غلط ہے، پہلے سیدھے ہاتھ سے جگ لیں اور پھر جگ کو اُلٹے ہاتھ میں پکڑ لیں تاکہ سیدھا ہاتھ خالی ہو جائے اور اب سیدھے ہاتھ سے گلاس لے لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** قیمتاً حاصل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مرآۃ المناجیح، 1/287

2...بخاری، 1/81، حدیث:168

3...کھانے کا اسلامی طریقہ، ص8

www.dawateislami.net

بیان:15 خطبہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللہ الکریم

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک سے راضی ہو جانا کسے کہتے ہیں؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا اللہ پاک کی ولیہ، بہت نیک اور عبادت گزار تھیں، ایک روز آپ تشریف فرما تھیں، آپ کے سامنے ایک شخص نے دُعا کی: یا اللہ پاک! مجھ سے راضی ہو جا۔ یہ دُعا مانگنا بالکل جائز ہے، عموماً یہ دُعا مانگی بھی جاتی ہے مگر اولیائے کاملین کے اپنے نِرالے انداز ہیں، چنانچہ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے جب اس شخص کی زبان سے یہ دُعا سُنی تو فرمایا: اے شخص! تجھے شرم نہیں آتی...؟ اللہ پاک سے اُس کی رضا مانگتے ہو جبکہ تم خود اس سے راضی نہیں ہو۔ قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے عرض کیا: **بندہ اللہ پاک سے راضی ہو جائے** اس کا کیا معنٰی ہے؟ فرمایا: جب تمہیں مصیبت پر بھی یونہی خوشی ہو جیسی نعمت ملنے پر ہوتی ہے، تب کہا جائے گا کہ تم اللہ پاک سے راضی ہو۔ (احیاء العلوم، 5/166 بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنت میں لے جانے والے 3 اعمال

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یَا اَبَا سَعِیْدٍ ثَلَاثَۃٌ مَنْ قَالَھُنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی اے ابو سعید! تین چیزوں کا جو اقرار کرے، وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا: مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (1) یعنی جو اللہ پاک کے رَبّ ہونے (2) اسلام کے دین ہونے اور (3) مُحَمَّد (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے رسول ہونے پر

www.dawateislami.net

راضی ہو جائے۔(مسند احمد، 4/29، حدیث:11102)

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ یعنی جو بندہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم) کے رسول ہونے پر راضی ہو جائے، اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم، ص753، حدیث:1884)

ایمان کی حلاوت نصیب ہو جاتی ہے

پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا، حضرت عبّاس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کی حلاوَت کو پالیا۔(ترمذی، 4/282، حدیث:2632)

علمائے کرام فرماتے ہیں: جس طرح ہماری زبان میں چکھنے اور ذائقہ محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے، اسی طرح ہمارے دِل میں بھی رُوحانیات (مثلاً عبادات وغیرہ) کا ذائقہ محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ ❁ ہم اپنی زبان پر کوئی چیز رکھیں تو ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ یہ چیز میٹھی ہے یا کڑوی، ٹھنڈی ہے یا گرم۔ ❁ اسی طرح جب ہم نماز پڑھتی ہیں تو ہمارا دِل نماز کا لُطف محسوس کرتا ہے ❁ جب ہم روزہ رکھتی ہیں تو دِل روزے کا لُطف محسوس کرتا ہے ❁ ہم تلاوت کریں ❁ ذِکر واَذْکار کریں ❁ نیکی کی دعوت دیں ❁ نعت شریف پڑھیں ❁ عِلْمِ دین سیکھیں، غرض کوئی بھی نیکی کریں، ہمارے دِل میں ان چیزوں کا لُطف محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے مگر جس طرح بعض اوقات جب ہم بیمار ہو جائیں، بُخار آجائے تو ہمارے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے، ہر چیز کڑوی کڑوی محسوس ہوتی ہے، اسی طرح جب دِل بیمار ہو، دِل پر غفلت

www.dawateislami.net

کے پردے پڑے ہوں، دِل گُناہ کر کر کے سیاہ ہو جائے، تکبر، خود پسندی، حُبِّ دُنیا، حُبِّ مال وغیرہ باطنی بیماریاں دِل میں ڈیرہ ڈال لیں تو ہمارا دِل بھی بیمار ہو جاتا ہے، پھر نہ نمازوں میں لُطف ملتا ہے، نہ روزے رکھنے کا سُرُور آتا ہے، نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، یہاں تک کہ دِل سے اِیمان کا نُور اور اس کا لُطف نکل جاتا ہے، جس کی ایسی حالت ہو، اس پر لازِم ہے کہ وہ اپنے دِل کا علاج کرے اور اس عِلاج کا طریقہ کیا ہے؟ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک طریقہ ہمیں یہ اِرشاد فرمایا ہے کہ بندہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر سچّے دِل سے راضی ہو جائے، اس کی برکت سے گُناہوں کی سیاہی دُور ہو گی، دِل صاف ہو جائے گا اور اسے ایمان کی نورانیت نصیب ہو گی۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، 1/78-79، تحت الحدیث:9 ملخصًا)

شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بندہ ان تین باتوں (یعنی اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دِین ہونے اور مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے) پر تہِ دِل سے راضی نہیں ہوتا، وہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا، اس کے پاس بظاہِر ایمان تو ہے مگر اِیمان کی رُوح اسے حاصِل نہیں ہوتی۔ (لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، 1/78، تحت الحدیث:9 ملخصًا)

رِضا کے تین درجات کی وضاحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی ہو جانے کا کیا معنیٰ ہے؟ اس تعلق سے عُلمائے کرام نے رِضا کے تین درجات بیان فرمائے ہیں:

رِضا کا پہلا درجہ

علّامہ قُرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ میرا رَبّ ہے** اس پر راضی ہو جانے کا

www.dawateislami.net

ایک معنیٰ یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے سِوا کسی کو بھی اپنا رَبّ تسلیم نہ کرے، مثلاً پتھر، درخت، چاند، سورج، ستارے یا اس کے عِلاوہ تمام وہ چیزیں جنہیں مشرکین اپنا رَبّ مانتے ہیں، بندہ ان سب کا انکار کر کے سچّے دِل سے یہ اقرار کرلے کہ اللہ ایک ہے، اس کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی میرا رَبّ ہے، وہی مجھے رِزْق دیتا ہے، وہی مجھے پالتا ہے، اسی نے مجھے سانسیں عطا کیں، وہی مجھے زِندگی بخشنے والا ہے، اس کے سِوا نہ کوئی رَبّ تھا، نہ ہے، نہ کوئی ہو گا۔(المفھم لما اشکل من تلخیص مسلم، 1/210 ماخوذاً)

رِضَا کا یہ درجہ ہمارے اِیْمان کی بنیاد ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

رِضَا کا دوسرا درجہ

اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی ہو جانے کا ایک دوسرا درجہ ہے، وہ کیا ہے؟ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رِضَا یہ ہے کہ منع و عطا دونوں حالتوں میں دِل کی کیفیت یکساں رہے۔(کشف المحجوب، ص255)

یعنی اللہ پاک نعمت عطا فرمائے، تب بھی دِل مطمئن ہو اور اللہ پاک کی طرف سے آزمائش آئے تو اس پر بھی دِل مطمئن ہی رہے۔ نعمت ملنے پر کیفیت اور ہوتی ہے، نعمت چھن جانے یا کوئی مصیبت آنے پر کیفیت کچھ اور ہوتی ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی کیفیت ہر حال میں ایک ہی رہے، نعمت ملنے پر جیسے خوشی ہوتی ہے، ایسے ہی نعمت نہ ملنے پر بھی انسان اللہ پاک سے راضی اور مطمئن ہی رہے، اسے کہتے ہیں: اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو جانا۔

اچھی، بُری تقدیر اللہ پاک کی طرف سے ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے، ہم بچپن سے پڑھتی، سنتی

www.dawateislami.net

آرہی ہیں: وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی ہر اچھی، بُری تقدیر اللہ پاک کی طرف سے ہے، ہمیں نعمت ملے ❁ یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ کوئی آزمائش آئے، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ مال مِلا، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ غُربت آئی، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ صِحَّت اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ بیماری بھی اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، غرض ہر اچھی اور بُری تقدیر اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، لہٰذا جب انسان یہ اقرار کر چُکا کہ میں اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہوں تو اُسے چاہئے کہ اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی ہی رہے، اگر نعمت ملنے پر خوش ہوتا ہے تو چاہئے کہ آزمائش آنے پر بھی خُوشی ہی ہو، اللہ پاک کے کسی فیصلے پر بھی دِل میلا نہ کرے، نہ زبان پر شکوہ لائے۔ ہاں! اللہ پاک سے دُنیا اور آخرت میں خیر وعافیت کی دُعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں!

بیٹے کی وَفات پر مسکرا دیئے...!

حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہیں، لوگوں نے آپ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا تھا، خوفِ خُدا، قبر و آخرت، حساب کتاب، پُل صراط اور جہنّم کے عذابات وغیرہ میں غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔

حضرت فُضَیْل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک بیٹے تھے: حضرت علی بن فُضَیْل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ یہ بھی بہت نیک، متقی، پرہیز گار، خوفِ خُدا والے اور والدین کے بہت فرمانبردار تھے، حضرت علی بن فُضَیْل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے آپ سورۂ زِلْزَال مکمل نہیں پڑھ پاتے تھے، سورۂ زِلْزَال میں قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے، اس لئے جب بھی آپ سورۂ زِلْزَال پڑھتے یا سُنتے تو خوفِ خُدا کے سبب غَش کھا کر گر جاتے

www.dawateislami.net

تھے۔ ایسے خوفِ خُدا والے تھے۔

حضرت علی بن فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی نوجوان ہی تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، ہر صاحِبِ اولاد سمجھ سکتا ہے کہ جوان بیٹے کی موت کیسی دردناک ہوتی ہے مگر قربان جایئے! حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب یہ خبر دی گئی کہ آپ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ روئے نہیں، واویلا نہیں کیا بلکہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ لوگوں کو بہت تعجب ہوا، پوچھا: عالی جاہ! عجیب معاملہ ہے، عام طور پر آپ مسکراتے نہیں ہیں، آج جوان بیٹے کا انتقال ہوا ہے، اب غمگین ہونے کا موقع ہے، آنسو بہانے کا موقع ہے اور آپ مسکرا رہے ہیں، حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت خوبصورت جواب دیا، فرمایا: **اللہ پاک کی رضا یہی تھی، لہٰذا میں اُس کی رِضا میں راضی ہوں۔** (تذکرۃ الاولیا، ص68 ملخصًا)

اللہ اکبر! اسے کہتے ہیں اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو جانا، اللہ میرا رَبّ ہے، وہ میرے متعلق جو فیصلہ فرمائے، مجھے قبول ہے، دل و جان سے قبول ہے، خوش دِلی سے قبول ہے۔ مگر افسوس! ہمارا حال بالکل اُلٹ ہے، ہمارے ہاں تو ایک گلاس ٹوٹ جائے تو ہم غُصّے سے لال پیلی ہو جاتی ہیں، اچانک بجلی بند ہو جائے تو بُڑ بُڑانے لگتی ہیں، سردی زیادہ ہو جائے، گرمی زیادہ ہو جائے، معمولی سا بخار آجائے تو زبان پر شکوے آجاتے ہیں۔

وہ کیسے عظیم لوگ تھے، جوان اور نہایت متقی، فرمانبردار بیٹے کا انتقال ہوا اور حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مسکرا رہے ہیں، کیوں...؟ اس لئے رَبّ کی رضا یہی تھی۔

رضا کا تیسرا دَرَجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی رہنے کا ایک تیسرا

www.dawateislami.net

دَرجہ بھی ہے اور یہ وہ درجہ ہے کہ ہر مسلمان کو کم از کم اس درجے پر لازمی ہونا چاہئے۔ یہ درجہ کیا ہے؟ حضرت ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رِضا یہ نہیں ہے کہ انسان کو تکلیف محسوس ہی نہ ہو بلکہ رِضا یہ ہے کہ انسان اللہ پاک کے فیصلے پر اعتراض نہ کرے۔ (رسالہ قشیریہ، ص358 بتغیر قلیل)

تکلیف پہنچی، مصیبت آئی، کہیں چوٹ لگ گئی، کسی عزیز کا انتقال ہو گیا، غُربت آگئی، بیماری آگئی، یہ چیزیں محسوس ہوں، دِل غمگین ہو جائے، آنکھ سے آنسو نکل آئیں، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم دِل میلا نہ کریں، زبان پر شکوے نہ لائیں، اپنے پیارے رَبِّ کریم کے فیصلے پر مَعاذَ اللہ اعتراض نہ کریں۔ حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر اعتراض کرنا دِین کی بھی موت ہے، تَوحید کی بھی موت ہے اور توکُّل کی بھی موت ہے۔ (الفتح الربانی، ص9-10)

اللہ پاک پر اعتراض کفر ہے

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** صفحہ 141 اور 142 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک پر اعتراض کرنا قطعی کفر ہے اور مُعْتَرِض (یعنی اللہ پاک پر اعتراض کرنے والا) کافِر ہے، اللہ پاک خالق و مالِک ہے، اُسی کے پیدا کردہ بندے کا اُس پر اعتراض کرنا اُس کی شدید ترین توہین ہے، مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کے ہر کام کو مَبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔ زَبان پر آنا کُجا دل میں بھی اعتِراض کو جگہ نہ دے۔

رِضا کیوں ضروری ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم مخلوق ہیں اور مخلوق کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے رَبِّ

www.dawateislami.net

کریم کے فیصلے پر اعتراض کرے، اللہ پاک ہمارا رَبّ ہے، اسی نے ہمیں پیدا فرمایا، اسی نے ہمیں زِندگی بخشی، وہی ہمیں رِزْق عطا فرماتا ہے، اسی نے ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا، اسی نے ہمارے لئے نیلے آسمان کی چھت بنائی، ہر طرح کی نعمتیں ہمیں وہی عطا فرماتا ہے، وہی ہمارا خالِق ہے، وہی ہمارا مالِک ہے، ہمیں اسی نے پیدا کیا اور ہمارا یہی حق ہے کہ اپنے رَبّ کے فیصلے پر راضی رہیں۔ اَصْل میں دیکھا جائے تو اعتراض اللہ پاک کے فیصلے پر نہیں بلکہ ہماری اُن خواہشات پر بنتا ہے جو اللہ پاک کی مرضی سے ہٹ کر ہیں، مثلاً اللہ پاک نے مجھے غریب رکھا، اس کے باوُجُود میرے دِل میں امیر ہونے کی خواہش ہے تو چاہئے کہ میں اپنی اس خواہش کو بُرا کہوں، آخر ایک انسان کے دِل میں ایسی خواہش ہی کیوں رہے جو اس کے رَبّ کی مرضی کے خِلاف ہے؟ امام قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تقدیر سے جو کچھ ظاہِر ہو، اس کے سامنے اپنے اختیارات کو چھوڑ دینا، اسے عُبُوْدِیَّت (یعنی بندگی) کہا جاتا ہے۔ حضرت رُوَیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر بندے کے سیدھے ہاتھ پر پُوری جہنّم رکھ دی جائے تو (اس پر اعتراض کرنا تو دُور کی بات، اسے چاہئے کہ) یہ بھی نہ کہے کہ یا اللہ پاک! اسے اُلٹے ہاتھ پر رکھ دے۔ (رسالہ قشیریہ، ص360 تا364 بتغیر قلیل)

ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میں ہی اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پَس جو میری (دی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کرے، میری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے اور میری تقدیر پر راضی نہ ہو، اسے چاہئے کہ میرے سِوا کوئی اور رَبّ تلاش کر لے۔ (معجم کبیر، 22/321، حدیث:807 بتغیر)

اَلْاَمان والحفیظ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** دیکھئے! کیسا جھنجھوڑنے والا کلام ہے، جو انسان اللہ پاک کی تقدیر پر، اس کے فیصلوں پر راضی نہیں رہتا، اسے گویا دُھتکارا جارہا

www.dawateislami.net

ہے، اسے بتایا جارہا ہے کہ وہ بندہ کہلانے کا حق دار ہی نہیں ہے۔ اَصْل میں بندہ تو وہی ہے جو رَبِّ کریم کے فیصلوں پر راضی رہتا ہے۔

بندہ ہونا کسے کہتے ہیں؟

پہلے دور میں غُلام باقاعدہ بازار میں فروخت ہوتے تھے، ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن اَدْھَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک غُلام کی ضرورت پیش آئی، آپ بازار تشریف لے گئے، ایک غُلام خریدا اور گھر لے آئے، آپ نے اُس غلام سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ غُلام نے کہا: جس نام سے آپ پُکاریں، وہی میرا نام ہوگا، آپ نے پوچھا: تم کیا کھانے کے عادِی ہو؟ غُلام نے کہا: جو آپ کھلا دیں گے، کھالوں گا، پھر پوچھا: کوئی خواہش ہو تو بتاؤ! غُلام بولا: جو آپ کی خواہش ہے، وہی میری خواہش ہے۔ میں تو غُلام ہوں اور غُلام کو ان چیزوں سے تعلق نہیں ہوا کرتا۔ اس پر ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سوچنے لگے: کاش! میں بھی اللہ پاک کا ایسا ہی اطاعت گزار ہوتا تو کتنا بہتر تھا۔ (تذکرۃ الاولیا، ص78)

اسے کہتے ہیں، بندہ (یعنی غُلام) ہونا، بندہ ہوتا ہی وہ ہے جس کی اپنی کوئی خواہش نہ ہو، جس کی اپنی کوئی مرضی نہ ہو، بندہ ہمیشہ اپنے مالِک کی مرضِی پر چلتا ہے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ غربت آئے، پریشانی آئے، مصیبت آئے، کچھ بھی ہو، ہم اللہ پاک کے فیصلے پر مطمئن رہیں، کبھی بھی شکوہ شکایت زبان پر نہ لائیں۔

اللہ پاک جس حال میں رکھے، وہی بہتر ہے

امام شَعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کے لئے شانِ بندگی یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اللہ پاک سے راضی ہی رہے، کسی معاملے میں بھی دِل میلا نہ ہونے دے، جو کچھ عطا کیا گیا، اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرے، اس لئے کہ اللہ پاک ہم سے زیادہ

www.dawateislami.net

ہماری بھلائی کو جاننے والا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۲۱۶)

(پ2، البقرہ:216)

ترجَمہ کنزُ الایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا اللہ پاک نے جو کچھ عطا فرمایا ہے، جس حال میں رکھا ہے، اگر بندہ اس کے عِلاوہ کچھ اور طلب کرے تو وہ گویا اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ اللہ پاک سے بڑھ کر عِلْم رکھنے والا ہے اور بندے کے جاہِل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ (انوار القدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، ص30)

اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور فرمایئے! اگر ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضی نہیں رہتیں، جو کچھ اللہ پاک نے عطا فرمایا، اُس پر راضی نہیں ہوتیں، جس حال میں اللہ پاک نے رکھا ہے، اس حال میں خوش نہیں ہوتیں تو دیکھئے! بات کتنی دُور تک پہنچتی ہے، یہ گویا اس بات کا دعویٰ ہے کہ انسان اللہ پاک سے بڑھ کر عِلْم رکھتا ہے حالانکہ ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا، اللہ پاک کا ہی عِلْم کامِل ہے، کوئی بھی اُس سے بڑھ کر عِلْم والا نہیں ہے، اس نے اپنے عِلْمِ ازلی سے جانا اور جو ہمارے حق میں بہتر تھا، وہی کچھ عطا فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں اللہ پاک کی رِضا میں راضی ہی رہیں۔

پاؤں پر چوٹ کیوں لگی...؟

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے، آپ نے ایک دِن اپنے بیٹے سے فرمایا: تمہیں جو بھی مُعَاملہ درپیش ہو، تمہیں اچھا لگے یا بُرا، اپنے دِل میں یہی

www.dawateislami.net

رکھو کہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا جان! یہ بات ذرا وضاحت سے سمجھائیے! ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر بات میرے حق میں بہتر ہی ہو؟ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک بستی میں اللہ پاک کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام تشریف فرماہیں، آؤ! اُن کی خِدمت میں حاضِر ہوں، وہ ہمیں زیادہ بہتر انداز میں سمجھائیں گے۔ چنانچہ دونوں (باپ، بیٹے) نے سامانِ سَفَر لیا اور عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے چل پڑے، گرمی شدید تھی، سَفَر لمبا تھا، راستے میں کھانا اور پانی ختم ہو گیا، دونوں باپ بیٹے کو تھکاوٹ بھی ہو گئی، جانور بھی تھک گئے، اب یہ دونوں حضرات جانوروں سے اُترے اور پیدل چلنے لگے، چلتے چلتے کافی دُور جا کر حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دُور کہیں سے دُھواں اُٹھتا ہوا دِکھائی دِیا، کچھ ڈھارس بندھی کہ آبادی قریب ہی ہے مگر ساتھ ہی ایک مشکل بھی کھڑی ہو گئی، کوئی نوکیلی ہڈی تھی، وہ آپ کے بیٹے کے پاؤں میں لگی اور آر پار ہو گئی، خُون بہنے لگا، کئی دِن کے مُسَافِر، شدید گرمی، پانی اور کھانا بھی نہیں ہے، ایسی حالت میں خون نکلا تو لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شہزادہ غَش کھا کر زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا، بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ نے بڑی مشکل سے وہ ہڈی پاؤں سے نکالی، پٹی باندھی، کچھ اِفاقہ ہوا تو بیٹے کو ہوش آ گیا، اب آپ کے بیٹے نے عرض کیا: اَبَّا جان! ہم مُسَافِر ہیں، شدید گرمی ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، اس حالت میں مجھے چوٹ بھی لگ گئی، نہ ہم آگے چلنے کے لائق ہیں، نہ واپس پلٹ سکتے ہیں، ہمارا کوئی پُرسانِ حال بھی نہیں ہے، بتائیے! یہ سب کچھ میرے لئے بہتر کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! یہ جو مصیبت ہمیں پہنچی ہے، ہو سکتا ہے اس کے ذریعے کوئی بڑی

www.dawateislami.net

مصیبت ہم سے ٹال دی گئی ہو۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہیں تھیں کہ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دُور سے کوئی شخص آتا دکھائی دِیا، آپ کچھ مطمئن ہوئے مگر جلد ہی وہ نظروں سے اَوجھل ہو گیا، پھر آپ کو ایک آواز سُنائی دی: اَنْتَ لُقْمَان کیا تم لقمان ہو؟ کہا: جی ہاں! میں لقمان ہوں۔ پوچھا: حکیم لقمان؟ کہا: **لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔** پوچھنے والے نے پھر پوچھا: تمہارے بیٹے نے کیا کہا ہے؟ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ سامنے کیوں نہیں آتے؟ آواز آئی: میں جبریل ہوں، میں صِرْف نبیوں اور فرشتوں کو دِکھائی دیتا ہوں۔ کہا: اگر آپ جبریل ہیں، تب تو آپ ہمارے حال سے واقِف ہوں گے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے ایک شہر پر عذاب نازِل کرنے کے لئے بھیجا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم دونوں بھی اس شہر کی طرف بڑھ رہے ہو، چنانچہ میں نے اللہ پاک سے دُعا کی: یا اللہ پاک! ان دونوں کو اس شہر میں داخل ہونے سے روک دے، میری دُعا قبول ہوئی اور تمہارا بیٹا تکلیف میں مبتلا ہو گیا، اگر ایسا نہ ہوتا اور تم شہر میں داخِل ہو جاتے تو تم بھی شہر والوں کے ساتھ عذاب میں گرفتار ہو جاتے۔ (الرضا عن اللہ بقضائہ لابن ابی الدنیا، ص62-63)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ہمارے ساتھ جو بھی ہوتا ہے، بہتر ہی ہوتا ہے، اللہ پاک ہمیں جس حال میں بھی رکھتا ہے، وہی حال ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہیں، کبھی بھی دِل میلا نہ کریں، نہ ہی زبان پر شکوہ لایا کریں۔

اللہ پاک نے سب کو کمال ہی عطا فرمایا ہے

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِما السَّلَام فِرْعَون کے پاس، اسے نیکی کی

www.dawateislami.net

دعوت دینے کے لئے تشریف لے کر گئے تو فرعون نے پوچھا:

فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ (پ16، طٰہٰ:49) ترجَمہ کنزُ العرفان: اے موسیٰ! تو تم دونوں کا ربّ کون ہے؟

اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ (پ16، طٰہٰ:50) ترجَمہ کنزُالعِرفان: ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خاص شکل وصورت دی پھر راہ دکھائی۔

مُفَسِّرِینِ کرام نے اس آیت کی جو وَضاحت فرمائی، اس کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ رَبّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو ایک خاص مقصد کے تحت، مَخْصُوص صلاحیت پر پیدا فرمایا، پھر ہر چیز کو اس کے کام کے مطابق صُورت بھی عطا فرمائی، پھر ہر چیز کو اُس کی صلاحیت اور کام کے مطابق اَسْباب بھی عطا فرمادیئے اور ساتھ ہی ساتھ اُن اَسْباب کو استعمال میں کیسے لانا ہے، اس کی ہدایت بھی فرمادی۔ مثلاً اللہ پاک نے آنکھ دیکھنے کے لئے پیدا فرمائی، اس میں دیکھنے کی صلاحیت بھی رکھی، کان سُننے کے لئے پیدا فرمائے، کانوں کو اُن کے کام کے مطابق شکل وصُورت بھی عطا فرمائی اور سُننے کی صلاحیت سے بھی نوازا، پھر کمال یہ کہ ہر چیز کا ایک خاص مقصد اور ایک خاص کام ہے، کان سُنتے ہیں، دیکھ نہیں سکتے، آنکھ دیکھتی ہے، سُن نہیں سکتی، اسی طرح کائنات کی ہر چیز اپنے ایک جُدا مقصد کے تحت، اپنے علیحدہ کام کے لئے بنائی گئی، ہر چیز کو اس کی صلاحیت اور کام کے مطابق شکل وصُورت بھی دے دی گئی، اَسْباب بھی مہیا فرمادیئے اور اُن اَسْباب کو استعمال کرنے کی ہدایت بھی عطا فرمادی۔ (روح المعانی، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:50، جز16، 8/683 بتغیر قلیل)

امام شَعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیت تقاضا

www.dawateislami.net

کرتی ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق جس کو جو عطا فرمایا ہے، اُس کے لئے کمال وہی ہے ۞ نبیوں کو نبوت عطا فرمائی اُن کے حق میں نبی ہونا کمال ہے ۞ وَلِیّوں کو وِلایت عطا فرمائی اُن کے حق میں وِلایَت کمال ہے ۞ عُلَما کو عِلْم عطا فرمایا، اُن کے حق میں عِلْم کمال ہے، غرض جس کو جو بھی عطا ہوا، اُس کو کمال ہی عطا ہوا۔ (انوار القدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، ص30)

اس کو یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ پاک کی بارگاہ سے جس کو جو بھی مِلا ہے، 100 فیصد ہی مِلا ہے، کسی کو بھی کم نہیں دیا گیا، ہاں! ہر ایک کا 100 فیصد اُس کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق ہے۔ مثال کے طور پر ایک پہلی کلاس کا طالبِ عِلْم ہے، اسے پہلی کلاس میں 100 فیصد نمبر دیئے جائیں تو وہ کس کلاس میں پہنچے گا؟ دوسری میں۔ اسی طرح ایک B.A کا طالبِ عِلْم ہے، اسے 100 فیصد نمبر دیئے جائیں تو وہ کونسی کلاس میں پہنچے گا؟ M.A میں۔ یہ فرق کیوں؟ دونوں کو 100 فیصد ہی نمبر ملے تو ایک دوسری کلاس میں اور دوسرا M.A میں کیوں پہنچا؟ بالکل واضح بات ہے، نمبر اگرچہ دونوں کو برابر (یعنی 100 فیصد) ملے مگر دونوں کی صلاحیت مختلف تھی، دونوں کی قابلیت مختلف تھی، بالفرض اگر پہلی کلاس والے کو 100 فیصد نمبر ملنے پر M.A میں بٹھا دیا جاتا یا B.A والے کو 100 فیصد نمبر ملنے پر دوسری کلاس میں بٹھا دیا جاتا تو دونوں اپنا توازُن کھو بیٹھتے، دونوں اَن بیلنس ہو جاتے۔

اسی طرح دُنیا میں اللہ پاک نے ہر ایک کو کمال ہی عطا فرمایا، جو امیر ہے، اُسے بھی 100 فیصد مِلا اور جو غریب ہے، اسے بھی 100 فیصد ہی مِلا، البتہ ہر ایک کی قابلیت جُدا ہے، ہر ایک کی طاقت جُدا ہے، اگر غریب کو 150 فیصد دے کر اُسے امیر کر دیا جاتا یا امیر کو 50 فیصد دے کر غریب کر دیا جاتا تو دونوں اپنا توازُن کھو بیٹھتے، دونوں اَن بیلنس ہو جاتے مگر قربان جایئے! اللہ رَبُّ العالمین ہے، اُس نے ہر ایک کو 100 فیصد ہی عطا

www.dawateislami.net

فرمایا اور جس کو جو کچھ عطا فرمایا، اس کے حق میں وہی کمال ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے کچھ بندے وہ ہیں جن کے حق میں غُربت ہی بہتر ہے، اگر میں اُن کو امیر بنا دیتا تو اُن کا حال بگڑ جاتا اور بعض بندے وہ ہیں، جن کے حق میں امیر ہونا ہی بہتر ہے، اگر میں اُنہیں غریب بناتا تو اُن کا حال بگڑ جاتا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 5/314، تحت الحدیث:2459)

اس کا تو اندھا ہونا ہی بہتر ہے

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرتبہ نہر کے قریب سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ بچے نہر میں نہا رہے ہیں ان کے ساتھ ایک نابینا بچہ بھی تھا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کے حال پر رَحم آیا، آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: یا اللہ پاک! اس کو بھی آنکھیں عطا فرما۔ اللہ پاک نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور اس بچے کو آنکھیں عطا فرمادیں، جب اس نے آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑ کر پانی میں اس قدر غوطے دیئے کہ وہ مر گیا، پھر دوسرے کو پکڑا اور اسے بھی غوطے دیکر قتل کر دیا، یہ منظر دیکھ کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حیران ہوئے اور دُعا کی: یا اللہ پاک! تُو اپنی مخلوق کو بہتر جاننے والا ہے، اسے پہلی حالت پر ہی لوٹا دے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص252 خلاصۃً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب اللہ پاک نے ہر ایک کو کمال ہی عطا فرمایا، رَبِّ کریم کی بارگاہ سے جسے جو مِل رہا ہے، 100 فیصد ہی مِل رہا ہے، ہر ایک جس حال میں ہے، وہی حال اس کے حق میں بہتر ہے تو بتایئے! شکوے شکایت کی گنجائش ہی کیا رہ جاتی ہے، شکوہ تو تب ہوتا، جب ہمارے ساتھ نا اِنْصافی ہو رہی ہوتی، نا اِنْصافی تو ہوئی ہی نہیں، ہر ایک کو کمال ہی عطا کیا گیا، ہر ایک کو اس کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق بہتر حالت ہی میں رکھا گیا تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس پر راضی رہیں، اس کے باوُجود بھی جو اللہ پاک کی

www.dawateislami.net

رِضا میں راضی نہیں ہے، شکوے کرتی ہے، وہ تو گویا یہ چاہتی ہے کہ آنکھ سُنے اور کان دیکھے، جبکہ یہ واضح جہالت ہے، کان دیکھنے کے لئے نہیں سننے کے لئے ہیں، آنکھ سننے کے لئے نہیں بلکہ دیکھنے کے لئے ہے، لہٰذا اللہ پاک نے جسے جہاں رکھا، جس حال میں رکھا، اسے چاہئے کہ اسی پر راضی رہے، کبھی بھی زبان پر شکوہ شکایت نہ لائے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی، قدرِ کفایت رِزْق دیا گیا اور وہ اس پر راضی ہے۔ (ترمذی، 4/156، حدیث:2356)

قبروں سے اُڑ کر جنّت میں داخِل ہونے والے

ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک میری اُمّت کے ایک گروہ کو پَر عطا فرمائے گا، جن کے ذریعے وہ اپنی قبروں سے اُڑ کر جنّت میں چلے جائیں گے اور وہاں جیسے چاہیں گے لطف اندوز ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم حساب دے چکے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نے حساب نہیں دیا۔ فرشتے پھر پوچھیں گے: کیا تم پُل صراط سے گزر چکے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے پُل صراط نہیں دیکھا۔ پھر فرشتے پوچھیں گے: کیا تم نے جہنم کو دیکھا؟ وہ کہیں گے: ہم نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ تب فرشتے ان سے کہیں گے: تم کس کی امت میں سے ہو؟ وہ خوش بخت جنتی کہیں گے: ہم امام الانبیا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں۔ فرشتے کہیں گے: ہم تمہیں اللہ پاک کی قسم دیتے ہیں، بتاؤ دنیا میں تمہارے کیا اعمال تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہماری 2 عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے ہم اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس مرتبے کو پہنچے (1) ہم تنہائی میں بھی اللہ پاک کی نافرمانی سے حیا کرتے تھے اور (2) ہم اللہ پاک کے عطا کردہ تھوڑے رِزْق پر راضی رہتے تھے۔ (قوت القلوب، 2/65)

www.dawateislami.net

اللہ اکبر! پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ کیجئے! قیامت کا 50 ہزار سالہ دِن، لوگ قبروں سے اُٹھ کر میدانِ محشر کا رُخ کریں گے، آہ! وہ دہکتی ہوئی تانبے کی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سُورج، انتہا کی گرمی، پھر نامۂ اَعمال ہاتھوں میں دِیا جانا، حساب کتاب کا معاملہ، پھر پُل صراط سے گزرنے کا مرحلہ، پُل صراط بھی کیسا؟ بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز، 1500 سال کی راہ، اِدھر لوگ ایسی ہولناک مَشَقَّتوں میں مبتلا ہوں گے اور اُدھر اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے والے، تنہائی میں بھی رَبِّ کریم کی نافرمانی سے بچنے والے قبروں ہی سے اُڑ کر جنّت میں پہنچ جائیں گے، نہ میدانِ محشر کی گرمی دیکھیں گے، نہ حساب کتاب، نہ پُل صراط...!! سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! یہ کیسے خوش نصیب ہوں گے۔ کاش! ہم بھی ایسی ہو جائیں، کاش! ہم بھی اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے والی، خَلْوت و جلوت میں گُناہوں سے بچنے والی، اپنے رَبِّ کریم کی فرمانبردار بن جائیں۔

اللہ پاک کو راضی کرنے کا طریقہ

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی طرف سے بندے کو آخرت میں جو انعامات عطا کئے جائیں گے، ان میں سب سے بڑا اور انتہائی درجے کا انعام یہ ہے کہ اللہ پاک بندے سے راضی ہو جائے۔ (احیاء العلوم، 5/157)

پارہ 10 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 72 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ترجَمہ کنزُالعرفان: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

یعنی جنت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہو گی کہ اللہ پاک جنتیوں سے راضی ہو گا، کبھی ناراض نہ ہو گا۔ (تفسیر خازن، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ: 72، 2/261)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے

www.dawateislami.net

جنتیو! کیا تم راضی ہو؟ اہلِ جنت عرض کریں گے: مولیٰ! کیوں راضی نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ نعمتیں دِیں جو کسی کو نہ دِیں۔ اللہ پاک فرمائے گا: میں تم کو ان سب سے اعلیٰ نعمت دوں گا، اہلِ جنت عَرض کریں گے: مولیٰ! ان سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: مَیں تم سے راضی رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ (بخاری، 4/260، حدیث:6549)

معلوم ہوا اللہ پاک کی رِضا ملنا آخرت کے انعامات میں سب سے بڑا انعام ہے اور یہ انعام ملتا کیسے ہے؟ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (انعام) اسی صُورت میں ملتا ہے کہ بندہ دُنیا میں اللہ پاک سے راضی رہے۔ (احیاء العلوم، 5/157)

ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی! اللہ پاک سے ایسا عَمَل پوچھئے کہ جب ہم وہ عَمَل کریں تو اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں بنی اسرائیل کا مُدَّعا پیش کیا، اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرما دیں! وہ مجھ سے راضی رہیں، میں اُن سے راضی ہو جاؤں گا۔ (احیاء العلوم، 5/160)

شیخ ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد فرماتے تھے: مجھے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک مجھ سے راضی ہے یا نہیں؟ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: جب میں رَبّ سے راضی ہوتا ہوں تو وہ بھی مجھ سے راضی ہوتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ، ص358)

ربّ کی رِضا میں راضی رہنے کے لئے کیا کریں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کی عادَت اپنانے کے لئے بہت سارے طریقے اپنائے جاسکتے ہیں مثلاً اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کے فضائل پڑھیں، اللہ پاک کے نیک بندے جو ہمیشہ اُس کی رِضا میں راضی رہتے تھے،

www.dawateislami.net

اُن کی سیرت پڑھیں (اس کے لئے **احیاء العلوم، جلد 5 سے رِضا کا بیان** پڑھنا مفید ہے)، اسی طرح تکلیف، مصیبت، پریشانی، غُربت وغیرہ پر ملنے والے ثوابات کا مطالعہ کریں (مثلاً امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **غریب فائدے میں ہے** اور **بیمار عابِد** پڑھ لیجئے)۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کا ذِہن بنے گا۔

حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کے 2 آسان طریقے بتائے ہیں، آپ فرماتے ہیں: (1) جو شخص اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھے کیونکہ موت کی یاد دُنیوی مصیبتوں کو آسان بنا دیتی ہے (2) جس بات پر دِل میں شکوہ آئے، بندے کو چاہئے کہ اس بات پر شکوہ کرنے کے بجائے، اللہ پاک سے دُعا کرے، مثلاً کسی پر غُربت آگئی یا کوئی بیمار ہو گیا، اب اس کے دِل میں وَسْوَسے آتے ہیں تو اسے چاہئے کہ غربت یا بیماری کا شکوہ نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرے: یا اللہ پاک! مجھ سے غُربت دُور فرما دے، یا اللہ پاک! مجھے اس مرض سے شِفا عطا فرما دے۔ یُوں اپنے دِل کو شکوہ شکایت کی بجائے، دُعا میں مشغول رکھے۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل ہلکا ہو جائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو رَبِّ کریم کی رِضا میں راضی رہنے کی توفیق بھی مِل ہی جائے گی۔ (الفتح الربانی، ص 111)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبد اللہ شاہ غازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُو الحجۃِ الحرام کا مبارک مہینا اپنی رحمتیں برکتیں لُٹا رہا ہے، ذُو الحجۃِ الحرام میں حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے اسی مناسبت سے آیئے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر ذکر سنتی ہیں ☆ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حسنی

www.dawateislami.net

حسینی سیّد ہیں ☆ آپ کی ولادت 98 ہجری مدینۃُ المنوّرہ میں ہوئی ☆ والد صاحب کا نام حضرت سید محمد نفس ذکیہ تھا ☆ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد صاحب کے زیرِ سایہ مدینۂ منورہ میں ہی ہوئی۔ ☆ آپ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں ☆ آپ کا شمار تابعین یا تبع تابعین میں ہوتا ہے ☆ آپ 12 برس تک اسلام کی تبلیغ میں سرگرداں رہے ☆ آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت سے لوگ متأثر ہو کر ہدایت یاب ہوئے ☆ آپ سندھ میں داخل ہونے والے پہلے سید بزرگ اور مبلغ تھے۔ ☆ ذُوالحجہ 151ھ میں آپ شہید ہوئے۔ ☆ آپ کا عُرس 20، 21، 22 ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ مزار مبارک ساحلِ سمندر کلفٹن کراچی میں ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم مُلاحظہ کیجئے: ☆ جِنّ کی آنکھوں

1 ... تحفۃ الزائرین، حصہ دوم، ص125-132 ملخصاً
2 ... مشکاۃ، 1/55، حدیث: 175

www.dawateislami.net

اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[1] مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2] ☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[3] ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[4] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم اوسط، 2/59، حدیث: 2504
2...مرآۃ المناجیح، 1/268
3...شعب الایمان، 5/181، حدیث: 6285
4...ابو داود، 4/326، حدیث: 4778

www.dawateislami.net

بیان:16 خطابہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (کنز العمال، جز1، 1/250، حدیث:2174)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، 6/185، حدیث:5942)

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔ ☆بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔ ☆اجتماع کے بعد آگے بڑھ کر اسلامی بہنوں سے سلام و مصافحہ کروں گی۔ ☆دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ اِن شاءَ اللہ الکریم

www.dawateislami.net

نوٹ: نہ بیان ریکارڈ کرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

بیماری رحمت ہے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں، حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر تبسّم کیوں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے، جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فُلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلا فرمادیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا، اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے، اس کا ثواب میرے ذِمّہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا، اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔ (معجم اوسط، 2/11، حدیث: 2317)

پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملیں: پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے۔ مسکرا کر ملنا، مسکرا کر اسلامی بہنوں کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے دینی کام کو نہایت آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ ہماری معمولی سی مسکراہٹ کسی اسلامی بہن کا دل

www.dawateislami.net

جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں دینی انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ لہٰذا سُنّت کی نِیَّت سے مسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کے فوائد اپنی کھلی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایئے۔

دوسری بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ بیمار انسان کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہر گز ہر گز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ بیماری کو ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشَّان نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے، اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض کو ایسی ایسی برکتیں ملتی اور فوائد و ثمرات نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہو جائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافِع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرضِ مُہْلِك (یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، 1/799)

تیسری بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ فرشتوں، جنّوں اور انسانوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عام انسانوں جیسے بشر نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دُور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا بڑی چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دُشواری پیش آتی ہے، مگر قُربان جایئے! نگاہِ مُصْطَفٰے پر جنہوں نے نہ صرف چھپی ہوئی

www.dawateislami.net

نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جا کر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ملاحظہ فرمالئے۔

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان وعظمت

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چھپی، موجود ومعدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 1/439)

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سیاہ فام غلام" کے صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ کریم کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے، اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب کا ثبوت ملتا ہے، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۂ تَکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

پارہ 29 سورۂ جِنّ کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشادِ باری ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ29، الجن:26،27) ترجَمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

www.dawateislami.net

اسی طرح پارہ4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر179 میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ (پ4، آلِ عمران:179)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رَبّ کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ (ترمذی، 5/160، حدیث:3246)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

شعر کی وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عَظَمت کے کیا کہنے! معراج کی رات جاگتے ہوئے آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا، تو یوں اللہ کریم جو کہ غیبوں سے بھی غیب ہے، وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ پر ظاہر ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس طرح نِہاں (یعنی چُھپا) رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چوتھی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ بیماری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کرپائے جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو ربِّ کریم اپنے فضل و کرم سے اُسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم **تندرستی کی حالت میں بھی** اپنے آپ کو نیکیوں کا عادی بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** پانچوں وَقْت کی نماز کے ساتھ ساتھ سنتیں اور نوافل بھی ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرائض و واجبات اور

www.dawateislami.net

سُنّتوں پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے بھی رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** قرآنِ کریم کے احکام پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذِکر ودُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** صدقہ وخیرات کو اپنا معمول بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** اسلامی بہنوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** والدین کی خدمت بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** اللہ پاک اور بندوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عِلْمِ دین سیکھیں اور سکھائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ کتب ورسائل کا مطالعہ کرتی رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** دن کا اکثر حصّہ فضول گوئی سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** محتاجوں اور غریبوں کی امداد کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** نیک اعمال کارِسالہ پُر کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی چینل کے ذریعے مَدَنی مذاکروں میں شرکت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذیلی حلقے کے 8 دینی کاموں میں مشغول رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر ماں سے بڑھ کر مَحَبَّت فرمانے والا ہے۔ راحت وآسانی، دُکھ اور تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملنا سب اُسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی جُرم کرتا ہے تو مجرم کو

www.dawateislami.net

اس کے کئے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رحم کی اپیلیں ردّ کر کے اس کی موت کا ریڈ وارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگر اللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈُوبے رہتے ہیں، مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب کر رہی ہوتی ہیں، وہ سورج کی کرنوں، چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارَک ایّام، مبارَک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرما کر، طرح طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبْتَلا کر کے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرما کر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفا اور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔

آیئے! ترغیب کے لئے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں، چنانچہ

(1) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے **مغفرت کا باعث** ہے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 47/260)

(2) **ارشاد فرمایا:** جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترہیب، 4/146، حدیث:42)

(3) **ارشاد فرمایا:** مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب، 4/148، حدیث:56)

(4) **ارشاد فرمایا:** جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔ (بخاری، 2/308، حدیث:2996)

www.dawateislami.net

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تہجد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں، وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضا واجب ہو گی۔ (مرآۃ المناجیح، 1/413)

سُبْحٰنَ اللہ! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ☆ **بیماری** مغفرت کا سبب ہے، ☆ **بیماری** گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے، ☆ **بیماری** کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں، ☆ **بیماری** میں مبتلا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنالیتا ہے، ☆ **بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والی اگر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو جنت کی حق دار قرار پاتی ہے، ☆ **بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والی اگر صحت یاب ہو جائے تو پہلے سے بہتر گوشت اور خون ملنے کی خوشخبری ہے اور ☆ **بیماری** کی حالت میں انسان کے وہی اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کیا کرتا تھا۔ مگر افسوس! ہم بیماریوں کے فضائل و برکات کو پیشِ نظر رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتی ہیں، مثلاً "یہ بخار بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا، اس نزلے زکام نے تو مجھے آدھا کر دیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈِسٹرب ہو گئی ہے" وغیرہ۔

بیماریوں کو بُرا کہنا ہر گز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دَردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دَردِ سر وہ مبارک بیماریاں ہیں، جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

بخار کو بُرا نہ کہو

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کیا: بخار آ گیا ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔ ''اِس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو انسان کی خطاؤں کو اس طرح دُور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے مَیل کو دور کر دیتی ہے۔'' (مسلم، ص1396، حدیث:2575)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْوْ کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، 2/413)

جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ ارشاد فرمایا: بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔[1] تو حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔[2]

چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، 4/858)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر ہے کہ ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور اس طرح کے دیگر ہلکے امراض بلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔

بیماری اگرچہ نعمت ہی ہے، مگر ہم کمزوروں کو اپنے لیے بیماری کی نہیں بلکہ **عافیت کی دُعا** کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں اس دعا کی ترغیب بھی موجود ہے چنانچہ اللہ پاک

1... مسلم، ص1392، حدیث:2575 مفہومًا 2... قوت القلوب، 2/39

www.dawateislami.net

کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دعا مانگا کرتے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ“ یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔ (ابنِ ماجہ، 4/273، حدیث: 3851)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُخار کے شکرانے میں نَوافل ادا کرنے والے بزرگ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ہوتے تھے، ایک وَلِیُّ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ ربُّ العزت نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ہوتا تھا۔ اللہ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفّارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت (بخار) و دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص118)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً ہماری یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہو جائیں اور کوئی بہن مزاج پوچھنے آئے تو خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگا دیتی ہیں۔ مثلاً ارے بہن! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑتیں، علاج کروا کروا کر تھک گئی ہوں مگر کہیں سے بھی افاقہ نہیں ہو رہا، اتنا پرہیز کرتی ہوں مگر مرض میں مسلسل

www.dawateislami.net

اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، مہنگے ترین ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروایا ہے، مہنگے ترین ہسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے بھی کھائے، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کر رہی ہوں مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں، بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کر دیا، معدہ خراب رہتا ہے، کمزوری بڑھتی جارہی ہے، شوگر، بلڈ پریشر (B.P.) اور یورک ایسڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں، دل، گُردے یا جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گئی ہوں وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے دُکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا، اُلٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی ملتی ہے جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تُو اسی حال میں رہ۔ (مؤطا امام مالک، 2/429، حدیث:1798 بتغیر قلیل)

حضرت شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔ (منہاج القاصدین، ص323)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبانِ زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زکام کی شکایت

www.dawateislami.net

ہے ،وغیرہ وغیرہ۔یہ نہ (کہنا) چاہیے،اس لیے کہ جُملہ (تمام) اَمراض کا ظہور (آنا) مِنْ جانِبِ اللہ (اللہ کریم کی طرف سے) ہوتا ہے تو شکایت کیسی !(حیاتِ اعلیٰ حضرت،3/94)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ یہ حضرات دُشوار ترین حالات میں بھی صابر وشاکر رہتے ہیں۔یہاں تک کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں سُنے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آیئے !ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

اِمام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُاللہ ! آپ کیسے ہیں ؟ فرمایا: خیر وعافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سُنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر وعافیت سے ہوں تو کافی ہے،جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔(منہاج القاصدین، ص323)

شکایت کیسی؟

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور ! اب شکایت کا کیا حال ہے ؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو ؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت ! (مفتی صاحب فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلی۔(فتاویٰ امجدیہ،2/388)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو ! عموماً جب ہم مسلسل بیمار رہنے لگتی ہیں تو ہمارے

www.dawateislami.net

ذہنوں میں عجیب و غریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً ”میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا“، ”کسی کا حق نہیں کھایا یا دبایا“، ”کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی“، ”کسی کا دل نہیں توڑا“ اور ”کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑی رہتی ہوں“ وغیرہ وغیرہ۔ ایسی بہنوں کیلئے عرض ہے کہ ”دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا“ ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس (50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم میں ایک خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے رونا شروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک ربِّ کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو: ”تُو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو اس میں میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر دوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بِن مانگے عطا کر دی۔ (عیون الحکایات، 2/196)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ☆ اللہ پاک کے

www.dawateislami.net

عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، ☆اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں، ☆اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، ☆اللہ پاک بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت و رحمت بندے کو عطا فرمادیتا ہے، لہٰذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں، تو اپنا یوں ذہن بنائیے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں، مگر مجھے ان کا علم نہیں، اگر میں بیماری میں مبتلا نہ ہوتی تو شاید میں یادِ الٰہی، دِینی کام و احکام، قبر و آخرت کے معاملات سے غافل ہوجاتی، میرے سبب دِین کا نقصان ہوجاتا، میں کسی فتنے کا شکار ہوجاتی، کسی خطرناک بُرائی مَثَلاً غُرور و تکبُّر میں مبتلا ہوجاتی تو یقیناً ہلاکت و بربادی میرا مقدّر بن جاتی، جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت سَیِّدُنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں: اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ (اللہ والوں کی باتیں، 3/194)

فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند رہا کہ 400 سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہوا نہ کبھی بخار ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی، اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو، اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہوجاتا تو خدائی کا دعوٰی کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔ (احیاء العلوم، 4/861)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بیماری باعثِ زحمت نہیں، باعثِ رحمت

www.dawateislami.net

ہے، لہٰذا بیماری کو غنیمت جانئے اور ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والی دینی سوچ اپنایئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمیں ہر حال میں صبر و شکر اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا ذہن دیتا ہے، خود بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رہئے اور دوسری اسلامی بہنوں پر بھی انفرادی کوشش کرکے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کیجیے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا مختصر تعارُف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یکم مُحَرَّمُ الْحَرام کو سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سِیْرَتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہیں، خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت "ابُو حَفْص" ہے[1] اور لقب "فاروقِ اَعظم" ہے، یہ لقب آپ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ اُمُّ المؤمنین، حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اَمیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام (یعنی لقب) "فاروق" رکھا۔[2] اور دَورِ جاہِلِیَّت اور دورِ اسلام دونوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "عُمَر" ہی رہا۔[3] اور "عمر" کے معنیٰ ہیں: آباد رکھنے والا یا آباد کرنے والا۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سبب چُونکہ اِسلام کو آباد ہونا تھا، اس لیے اللہ پاک نے پہلے

1... مستدرک، 4/239، حدیث: 5042
2... تہذیب الاسماء، 2/325
3... ریاض النضرۃ، عمر بن خطاب، 1/272

www.dawateislami.net

ہی آپ کو ”عمر“ نام عطا فرمادیا۔(مرآۃ المناجیح،8/360)

حضرت عُمَرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے 13 سال بعد مکۃ المکرّمۃ میں پیدا ہوئے، یُوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تاریخِ وِلادت 583 عیسوی جو کہ ہجرت سے تقریباً 41 سال پہلے ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عمر میں تقریباً ساڑھے دس سال اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے عمر میں تقریباً تیرہ سال (13) چھوٹے ہیں۔[1] اللہ پاک کے فضل و کرم اور خاتَمُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی مُبارکہ دُعا کی برکت سے اَمیرُ المؤمنین، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ 39 مردوں کے بعد اِعلانِ نُبوَّت کے چھٹے (6) سال میں ایمان سے مُشرف ہوئے۔[2] چُنانچہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے یُوں دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً یعنی اے اللہ پاک! تو بالخصوص عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ذریعے دِینِ اسلام کو عزّت اور بُلندی نصیب فرما۔(ابن ماجہ،1/77، حدیث:105)

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِسلام قَبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سَہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مکہ میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تَحریکات اور صُلح و جنگ وغیرہ کے تمام معاملات میں وزیر و مُشیر کی حیثیَّت سے وَفادار رہے۔ حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خلیفہ منتخب فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تقریباً دس (10) سال چھ (6) ماہ کی مُدَّت تک تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ

---

1 . . . اسد الغابۃ، عمر بن خطاب، 4/157 ماخوذا

2 . . . ریاض النضرۃ، عمر بن خطاب، 1/285

www.dawateislami.net

مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت اچھے طریقے سے سرانجام دیا۔[1]

عُمَرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وفات

نمازِ فجر میں ایک بدبخت ابُولؤلؤ فیروز نامی غیر مسلم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادَت سے مُشَرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔[3] (2) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ'' یعنی انسان اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔[4] ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔[5] ☆ اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے

1 . . . تاریخ الخلفاء، ص108- کراماتِ فاروقِ اعظم، ص6
2 . . . ریاض النضرۃ، عمر بن خطاب، 1/412
3 . . . مسلم، ص1088، حدیث:6718
4 . . . مسند احمد، 3/233، حدیث:8425
5 . . . مسلم، ص1084، حدیث:6692

www.dawateislami.net

تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔[1] ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔[2] ☆ اچھے ماحول سے اچھی صحبت میسر ہوتی ہے۔ ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ ☆ بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔[3] ☆ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جس کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔[4] ☆ دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادتِ دارین ہے۔[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** قیمتاً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الحبیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...جامع صغیر، ص247، حدیث:4063
2...اچھے ماحول کی برکتیں، ص25
3...اچھے ماحول کی برکتیں، ص16-26 ملخصًا
4...کشف المحجوب، ص374
5...اچھے ماحول کی برکتیں، ص22

www.dawateislami.net

نیک اعمال کے اجتماعی جائزہ کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں ہے (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

اب ہم آخرت کی تیاری "جنت کی تیاری" اور نیک بننے کی نیت سے اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر کر لیتی ہیں۔ تمام اسلامی بہنیں نگاہیں نیچی کئے توجہ کے ساتھ ایک ایک نیک عمل پر غور کرتی جائیں کہ میرا اس پر عمل ہے یا نہیں؟ عمل ہونے کی صورت میں اللہ پاک کا شکر بجالائیں، عمل نہ ہونے کی صورت میں کم از کم کسی ایک پر عمل کی نیت فرما لیجیے۔ اللہ پاک ہم سب کو مدنی انعامات پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یومیہ 47 نیک اعمال

(1) کیا آج اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) سورۂ ملک پڑھ، سن لی؟ (5) تین آیات ترجمہ و تفسیر یا صراط الجنان کے 2 صفحات پڑھے یا سنے؟ (6) شجرہ شریف کے اَوراد پڑھے؟ (7) 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (8) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (9) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) نگاہیں نیچی رکھیں؟ (11) 12 منٹ اِصلاحی کتب پڑھی؟ (12) اذان کا جواب دیا؟ (13) غصے کا علاج کیا؟ (14) اپنے اعمال کا جائزہ لیا؟ (15) نگران کی اطاعت کی؟ (16) آپ اور جی کہہ کر گفتگو کی؟ (17) مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھا یا پڑھایا؟ (18) دینی کاموں کو دو گھنٹے دیئے؟ (19) گھروں کے اندر جھانکنے سے بچیں؟ (20) گھر درس دیا؟ (21) نامحرموں سے شرعی پردہ کیا؟ (22) گھر سے نکلتے ہوئے شرعی پردہ کیا؟ (23) بے پردگی سے بچیں؟ (24) باطنی گناہوں سے بچیں؟ (25) شوہر یا ماں باپ کا ادب بجالائیں؟ (26) گناہوں کی

1 ... فیض القدیر، 4/582، حدیث: 5897

www.dawateislami.net

صورت میں فوراً توبہ کی ؟(27)سنت کے مطابق کھانا کھایا؟(28)سنتوں پر عمل کیا؟(29)اولاد کی تربیت کی؟(30)نمازِ تہجد پڑھی؟(31)اوّابین یا اِشراق و چاشت پڑھی ؟(32)سنتِ قبلیہ پڑھیں ؟ (33) انفرادی کوشش کی؟(34) چیزیں مانگنے سے بچیں؟(35) جھوٹ، غیبت، چغلی سے بچیں؟ (36)مدنی چینل دیکھا؟(37)ذاتی دوستی سے بچیں؟(38)وقت پر قرض ادا کیا؟(39)نفاق کا گناہ تو نہیں کیا؟(40)صفائی ستھرائی کا دھیان رکھا؟(41)عیب ظاہر تو نہیں کیا؟(42)کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے بسم اللہ پڑھی ؟(43)والدین اور پیر و مرشد کے لئے ایصال ثواب کیا؟(44)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(45)زبان کو گناہوں سے بچایا؟(46)اشارے سے گفتگو کی ؟(47)قہقہہ لگانے سے بچنے کی کوشش کی ؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆12 بار لکھ کر گفتگو ☆12 بار اشارے سے گفتگو ☆12 بار نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو۔

ابھی جو ہم نے غور و فکر کیا اس سے متعلق اگر کسی اسلامی بہن نے کچھ معلوم کرنا ہو تو آخر میں اصلاحِ اعمال ذمہ داران سے رابطہ فرمالیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اپریل 2024 میں ہونے والے کورسز		
تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
یکم اپریل تا 6 اپریل 2024	فیضانِ سورۂ نور	شعبہ فیضانِ صحابیات
18 تا 20 اپریل 2024	کورس قصیدۂ بُردہ شریف	شارٹ کورسز
18 تا 20 اپریل 2024	کڈز ون ڈے سیشن قصیدۂ بُردہ شریف	شارٹ کورسز
17 تا 19 اپریل 2024	شعبہ شارٹ کورسز کی جاب ڈسکرپشن	شعبہ فیضانِ صحابیات
20 تا 22 اپریل 2024	شعبہ علاقائی دورہ + محفل نعت کی جاب ڈسکرپشن	شعبہ فیضانِ صحابیات
22 اپریل 2024	قرآن ٹیچنگ کورس	قرآن ٹیچر ٹریننگ کورس
23 تا 25 اپریل 2024	شعبہ مکتبۃُ المدینہ کی جاب ڈسکرپشن	شعبہ فیضانِ صحابیات
26 تا 28 اپریل 2024	نگران اسلامی بہنوں کی جاب ڈسکرپشن	شعبہ فیضانِ صحابیات
مئی 2024 میں ہونے والے کورسز		
یکم مئی تا 12 مئی 2024	فیضان 8 دینی کام کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
یکم تا 15 مئی 2024	طہارت و نماز کورس	شارٹ کورسز
6 مئی 2024	90 دن کا تجویدِ قرآن کورس	قرآن ٹیچر ٹریننگ کورس
15 مئی تا 21 مئی 2024	اصلاحِ اعمال کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
24 مئی تا 30 مئی 2024	فیضانِ صحابیات کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
جون 2024 میں ہونے والے کورسز		
یکم جون تا 12 جون 2024	اسلامی زندگی کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
یکم تا 15 جون 2024	Summer Camp (Part 1)	شارٹ کورسز
یکم جون 2024	30 دن کا مدنی قاعدہ کورس	قرآن ٹیچر ٹریننگ کورس
11 جون 2024	ایثار کے رنگ بڑی عید کے سنگ	شارٹ کورسز
23 جون تا 29 جون 2024	فیضانِ نماز کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
جولائی 2024 میں ہونے والے کورسز		
یکم جولائی تا 7 جولائی 2024	طہارت کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
یکم تا 12 جولائی	Summer Camp (Part 2)	شارٹ کورسز
2 جولائی 2024	12 دن کا ناظرہ قرآن کورس	قرآن ٹیچر ٹریننگ کورس
8 جولائی تا 14 جولائی 2024	فیضانِ صحابیات کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات
20 جولائی تا 30 جولائی 2024	فیضان 8 دینی کام کورس	شعبہ فیضانِ صحابیات

www.dawateislami.net

کورسز کی مزید معلومات کے لیے متعلقہ شعبہ کے ای میل ایڈریس پر میل کی جاسکتی ہے۔	
فیضانِ صحابیات	ib.darulsunnahpak@dawateislami.net
شارٹ کورسز	ib.coursespak@dawateislami.net
قرآن ٹیچر ٹریننگ کورس	cours.madrasabaligat@dawateislami.net

فیڈ بیک ڈیپارٹمنٹ

دعوتِ اسلامی کے شعبے "اسلامی بہنیں" کے متعلق کوئی مشورہ یا شکایت ہو تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0311-9292713

مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں CMS پاکستان مشاورت آفس رابطہ فرمائیں۔

0315-2692786

نوٹ: صرف اسلامی بہنیں ہی رابطہ فرمائیں۔

بیٹا کھویا ہے، حیا نہیں

ابو داود شریف میں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ خلاد رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے نِقاب ڈالے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں تو اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقْت بھی باپردہ ہیں! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حَیا نہیں کھوئی۔

(ابوداؤد، کتاب الجھاد، ص397، حدیث:2488ملتقطاً)

فوت شدہ کی طرف سے روزے رکھنا

ایک مرتبہ کسی عورت نے بارگاہِ نبوّت میں عَرْض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! میری ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہو

(مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ص415، حدیث:1149)

حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر علم کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔ (الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص90)

www.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



فیضانِ سیدہ خاتونِ جنت

ذکرِ اللہ کی حلاوت کیسے پائیں؟

شانِ علی زبانِ نبی

زوالِ دشمنان پر قرار کیجئے



ریاکاری

اللہ میں حاضر ہوں

شوقِ حج

قبولِ مدینہ



اہلِ حضرت ایک کامل

سورۂ قدر فضائل و مغفرتیں

مسلمان کی عزت کیجئے

انبیاء شہادت کی بشارتیں



قربانی ایک با مقصد فریضہ ہے

حضرت عثمان غنی کی خصوصیات

اللہ پاک کی رضا سے راضی رہنے کی فضیلت

یہودی سے کاروبار

978-969-722-608-5
01013423

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net